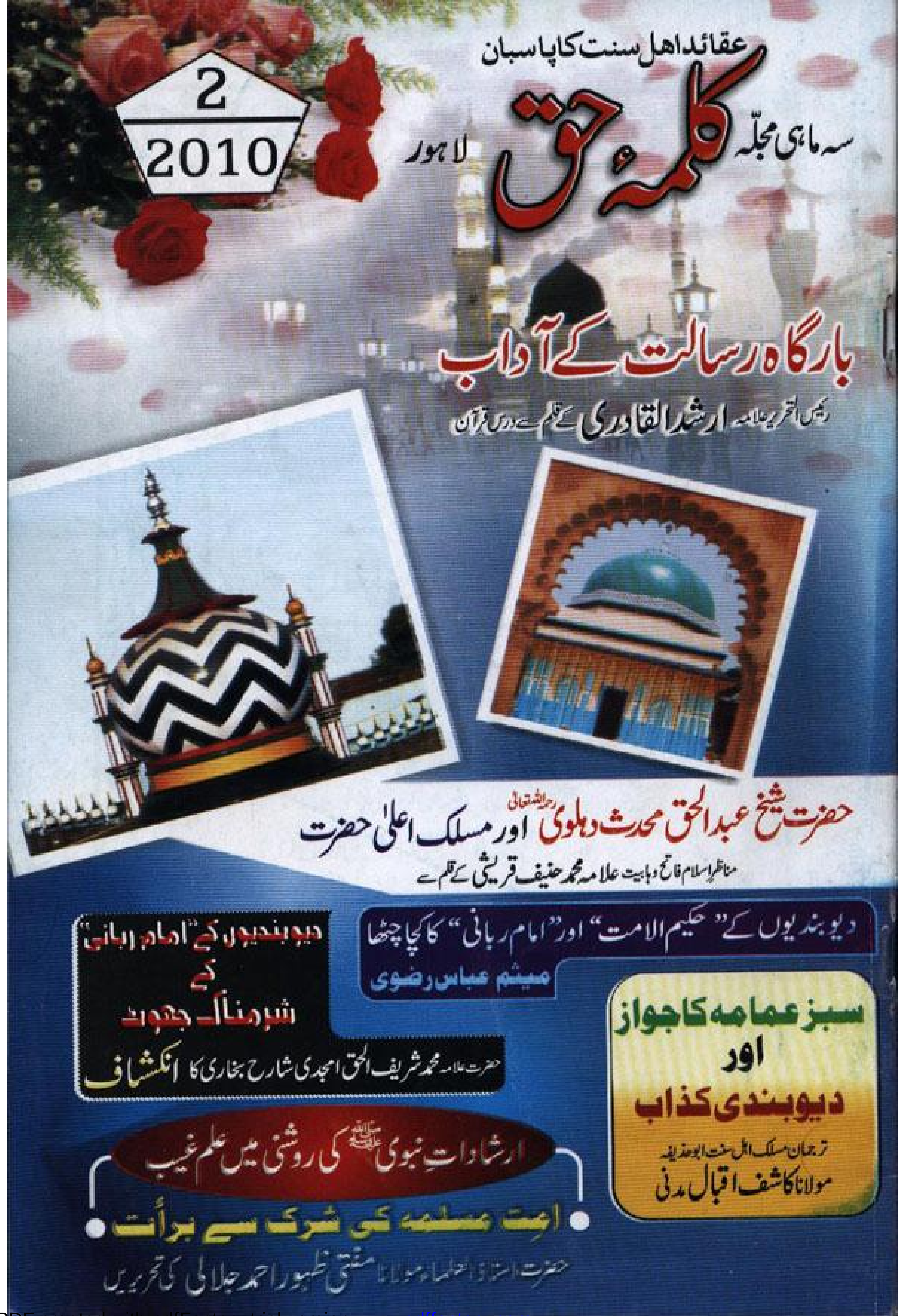
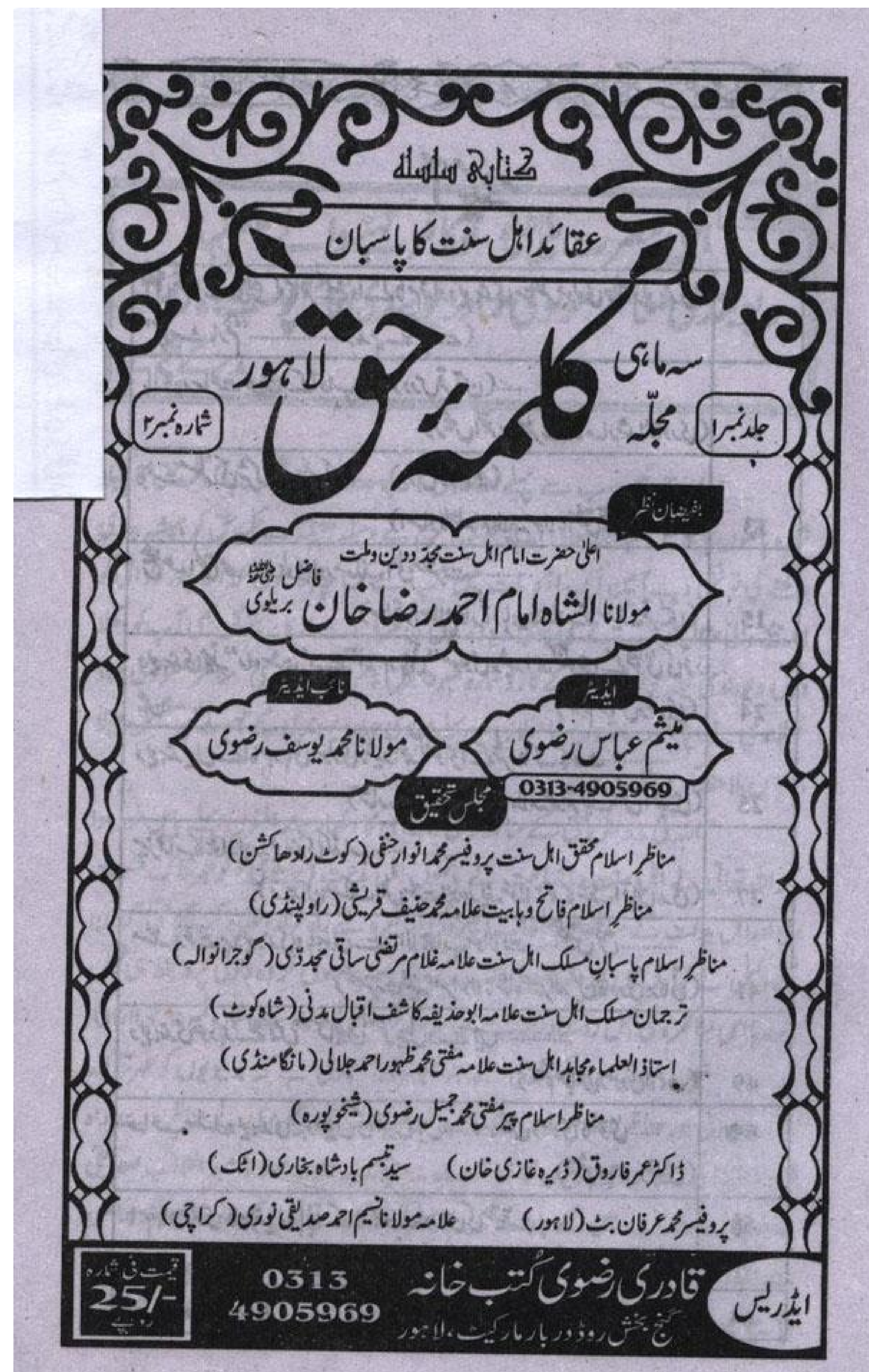
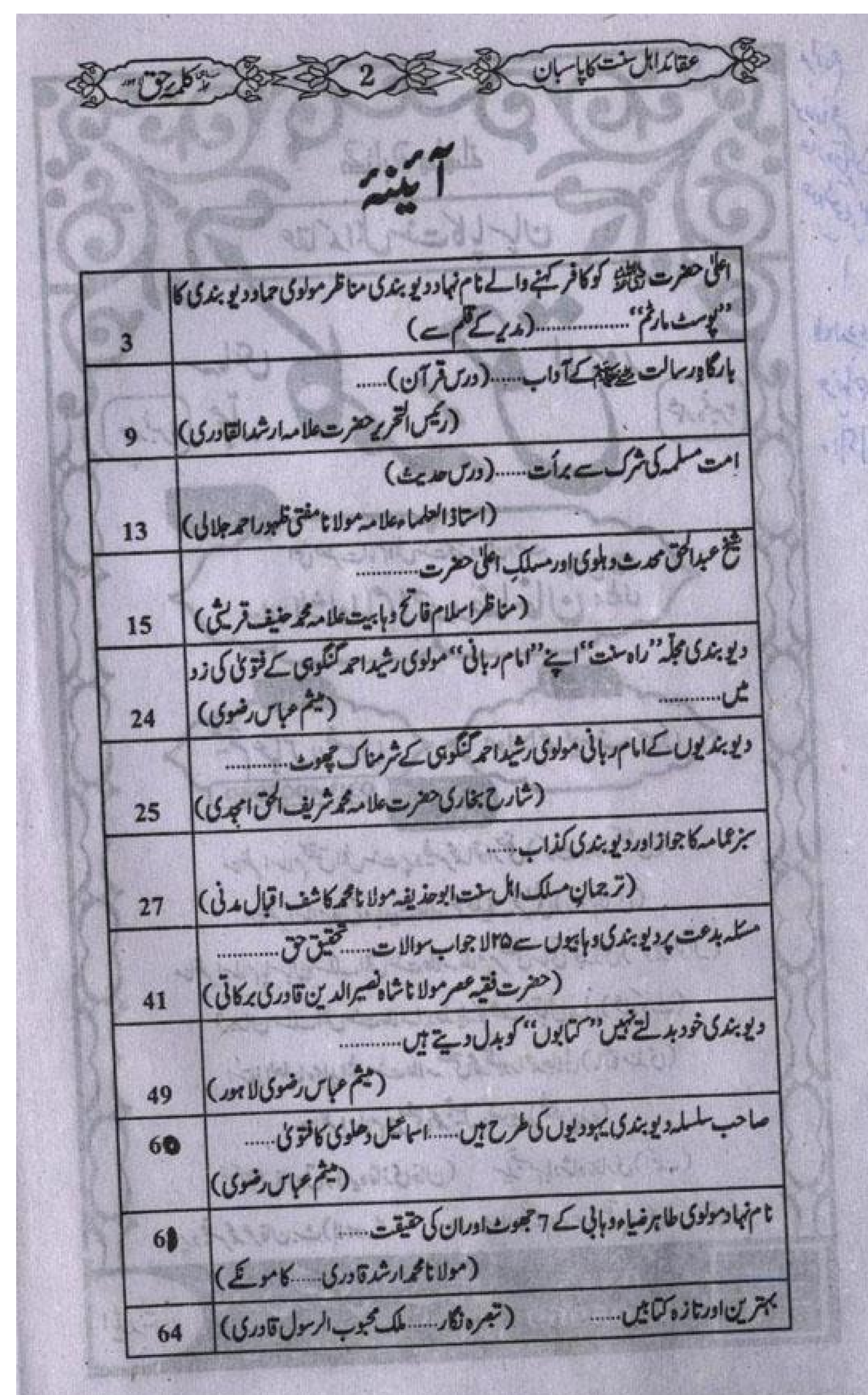
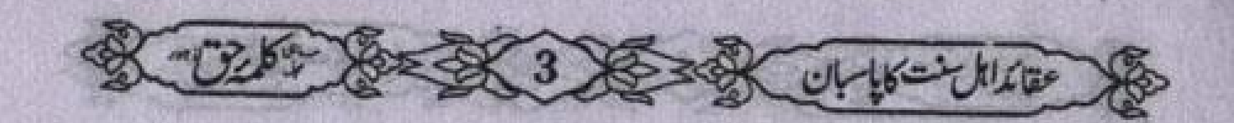


عقائد اہل سنت کا پاسبان
سہ ماہی مجلہ
کلمۂ حق
لاہور
2
2010
بارگاہ رسالت کے آداب
رئیس التحریر علامہ ارشد القادری کے قلم سے درس قرآن
حضرت شیخ عبد الحق محدث دہلوی رحمہ اللہ تعالیٰ اور مسلک اعلیٰ حضرت
مناظر اسلام فاتح وہابیت علامہ محمد حنیف قریشی کے قلم سے
دیوبندیوں کے "حکیم الامت" اور "امام ربانی" کا کچا چٹھا
میثم عباس رضوی
دیوبندیوں کے "امام ربانی" کے
شرمناک جھوٹ
حضرت علامہ محمد شریف الحق امجدی شارح بخاری کا انکشاف
سبز عمامہ کا جواز
اور
دیوبندی کذاب
ترجمان مسلک اہل سنت ابو حذیفہ
مولانا کاشف اقبال مدنی
ارشاداتِ نبوی ﷺ کی روشنی میں علم غیب
امتِ مسلمہ کی شرک سے برأت
حضرت استاذ العلماء مولانا مفتی ظہور احمد جلالی کی تحریریں


کتابی سلسلہ
عقائد اہل سنت کا پاسبان
سہ ماہی مجلّہ
کلمۂ حق
لاہور
جلد نمبر۱
شمارہ نمبر۲
بفیضانِ نظر
اعلیٰ حضرت امام اہل سنت مجدد دین وملت
مولانا الشاہ امام احمد رضا خان فاضل بریلوی
ایڈیٹر
میثم عباس رضوی
0313-4905969
نائب ایڈیٹر
مولانا محمد یوسف رضوی
مجلس تحقیق
مناظرِ اسلام محقق اہل سنت پروفیسر محمد انوار حنفی (کوٹ رادھا کشن)
مناظرِ اسلام فاتح وہابیت علامہ محمد حنیف قریشی (راولپنڈی)
مناظرِ اسلام پاسبانِ مسلک اہل سنت علامہ غلام مرتضیٰ ساقی مجددی (گوجرانوالہ)
ترجمان مسلک اہل سنت علامہ ابوحذیفہ کاشف اقبال مدنی (شاہ کوٹ)
استاذ العلماء مجاہد اہل سنت علامہ مفتی محمد ظہور احمد جلالی (مانگامنڈی)
مناظر اسلام پیر مفتی محمد جمیل رضوی (شیخوپورہ)
ڈاکٹر عمر فاروق (ڈیرہ غازی خان)
سید تبسم بادشاہ بخاری (اٹک)
پروفیسر محمد عرفان بٹ (لاہور)
علامہ مولانا نسیم احمد صدیقی نوری (کراچی)
ایڈریس
قادری رضوی کتب خانہ
گنج بخش روڈ دربار مارکیٹ، لاہور
0313
4905969
قیمت فی شمارہ
25/-
روپے



آئینہ



اداریہ

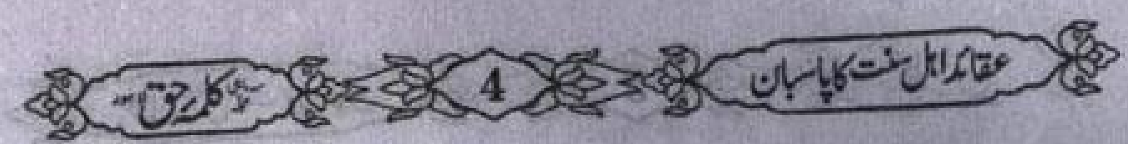
اعلیٰ حضرت رضی اللہ عنہ کو کافر کہنے والے نام نہاد دیوبندی مناظر مولوی حماد دیوبندی کا "پوسٹ مارٹم"

مدیر کے قلم سے

اما بعد قارئین سب سے پہلے اللہ تعالیٰ کا بے حد و بے شمار شکر ہے کہ کلمہ حق کا پہلا شمارہ ہاتھوں ہاتھ نکل گیا اللہ تعالیٰ اپنے حبیب مکرم کے وسیلہ جلیلہ سے کلمہ حق کو ہمیشہ جاری رکھنے کی توفیق دے آمین ایک اہم بات میں آپ سے کرنا چاہتا ہوں کہ الٹا چور کوتوال کو ڈانٹنے والی مثال تو آپ نے سنی ہوگی دیوبندیوں کی طرف سے اسکا پریکٹیکل بھی آپ کو دکھلا دوں دیوبندی مجلّہ "راہ سنت" کے تازہ شمارہ نمبر۵ میں نام نہاد دیوبندی "مناظر" مولوی حماد نقشبندی نے اپنی خود ساختہ فتح کا اعلان کیا پہلے مولوی حماد دیوبندی کے جھوٹ پر مشتمل پہلا اقتباس ملاحظہ کریں لکھتا ہے۔

"اللہ کی مدد اہل حق کے ساتھ رہتی ہے اسی کا اظہار چند ہفتوں پہلے بایں طور ہوا کہ اللہ تعالیٰ نے اہل سنت والجماعت کے ہاتھوں اہل بدعت (بریلوی) کو عبرتناک شکست دی اور اہل بدعت کے مناظر عبد التواب اچھروی مناظرہ سے راہ فرار اختیار کر گئے حتیٰ کہ ان کے وکیل نے کہا کہ میں چھ دفعہ عبد التواب کے پاس جا چکا ہوں مگر وہ دعویٰ پر دستخط ہی نہیں کر رہا اس مناظرہ کی مکمل روئیداد رسالے میں ملاحظہ فرمائیں" (راہ سنت شمارہ نمبر۵ صفحہ ۱۱،۱۲)

تبصرہ مولوی حماد نقشبندی نے جو "بڑھک" ماری ہے کہ بریلویوں کو عبرتناک شکست ہوئی اور مناظر اسلام علامہ مولانا عبد التواب صدیقی اچھروی نے مناظرہ سے راہ فرار اختیار کی ہے یہ دیوبندیوں کا نرا جھوٹ ہے جناب علامہ مولانا عبد التواب صدیقی صاحب سے بندہ نے اس کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے فرمایا کہ دیوبندی خود مناظرہ سے انکار کر رہے ہیں میں تو دیوبندیوں کی کفریہ عبارات پر مناظرہ کے لیے تیار ہوں جو چاہے میرے ساتھ مناظرہ کر لے لیکن اسکے باوجود دیوبندیوں کا کہنا کہ علامہ صاحب



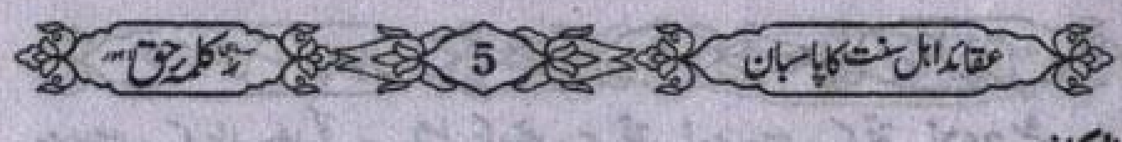
ہمارے ساتھ مناظرہ نہیں کر رہے تو یہ انکا دجل وفریب ہے اور کچھ نہیں نیز مناظرہ ہوئے بغیر اپنی فتح اور فریق مخالف کی شکست کا اعلان بھی دیوبندیوں کی (بڑھک مارو) ذہنیت کا عکاس ہے اور آئے روز اس طرح کی "فتوحات" دیوبندی دھرم کی بدنامی کا باعث ہیں۔

مولوی حماد نقشبندی کا دوسرا جھوٹ ملاحظہ کریں دیوبندی لکھتا ہے۔

"اسی طرح بندہ کا بریلوی مناظر حنیف قریشی کا چیلنج قبول کرنے کا اعلان (Youtube) پر کم وبیش ایک مہینے میں موجود ہے مگر تاحال اہل بدعت کے کسی مولوی کو قبول کرنے کی توفیق نہیں ہوئی۔"

تبصرہ: اصل واقعہ یہ ہے کہ دیوبندی مناظر مولوی الیاس گھمن نے اپنی ایک تقریر میں مناظر اسلام فاتح وہابیت علامہ محمد حنیف قریشی صاحب کو مناظرہ کا چیلنج دیا جسے بعد میں دیوبندیوں نے Youtube پر Upload کردیا اسکے جواب میں حضرت علامہ صاحب نے دیوبندی مناظر مولوی الیاس گھمن کے چیلنج کو قبول کرتے ہوئے فرمایا کہ اپنے جلسوں اور مدرسوں میں بیٹھ کر چیلنج کرنا آسان لیکن سامنے آکر مناظرہ کرنا تمہارے لیے بہت مشکل ہے اگر واقعی مناظرہ کرنا ہے تو اپنے نمائندے بھیج کر شرائط طے کرو اور مناظرہ کرو لیکن مولوی الیاس گھمن دیوبندی کی طرف سے اسکا کوئی جواب نہیں آیا۔

مولوی حماد دیوبندی نے انٹرنیٹ پر آکر مناظر اسلام علامہ محمد حنیف قریشی صاحب کو مناظرے کا چیلنج دیا اور ساتھ ہی راہ فرار اختیار کرنے کی خاطر اپنی طرف سے نامعقول شرائط کا ذکر کیا تاکہ مناظرہ سے جان چھڑائی جاسکے اس کا جواب علامہ حنیف قریشی صاحب کے ایک شاگرد مولانا منیر حیدری صاحب نے ایک ویڈیو بتاریخ 18 فروری 2010ء کو انٹرنیٹ پر Upload کروایا اور اس میں واضح کیا کہ اس طرح کا "چیلنج چیلنج" کا کھیل بند کرو اور اگر واقعی دنیائے دیوبندیت میں دم خم ہے تو قریشی صاحب کے ویڈیو جواب کے مطابق اپنے نمائندے بھیج کر شرائط مناظرہ طے کرو جبکہ مولوی حماد کا دجل اور فریب کاری ملاحظہ کریں کہ مناظرے کا چیلنج دیوبندیوں نے خود دیا اور "راہِ سنت" میں کہہ رہا ہے کہ "بریلویوں کے مناظر حنیف قریشی کا چیلنج کا جواب ایک مہینے سے Youtube پر موجود ہے اور ابھی تک جواب نہیں آیا" یقیناً "راہِ سنت" اور Youtube کے مشترکہ دیوبندی قارئین و ناظرین مولوی حماد کے اس دجل پر یہی کہہ رہے ہوں گے لعنتہ اللہ علی



الکاذبین۔

مناظر اسلام فاتح وہابیت علامہ مولانا محمد حنیف قریشی صاحب کی جانب سے مولوی الیاس گھمن دیوبندی اور ان کے دیگر مناظرین کو چیلنج دیا جاتا ہے کہ اگر اُن میں مناظرے کا دم خم ہے تو وہ اپنی طرف سے راولپنڈی کے 5 ذمہ دار لوگوں کا تعین کریں جو کہ آ کر مناظرے کی ذمہ داری اٹھاتے ہوئے باہم شرائط طے کریں اب مولوی الیاس گھمن دیوبندی اور مولوی حماد نقشبندی دیوبندی کی طرف سے جواب کا انتظار رہے گا۔

مولوی حماد نقشبندی دیوبندی کا تیسرا اقتباس ملاحظہ کریں لکھتا ہے

(۱) ان دو شرطوں کے گفتگو حسام الحرمین کے مطابق ہوگی

(۲) احمد رضا خان کے کفریہ عقائد و عبارات پر گفتگو پہلے ہوگی بعد میں علمائے اہل سنت دیوبند پر گفتگو ہوگی" (راہ سنت صفحہ۱۲ شمارہ نمبر۵)

تبصرہ: مولوی حماد نقشبندی نے اعلیٰحضرت کے عقائد کو کفریہ قرار دیتے ہوئے اس پر مناظرہ کرنے کا چیلنج دیا ہے مولوی حماد نقشبندی دیوبندی کذاب ملعون کی اس بکواس کا جواب اگر تفصیل سے دیا تو بات بہت طویل ہو جائے گی لیکن مفصل جواب انشاء اللہ کسی دوسری نشست میں دیا جائے گا اسکا مختصر جواب عرض ہے کہ دیوبندی ملعون نے الٹا چور کوتوال کو ڈانٹے کے مصداق اعلیٰحضرت علیہ الرحمۃ کو کافر قرار دینے کی جرات کی ہے۔ حالانکہ دیوبندی خود اللہ و رسول کی توہین کی وجہ سے کافر ہیں اس لیے اپنے کفر کو چھپانے کے لیے اب اعلیٰحضرت کو کافر کہنے لگے ہیں تا کہ مسلمان ان کے کفریات سے آگاہ نہ ہوں حقائق کچھ اس طرح ہیں کہ کہ جب دیوبندی اکابر نے اللہ و رسول کی شان میں گستاخیاں کیں اور اپنی کتابیں شائع کیں تو اعلیٰحضرت عظیم البرکت مولانا احمد رضا خان فاضل بریلوی نے دیوبندی اکابر کو بذریعہ خطوط ان عبارات سے رجوع اور توبہ کرنے کا کہا لیکن دیوبندی اکابر نے ڈھیٹ پن کا مظاہرہ کرتے ہوئے توبہ سے انکار کیا تو اعلیٰحضرت دیوبندی اکابر کی گستاخانہ عبارات علماء حرمین کے پاس لے گئے علماء حرمین نے ان عبارات پر کفر کا فتویٰ دیا۔ تقریباً 33 علماء حرمین نے اعلیٰحضرت کی کتاب "حسام الحرمین" میں دیوبندیوں پر فتویٰ کفر دیا اعلیٰ حضرت علیہ الرحمۃ جب ہندوستان تشریف لائے تو شیر بیشہ اہل سنت امام المناظرین فاتح دیوبندیت و وہابیت علامہ مولانا حشمت علی خان لکھنوی رضی اللہ عنہ نے دیوبندیوں کی تکفیر کی تائید

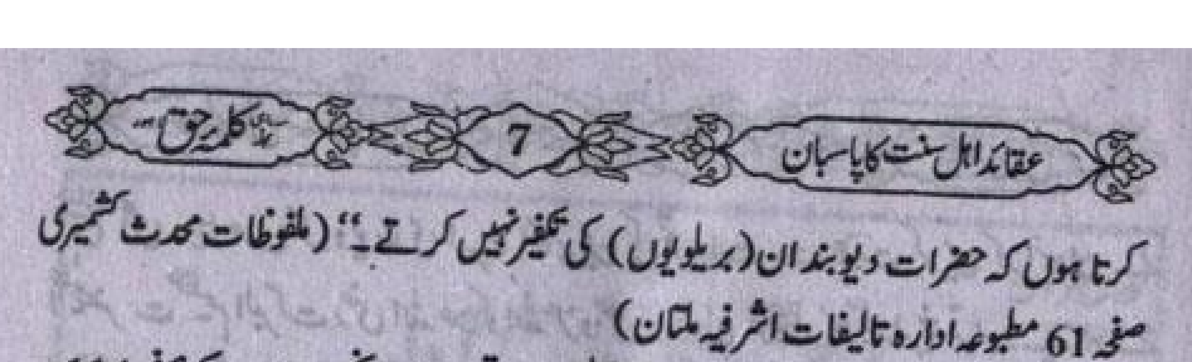
ہندوستان کے علماء مشائخ سے حاصل کی جس میں تقریباً ہندوستان کے تقریباً 262 مشہور علماء ومشائخ نے حسام الحرمین میں دیوبندیوں پر لگائے گئے فتویٰ کفر کی تصدیق کی دیوبندی اپنی گستاخانہ عبارات کی وجہ سے علماء حرمین و ہندوستان کے فتاویٰ جات کی روشنی میں کافر ہیں۔ دیوبندی اپنی تحریرات میں اعلیٰ حضرت پر اس وجہ سے سب وشتم کرتے ہیں کہ انہوں نے دیوبندیوں کو کافر کیوں کہا۔ یہ دیوبندیوں کی صریح حماقت وبے شرمی ہے میں دیوبندیوں سے پوچھتا ہوں کہ اعلیٰحضرت کے ساتھ 33 علماء حرمین اور 263 علماء ہندوستان نے بھی آپ (دیوبندیوں) پر فتویٰ کفر دیا ہے ان سب کو چھوڑ کر صرف اعلیٰحضرت پر ہی تبرا کرنا کہاں کا انصاف ہے؟ جواب کا انتظار رہے گا رہی بات اعلیٰحضرت کے کفر کی تو دیوبندی اکابر نے اعلیٰحضرت کو کافر نہیں کہا بلکہ مسلمان اور عاشق رسول لکھا ہے۔

راہ سنت کے اندر والے ٹائٹل پر بیاد فاتح بریلویت حضرت مولانا منظور احمد نعمانی لکھا ہے دیوبندی مولوی منظور نعمانی کی ساری عمر اپنے اکابرین کی کفریہ عبارات کا ناکام دفاع کرتے گذر گئی لیکن منظور نعمانی نے اعلیٰحضرت کو کبھی گستاخ اور کافر قرار نہیں دیا راہ سنت کے اندر والے صفحہ پر ''بدعا'' کے نیچے لکھا ہے ''امام اہل السنۃ حضرت مولانا سرفراز خان صفدر'' راہ سنت والے دیوبندی اپنے امام مولوی سرفراز گکھڑوی سے بھی یہ ثابت نہیں کر سکتے کہ مولوی مذکور نے اعلیٰ حضرت کو گستاخ اور کافر لکھا ہو۔

(۱) تمام دیوبندی اکابرین کی مصدقہ کتاب ''المہند'' میں ہم اہلسنت و جماعت (بریلوی) کے متعلق لکھا ہے کہ ''ہم تو ان بدعتیوں (بریلویوں) کو بھی جو اہل قبلہ ہیں جب تک دین کے کسی ضروری حکم کا انکار نہ کریں کافر نہیں کہتے (المہند صفحہ ۴۷ مطبوعہ ادارہ اسلامیات انارکلی لاہور) یہ المہند تقریباً ۲۱ اکابرین علمائے دیوبند کی مصدقہ ہے۔

(۲) زمانہ حال کے مشہور دیوبندی ''علامہ'' ڈاکٹر خالد محمود مانچسٹروی نے بھی لکھا ہے ''مولوی احمد رضا خان صاحب نے جب علماء دیوبند کو کافر کہا تو علماء دیوبند نے خان صاحب کو جواباً کافر نہ کہا (مطالعہ بریلویت جلد اول صفحہ 277 مطبوعہ المعارف لاہور)

(۳) دیوبندیوں کے ''امام اعظم'' مولوی انور شاہ کشمیری نے بھی اعلیٰحضرت اوران کے متبعین کی تکفیر نہیں کی ملفوظات کشمیری میں لکھا ہے۔'' مختار قادیانی نے اعتراض کیا کہ علماء بریلوی علمائے دیوبند پر کفر کا فتویٰ دیتے ہیں اور علمائے دیوبند علمائے بریلوی پر اس پر (انور) شاہ صاحب نے فرمایا میں بطور وکیل تمام جماعت دیوبند کی جانب سے گذارش



کرتا ہوں کہ حضرات دیوبند ان (بریلویوں) کی تکفیر نہیں کرتے۔" (ملفوظات محدث کشمیری صفحہ 61 مطبوعہ ادارہ تالیفات اشرفیہ ملتان)

(۴) تمہارے قائد مولوی ضیاء الرحمٰن فاروقی نے تاریخی دستاویز کے صفحہ 114 پر لکھا ہے۔ "اعلیٰ حضرت بریلوی رحمۃ اللہ علیہ کا اہم فتویٰ" (صفحہ 114 تاریخی دستاویز) نیز مولوی ضیاء الرحمٰن فاروقی کی کتاب خلافت وحکومت مطبوعہ ادارہ اشاعت المعارف کے بیک ٹائٹل پر لکھا ہے "سپاہ صحابہ کے کارکنوں کے مطالعہ کے لیے لازمی کتابیں" اور ان کتابوں کی فہرست میں اعلیٰحضرت کا ذکر یوں کیا ہے ردالروافض مولانا احمد رضا خانؒ فاضل بریلوی

(۵) سوال بریلوی کافر ہیں یا نہیں؟

جواب: بریلوی فرقہ کافر نہیں ہے (فتاویٰ فریدیہ جلد اول صفحہ ۱۵۳)

(۶) اشرف علی تھانوی نے بھی اعلیٰ حضرت کے بارے میں کہا وہ (احمد رضا) ہم کو کافر کہتا ہے ہم اسکو کافر نہیں کہتے۔ (افاضات یومیہ جلد ۷ صفحہ ۳۶)

اعلیٰ حضرت کے ایمان و اسلام پر دیوبندیوں کے بہت سے حوالہ جات ہیں فی الحال اختصار کے پیش نظر یہ چند حوالے پیش کیے ہیں۔

(۱) چیلنج: مولوی حماد نقشبندی کذاب اگر اب بھی تمہیں اعلیٰحضرت کی تکفیر پر مناظرہ کرنا ہے تو پہلے اپنے تمام نئے پرانے 61 اکابر جنہوں نے المہند پر تقریظیں لکھیں اور دیگر تمام دیوبندی مولوی جنہوں نے اعلیٰحضرت کو مسلمان مانا۔ ان کو کافر کہو کیوں کہ تمہارے عقیدے کے مطابق انہوں نے ایک کافر کو مسلمان مانا (نعوذ باللہ) جو کہ کفر ہے اور تم بھی اپنے اکابر کو مسلمان مانتے ہو لہٰذا کفار کو اپنے اکابر کو مسلمان سمجھ کر تم خود بھی کافر ٹھہرے لہٰذا اعلیٰحضرت کے ایمان پر مناظرہ کرنے سے پہلے تم اپنا مسلمان ہونا ثابت کرو جو کہ انشاء اللہ تم ثابت نہیں کرسکو گے۔ جبکہ تمہارے اکابرین کی گستاخانہ عبارات کی سنگینی اور ان کے کفر پر عرب وعجم کے سینکڑوں علماء کے فتویٰ ہائے کفر آج بھی موجود ہیں اسی وجہ سے آپ کے مولوی مرتضیٰ حسن چاندپوری نے کہا تھا اگر (احمد رضا خان) صاحب کے نزدیک بعض علمائے دیوبند واقعی ایسے بھی تھے جیسا کہ انہوں نے انہیں سمجھا تو خان صاحب پر ان علمائے دیوبند کی تکفیر فرض تھی اگر وہ انکو کافر نہ کہتے تو خود کافر ہو جاتے (اشد العذاب ۲۵۹ مطبوعہ تالیفات ختم نبوت ملتان)

(۲) میں مدیر راہ سنت اور ان تمام دیوبندیوں کو جو اعلیٰحضرت کو کافر کہتے ہیں یہ

چیلنج بھی دیتا ہوں کہ دیوبندی اپنے اکابرین کی تحریرات سے ثابت کریں کہ انہوں نے اعلیحضرت عظیم البرکت رضی اللہ عنہ کو اللہ عزوجل و رسول ﷺ کا گستاخ قرار دیتے ہوئے کافر کہا ہو اور اگر یہ نہ ثابت کر سکے تو ایک مسلمان کو بلاوجہ کافر کہہ کر خود کافر ہوئے یا نہ؟ اگر اپنے کافر ہونے سے انکاری ہوں تو پھر اپنے آپ کو مسلمان ثابت کرو؟ لیکن

نہ خنجر اٹھے گا نہ تلوار ان سے
یہ "دیوبندی" میرے آزمائے ہوئے ہیں

مدیر مجلّہ "راہ سنت" پر میرے سوالات کا جواب قرض ہے جواب کا انتظار رہے گا
تمام قارئین سے درخواست ہے کہ اپنی دعاؤں میں اس عاجز کو ضرور یاد رکھیں اللہ تعالیٰ ہماری مدد فرمائے۔

میثم عباس رضوی

۞☆۞......۞☆۞

وہابی مولوی کی حضرت سیدنا علی کرم اللہ وجہ کی شان میں شدید گستاخی

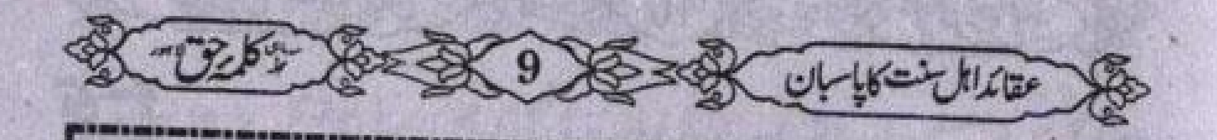
"آپ دنیائے سبائیت کے منتخب خلیفہ تھے اسی لیے آپ کی خود ساختہ خلافت کا چار پانچ سالہ دور امت کے لیے ایک عذاب خداوندی تھا۔"

(صدیقہ کائنات صفحہ ۲۳۷، حکیم فیض عالم صدیقی وہابی)

دیوبندیوں کے امام مولوی عبد الشکور لکھنوی کا اقرار حق

"اذان سننے والے کو مستحب ہے کہ پہلی مرتبہ اشھد ان محمد رسول اللہ سنے تو یہ بھی کہے صلی اللہ علیک یا رسول اللہ اور جب دوسری مرتبہ سنے تو اپنے دونوں ہاتھ کے انگوٹھوں کے ناخنوں پر رکھ کر کہے قرۃ عینی بک یا رسول اللہ اللّٰھم متعنی بالسمع والبصر (جامع الرموز و کنز العباد)"

(علم الفقہ صفحہ ۱۵۸، مصنف مولوی عبد الشکور لکھنوی دیوبندی، مطبوعہ دار الاشاعت کراچی)



درس قرآن

بارگاہِ رسالت کے آداب

رئیس التحریر حضرت علامہ ارشد القادری علیہ الرحمہ

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَقُوْلُوْا رَاعِنَا وَ قُوْلُوا انْظُرْنَا وَ اسْمَعُوْا وَلِلْكٰفِرِيْنَ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ۝

''اے ایمان والو! اب ''راعنا'' کہنا چھوڑ دو اور اس کی جگہ ''انظرنا'' (ہماری طرف نگاہ کرم مبذول کیجئے) کہا کرو اور (رسول کی باتیں) غور سے سنو اور (اُن) کافروں کے لیے جو دل میں اہانت رسول کا جذبہ چھپائے رہتے ہیں نہایت دردناک عذاب ہے''۔

شانِ نزول

سرور دو عالم ﷺ جب مجمع عام میں تقریر فرماتے تھے تو کچھ ایسے مواقع بھی پیش آ جاتے تھے کہ صحابہ کرام کو دوبارہ پوچھنے کی ضرورت محسوس ہوتی تھی۔ اس مدعا کے لیے وہ ''راعنا'' کا لفظ استعمال کرتے تھے جس کے معنی ہیں حضور ہماری رعایت فرمایئے یعنی ہمیں کھول کر اچھی طرح سمجھا دیجئے۔ لیکن یہودیوں کی زبان میں اس لفظ کے معنی نہایت توہین آمیز تھے انھوں نے بھی مجمع عام میں اس لفظ کا استعمال شروع کر دیا۔ فرق یہ تھا کہ مسلمان اس لفظ کو بہتر معنی میں استعمال کرتے تھے لیکن یہودی مذہب کے لوگ اس لفظ سے نہایت خراب معنی مراد لیتے تھے۔ یہودیوں کو حضور پاک ﷺ کے ساتھ جو دشمنی تھی اور جس طرح وہ ہمیشہ درپے آزار رہا کرتے تھے اس لفظ کے ذریعے انہیں اپنے دل کی بھڑاس نکالنے کا اچھا موقع مل گیا تھا۔ بڑی مشکل یہ تھی کہ یہی لفظ مسلمان بھی استعمال کرتے تھے فرق جو تھا وہ صرف دل کی نیتوں کا تھا اور ظاہر ہے کہ دل کی نیتوں پر کوئی قدغن نہیں لگایا جا سکتا۔ لیکن قربان جایئے اس ادائے رحمت کے جو قدم قدم پر اپنے محبوب کی عزت کی محافظ تھی گستاخ دلوں کے لیے اتنی گنجائش بھی وہ گوارہ نہ کر سکی فوراً ہی آسمان سے مندرجہ بالا آیت نازل ہوئی۔

تشریح

وہ شاخ ہی نہ رہے جس پہ آشیانہ ہو اہل ایمان اس لفظ کا استعمال ہی چھوڑ دیں جس میں توہین کے معنی پیدا کرنے کے لیے کسی طرح کی بھی بعید از بعید گنجائش نکلتی ہو۔ اس سے بحث نہیں کہ وہ لفظ اپنے ماحول میں اس معنی کا متحمل ہے کہ نہیں توہین کے پہلو کا اتنا احتمال بھی اس لفظ پر پابندی عائد کرنے کے لئے بہت کافی ہے۔

محبوب کی شان میں توہین آمیز الفاظ کا استعمال تو بڑی بات ہے۔ یہاں تو دل کا توہین آمیز ارادہ بھی ایک لمحے کے لیے گوارا نہیں ہے اگرچہ "راعنا" کا لفظ اپنے لغوی معنی کے اعتبار سے عربی زبان کا ایک نہایت شائستہ لفظ ہے لیکن چونکہ دشمن اس لفظ کو اپنی شقاوت قلبی کی تسکین کا ذریعہ بنا لیتے ہیں اس لیے لفظ کا استعمال ہی ترک کر دیا جائے تاکہ دشمن کو لفظ میں معنوی تصرف کا بھی آئندہ موقع نہ مل سکے۔

اب رہ گیا سوال گستاخوں کی سزا کا تو سن لیں کہ آخرت میں دردناک عذاب ان کا مقدر ہو چکا ہے کیوں کہ یہ دنیا دارالجزا نہیں ہے۔ اس لیے یہاں نہ کسی گستاخ کی زبان پکڑی جا سکتی ہے نہ اس کا قلم تھاما جا سکتا ہے۔ یہاں خیر و شر کی دونوں راہیں کھلی ہیں ان راہوں پر وہ جتنی دور تک جانا چاہے جا سکتا ہے۔ انعام و سزا کا مرحلہ تو آنے والی زندگی میں پیش آئے گا لیکن اس دنیا میں ان لوگوں کا عبرتناک انجام ہی پیچھے پلٹ کر یہ لوگ دیکھ لیتے جنھوں نے محبوبان حق کے ساتھ ٹھٹھا کیا تھا تو کم از کم یہ سمجھ میں آجاتا کہ انبیاء کے گستاخوں پر خدا کی رحمت کا دروازہ ہمیشہ کے لیے بند ہے۔

ایک عبرتناک داستان

بات آگئی ہے تو اس آیت کے ضمن میں ایک نہایت عبرتناک داستان کا تذکرہ چھیڑنا چاہتا ہوں۔

تقریباً نصف صدی سے زائد کا عرصہ ہوا کہ ہندوستان میں (دیوبندیوں وہابیوں کی طرف سے) تقویۃ الایمان، تحذیر الناس، حفظ الایمان اور فتاویٰ رشیدیہ وغیرہ کئی ایسی کتابیں لکھی گئیں جن کی عبارات توہین رسول کے زہر سے شرابور تھیں۔ جب وہ کتابیں چھپ کر منظر

عام پر آئیں تو مصنفین اور ناشرین سے درخواست کی گئی کہ جس رسول کا تم کلمہ پڑھتے ہو ان کی معصوم روح کو اذیت نہ پہنچاؤ۔ بارگاہ رسالت میں توہین کر کے تم نے اپنا رشتہ حلقۂ اسلام سے توڑ لیا ہے۔ پھر دوبارہ اسلام کی طرف آنا چاہتے ہو تو اپنی توبہ شرعیہ کا اعلان کرو اور ان ناپاک عبارتوں کو اپنی کتابوں سے نکال دو۔

بجائے اس کے کہ وہ دائمی ہلاکت کی منزل سے لوٹتے انکی نخوت فکر نے ان کا دامن تھام لیا۔ نفس کے شیطان نے انہیں یہ پٹی پڑھائی کہ تم اپنی تقصیر کا اعتراف ہی نہ کرو تاویلوں کا دروازہ کھلا ہوا ہے۔ تمہاری عبارات سے جہاں کفر کی شراب ٹپکتی ہے وہاں اسلام کا بھی کوئی نہ کوئی پہلو تلاش کر ہی لیا جائے گا۔ بات بڑھتے بڑھتے اس منزل تک آگئی جہاں دوٹوک فیصلہ کے لئے کسی ثالث کی ضرورت پیش آتی ہے۔ چنانچہ اس مقدمہ کی پوری فائل حرمین طیبین کے علماء، مشائخ، اساتذہ، محدثین، مفتیان مذاہب اربعہ اور مستند قضاۃ کے سامنے رکھ دی گئی۔ بالآخر مدتوں کے غور و فکر اور بحث و نظر کے بعد حجاز مقدس اور عالم اسلام کے تمام مفتیان شریعت اور مشائخ ہدایت نے یہ فیصلہ صادر فرمایا کہ ان کتابوں میں کھلی ہوئی توہین رسول ہے۔ توبہ کے علاوہ کوئی تاویل ان کتابوں کے مصنفین کو آخرت کے دائمی عذاب سے نہیں بچا سکتی۔ (1)

---

(1) یاد رہے کہ علمائے دیوبند کی وہ عبارتیں حسام الحرمین تصنیف لطیف مجدد اعظم اعلیٰ حضرت بریلوی رحمۃ اللہ علیہ میں مذکور ہیں جن کی بنا پر ان گستاخوں کی تکفیر کی گئی وہ اس قدر صریح اور کھلی گستاخیاں ہیں کہ کوئی تاویل نہیں چل سکتی اور نہ ان میں اسلام کا ضعیف سے ضعیف احتمال نکل سکتا ہے۔ اس لیے وہاں کوئی تاویل نہیں ہو سکتی۔ صریح میں کوئی تاویل نہیں چل سکتی کیونکہ اگر صریح میں بھی تاویل چلے تو کوئی بات کفر نہ رہے مثلاً زید نے کہا کہ دو خدا ہیں اور اس میں تاویل ہو جائے کہ میری مراد بحذف مضاف حکم خدا ہے یعنی خدا کا حکم و قضا دو ہیں۔ مبرم و معلق اور اس کی تائید میں قرآن کی آیت پیش کرے۔ اِلَّآ اَنْ یَّاْتِیَ اللّٰہُ ای اَمْرُ اللّٰہِ۔ یا زید کہے کہ میں رسول اللہ ہوں۔ اس میں یہ تاویل گھڑی جائے کہ رسول اللہ سے میری مراد لغوی معنی ہے نہ کہ شرعی۔ یعنی میری روح کو خدا ہی نے میرے بدن میں بھیجا ہے ایسی تاویلیں ہرگز قابل قبول نہیں اسی طرح علمائے دیوبند کی عبارتیں گستاخی کے معنی میں صریح ہیں۔ لہٰذا کفر سے بچنے کا واحد طریقہ یہ تھا کہ علماء دیوبند اپنی گستاخیوں سے تائب ہوتے مگر نہ ہوئے مقدر میں کفر تھا تو توبہ کیسے کرتے۔ حقائق تک رسائی کے لیے مجدد اعظم اعلیٰ حضرت بریلوی رحمۃ اللہ علیہ کی تمہید الایمان بہ آیات قرآن کا مطالعہ ضروری ہے۔ (فقیر قادری)



اب بھی موقع تھا کہ ان کتابوں کے مصنفین، ناشرین اور معتقدین اپنی ان شقاوتوں پر متنبہ ہوتے اور الٹے پاؤں اسلام کی سلامتی کی طرف لوٹ آتے لیکن برا ہو نفس کے شیطان کا کہ وہ بے جا تاویلوں پر اتر آئے جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ آتش صحرا کی طرح یہ چنگاری پھیلتی گئی اور اب آتش کدہ نمرود کی طرح سارا ہندوپاک اس کے شعلوں میں جل رہا ہے۔

مدت ہوئی ان کتابوں کے مصنفین اپنا اپنا انجام دیکھنے کے لیے اپنے اپنے ٹھکانوں پر پہنچ گئے لیکن ان کے قلم کے نشتر سے مسلمانوں کا سینہ آج تک گھائل ہے اور انہیں کہا جاسکتا کہ یہ زخم کب تک مندمل ہوگا۔ آج بھی وہ دل آزار کتابیں چھپتی ہیں آج بھی باطل قوتوں کی پناہ گاہوں میں بیٹھ کر دن دھاڑے محبوب کونین ﷺ کی حرمتوں کا قتل عام کیا جاتا ہے۔ یہ دنیا ہے یہاں سرکشی کے طوفان پر کوئی بند نہیں باندھا جاسکتا۔ یہاں فرعون وابوجہل اور یزید و چنگیز جیسے باغیوں کو بھی جینے کی مہلت دی جاتی ہے۔

آج کی صحبت میں دیوبندی مسلک کے نمائندوں سے میں صرف اتنا کہنا چاہتا ہوں کہ مذکورہ بالا کتابوں کی عبارتوں میں اگر بالفرض تم نے اسلام کا کوئی پہلو تلاش کرلیا ہے تو چشم ما روشن دل ماشاد۔ لیکن اس حقیقت سے تو تم انکار نہیں کرسکتے کہ ان عبارات کا ایک رخ توہین رسول ﷺ پر مشتمل ضرور ہے کیونکہ اگر ان عبارتوں میں توہین رسول ﷺ کا کوئی پہلو نہ ہوتا تو تاویل کی ضرورت ہی کیوں پیش آتی؟

پس قرآن کی ہدایت کے موجب اگر "رَاعِنَا" کے لفظ پر صرف اس وجہ سے پابندی عائد کی جاسکتی تھی کہ اس لفظ میں دشمنان رسول کے تئیں توہین کا کوئی پہلو نکل سکتا تھا تو اسی قانون کی روشنی میں کیا اُن کتابوں پر پابندی عائد نہیں کی جاسکتی کہ جن کی عبارتوں میں توہین رسول کا واضح پہلو موجود ہے۔

لیکن باور کیجئے کہ قرآن پر صحیح ایمان ہوتا، حبِّ رسول کی کچھ بھی غیرت ہوتی اور خدا کی خوشنودی کا ذرا بھی پاس ولحاظ ہوتا تو توہین انگیز کتابوں کو کب کا دریائے شور میں نابود کردیا گیا ہوتا۔ تاکہ دنیائے اسلام میں بے چینیوں کی جو آگ سلگ رہی ہے وہ بجھ جاتی اور جو لوگ آج اہل عشق و محبت کی ٹھوکروں میں بھی جگہ پانے کے قابل نہیں ہیں دوسروں پر بیٹھتے اور دلوں پر حکومت کرتے اور اس طرح وہ لوگ علمائے دین کا صحیح مقام حاصل کرلیتے۔



درس حدیث

اُمتِ مسلمہ کی شرک سے براَت

استاذ العلماء علامہ مولانا مفتی ظہور احمد جلالی مدظلہ العالی

عن عقبة بن عامر ان رسول اللّٰه علیه وسلم خرج یوما فصلی علی اهل احد صلاته علی المیت ثم انصرف الی المنبر فقال انی فرط لکم وانا شهید علیکم وانی والله لانظر الی حوض الآن وانی قد اعطیت مفاتیح خزائن الارض او مفاتیح الارض وانی واللّٰه ما اخاف علیکم ان تشرکوا بعدی ولکنی اخاف علیکم ان تتنافسوا فیها

''حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ایک روز شہداء احد کی قبور پر تشریف لے گئے تو آپ نے ان کے حق میں دعا فرمائی جیسا کہ جنازہ پر دعا فرماتے تھے پھر آپ واپس تشریف لائے تو منبر پر رونق افروز ہوئے تو فرمایا بے شک میں تمہاری سیرابی کا انتظام کرنے والا تمہارا پیش رو ہوں اور میں تمہارا نگہبان و گواہ ہوں اور اللہ کی قسم میں اب بھی اپنے حوض کو دیکھ رہا ہوں اور یقیناً مجھے زمین کے خزانوں کی کنجیاں عطا کر دی گئیں اور اللہ رب العزت کی قسم مجھے تمہارے بارہ میں کوئی خوف نہیں کہ تم میرے بعد مشرک ہو جاؤ گے لیکن مجھے خوف ہے کہ تم دنیا میں رغبت کرو گے''۔ (مسلم شریف صفحہ ۲۵۰)

اس سے متصل ہی حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ کی دوسری روایت کے الفاظ یہ ہیں:

عن عقبه بن عامر قال رسول اللّٰه ﷺ علی قتلی احد ثم صعد المنبر کالمودع للاحیاء والاموات فقال انی فرطکم علی الحوض وان عرضه کما بین ایلة الی الجحفة (الی) لست اخشی علیکم ان تشرکوا بعدی ولکنی اخشی علیکم الدنیا ان تتنافسوا فیها فتقتتلوا فتهلکوا کما هلك من کان قبلکم قال عقبة فکانت آخر ما رایت رسول الله صلی اللّٰه علیه وسلم علی المنبر۔

''حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے شہداء احد کے



لئے دعا فرمائی گویا کہ آپ احیاء و اموات کو الوداع فرما رہے تھے پھر (مدینہ منورہ تشریف لاکر) منبر پر جلوہ افروز ہوئے اور فرمایا میں حوض کوثر پر تمہارا پیش رو تمہاری سیرابی کا انتظام فرمانے والا ہوں اور وہ حوض اس قدر چوڑا ہے جیسا کہ مقام ایلہ سے جحفہ کے درمیان فاصلہ ہے یقیناً میں تمہارے بارہ میں یہ خوف نہیں رکھتا کہ تم میرے بعد مشرک ہو جاؤ گے تمہارے متعلق دنیا کا ڈر ہے کہ تم اس میں رغبت کر جاؤ گے اور آپس میں ایک دوسرے کو قتل کر کے ہلاک ہو گے جیسا کہ پہلے لوگ ہلاک ہو گئے۔ حضرت عقبہؓ فرماتے ہیں کہ یہ آخری موقع تھا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو منبر پر رونق افروز دیکھا۔ (صحیح مسلم صفحہ ۲۵۰)

اولاً: مذکور حدیث شریف کی شرح میں امام نووی علیہ الرحمہ متوفی ۶۷۶ھ فرماتے ہیں:

فیہ معجزات لرسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم فان معناہ الاخبار بان امتہ تلك خزائن الارض و قد وقع ذلك وانها لاترتد و قد عصمها الله تعالیٰ من ذالك و انها تتنافس فی الدنیا وقد وقع کل ذلك۔

''اس حدیث شریف میں رسول اللہ ﷺ کے کئی معجزات ہیں:

(۱) اس کے معنی یہ ہیں کہ آپ کی امت زمین کے خزانوں کی مالک بنے گی اور یہ ایسا ہی ہوا۔

(۲) کہ آپ علیہ السلام کی امت مرتد نہ ہو گی اور اللہ تعالیٰ نے اسے بچائے رکھا۔

(۳) کہ امت دنیا میں رغبت کرے گی آخر ایسا ہی ہوا۔

جس شمع توحید کو اللہ تعالیٰ کے پیارے حبیب ﷺ نے روشن فرمایا ہو اور پھر اپنے آخری خطبہ میں شرک سے حفاظت الٰہیہ کی نوید بھی سنا دی ہو اور اسے محدثین عظام نے معجزات نبوی ﷺ میں شمار کیا ہو تو بارہویں صدی ہجری میں محمد بن عبدالوہاب نجدی اور اس کے بعد اسماعیل دہلوی وغیرہ کو خطہ عرب سمیت تمام دنیا میں ہر طرف شرک ہی شرک نظر آتا ہے یہ تمام یقیناً کذاب و ملعون ہیں جن کو خاتم النبیین ﷺ کی امت پر اتنی زیادہ بدگمانی ہے کہ وہ رسول اللہ ﷺ کی قسم کا اعتبار بھی نہیں کر رہے۔ (لاحول ولاقوۃ الا باللّٰہ)

امام الوہابیہ محمد بن عبدالوہاب کے مرثیہ خواں اسکی تعریف میں یوں ہرزہ سرائی کرتے ہیں ''فاحیابه التوحید بعد اندراسه ''یعنی اس نے توحید کے مٹ جانے کے بعد اسے پھر سے زندہ کر دیا۔ (مقدمہ فتح المجید شرح کتاب التوحید صفحہ ۷)



قسط: اول

شیخ عبدالحق محدث دہلوی اور مسلک اعلیٰ حضرت

مناظر اسلام فاتح وہابیت علامہ محمد حنیف قریشی

اھل اسلام ہمارا عقیدہ ہے کہ اگر رسول اللہ کسی بات کی خبر دے دیں تو آپ کی خبر جھوٹی نہیں ہوسکتی۔ نبی کریم ﷺ نے اپنی حیات طیبہ میں اپنی امت کے 73 فرقوں میں بٹ جانے کی خبر دی اور ان میں سے ایک کے ناجی (نجات پانے والا) ہونے کا بتلایا۔ اور وہ ناجی گروہ السواد الاعظم ہے یعنی امت کا بڑا گروہ اور وہ بڑا گروہ صحابہ و اہلبیت کی جماعت ہے اور صحابہ و اھل بیت کی جماعت ہی اھل سنت و جماعت اور حق اھل سنت و جماعت میں دائر ہے۔ یہی وجہ ہے کہ پاکانِ امت جتنے بھی اولیائے کرام گزرے ہیں ان تمام کا تعلق اھل سنت ہی سے رہا ہے۔ ان پاکانِ امت میں سے ایک ہستی حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمتہ اللہ علیہ کی ہے۔ جو بالاتفاق محقق علی الاطلاق ہیں۔ یہی وہ ہستی ہے کہ جنہوں نے صحیح متنوں میں اسلام کی خدمت کی اور حدیث نبوی کے فیضان سے امت کو مستفید کیا۔ دیوبندی ہوں یا اھل سنت سبھی ان کی عزت کرتے ہیں۔ اپنے آپ کو محدث دہلوی کے مسلک پر کاربند کہتے ہیں۔ محدث دہلوی رحمتہ اللہ علیہ کی بابت اشرف علی تھانوی کا ایک ملفوظ ملاحظہ فرمائیں۔ بعض اولیاء اللہ ایسے بھی گزرے ہیں کہ خواب میں یا حالت غیب میں روز مرہ ان کو دربار نبوی میں حاضری کی دولت نصیب ہوتی تھی ایسے حضرات صاحب حضوری کہلاتے ہیں۔ انہیں میں سے ایک حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی ہیں۔ (الافاضات الیومیہ جلد۹ صفحہ۱۰۸) دیوبندی حضرات اپنے آپ کو مسلک محدث دہلوی کا کاربند کہتے ہیں حالانکہ مسلک دیوبند اور مسلک محدث دہلوی میں زمین و آسمان کا فرق ہے۔ اور مشرق و مغرب کا بعد ہے۔ ذیل میں چند ثبوت حاضر ہیں جن سے آپ اندازہ کر سکتے ہیں۔ کہ الحمدللہ ہم اھلسنت و جماعت مسلک بریلوی کے وہی عقائد و نظریات و

معمولات ہیں۔ جو اکابرین امت کے تھے۔ اس کے برعکس دیوبندی وھابی مذہب صرف اور صرف پروپیگنڈے پر قائم ہے اور یہ مذہب فی الحقیقت، خوارج، روافض، جھمیہ، مجسمہ، معتزلہ کے باطل عقائد و نظریات کا مرقع ہے۔ اور ان باطل فرقوں میں جس کی بابت مرضی آئے مواد ان کے پاس سے مل جائے گا۔ اب دیکھئے کہ ہندوستان کے سب سے بڑے محدث اور حضوری ولی کے عقائد و نظریات و معمولات کیا تھے۔

شیخ عبد الحق محدث دہلوی اور عقیدہ حاضر و ناظر

ہم اہل سنت و جماعت حضور اکرم ﷺ کے باعطائے الہی، حاضر و ناظر، ہونے کا عقیدہ رکھتے ہیں۔ اور یہی مسلک محدث دہلوی ہے۔ آپ فرماتے ہیں۔ وے علیہ السلام بر احوال و اعمال امت مطلع امت بر مقربان و خاصان درگاہ خود مفیض و حاضر و ناظر است۔ (جامع البرکات) "حضور اکرم ﷺ امت کے احوال و اعمال پر مطلع ہیں اور خاصان بارگاہ کو فیض پہنچانے والے اور حاضر و ناظر ہیں"

نیز فرماتے ہیں۔ "اور بعض حقیقت شناس لوگوں نے فرمایا ہے کہ التحیات میں حضور علیہ السلام کو السلام علیک ایھا النبی کہہ کر سلام عرض کرنا اس لیے ہے کہ حقیت محمد یہ موجودات کے ذرہ ذرہ اور ممکنات کے تمام افراد میں سرایت کیے ہوئے ہے۔ پس نبی کریم ﷺ نمازیوں کی ذاتوں میں موجود و حاضر ہیں۔ پس نمازیوں کو چاہیے کہ وہ اس معنی سے آگاہ رہیں تا کہ آپ ﷺ کی قربت کے انداز اور معرفت کے اسرار سے فیض یاب ہوجائے۔" (اشعۃ اللمعات جلد اول صفحہ 401 کتب خانہ مجیدیہ ملتان)

اور پھر اپنی شہرہ آفاق تصنیف مدارج النبوت میں رقم طراز ہیں۔ "اگر بعد ازاں گویند کہ حق تعالٰی جسد شریف را حالتے و قدرتے بخشیدہ است کہ در ہر مکانے کہ خواہد تشریف بخشند خواہ بعینہ، خواہ بمثال و خواہ بر آسمان، خواہ بر زمین و خواہ در قبر یا غیر دے صورتے دارد باوجود نسبت خاص بقبر در ہمہ حال" (ترجمہ) اسکے بعد اگر کہیں کہ رب تعالٰی نے حضور کے جسم پاک کو ایسی حالت و قدرت بخشی ہے کہ جس جگہ چاہیں تشریف لے جائیں خواہ بعینہ اس جسم سے خواہ جسم مثالی سے خواہ آسمان پر خواہ زمین پر خواہ قبر میں یا اور کہیں تو درست ہے قبر سے ہر حال میں خاص نسبت رہتی ہے۔



یک کس راودریں مسئلہ خلافے نیست کہ آنحضرت علیہ السلام بحقیقت حیات بے شائبہ مجاز وتوہم تاویل، دائم و باقی است و براعمال امت حاضر و ناظر است و برطالبان حقیقت و متوجہاں۔ آنحضرت را مفیض و مربی است (اخبار الاخیار 155)

"اس مسئلہ میں کسی ایک شخص کو بھی اختلاف نہیں ہے کہ حضور اکرم ﷺ بغیر کسی شائبہ مجاز اور احتمال تاویل کے حقیقی زندگی کے ساتھ دائم و باقی ہیں اور امت کے اعمال پر حاضر و ناظر ہیں اور طالبانِ حقیقت اور اہل توجہ کے لیے فیض رساں اور تربیت کناں ہیں۔"

ان عبارات سے محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کا نظریہ و موقف واضح طور پر سمجھا جاسکتا ہے۔ یعنی اہل سنت و جماعت کا عقیدہ حاضر و ناظر وہی ہے جو محدث دہلوی کی مراد ہے۔ اسکے برعکس دیوبندی حضرات کی اس عقیدہ کے متعلق ہرزہ سرائی دیکھیے۔

انبیاء و اولیاء کے حاضر و ناظر ہونے کا اعتقاد رکھنا کفر ہے۔

(عزیز الفتاوی المعروف فتاوی دارالعلوم دیوبند جلد اول صفحہ 91)

نبی کریم کو حاضر و ناظر کہنے والا شخص مشرک و کافر ہے۔

(فتاوی فریدیہ المعروف فتاوی دیوبند پاکستان جلد اول صفحہ 67)

نبی کریم کو جو حاضر و ناظر کہے بلاشک شرع اس کو کافر کہے

(جواہر القرآن صفحہ 73)

نبی پاک کو حاضر و ناظر کہنے والا کافر ہے۔ (آنکھوں کی ٹھنڈک صفحہ 68)

بدعت کی اقسام

ہم اہل سنت و جماعت بدعت کی تقسیم کرتے ہیں۔ اور جس نئے کام کی اصل قرآن و سنت میں ہو اسے بدعت حسنہ کہتے ہیں۔ اور جس کام کی اصل نہ قرآن میں ہو نہ سنت میں اور اس کے عمل سے ترک سنت لازم آتا ہو تو اس کو بدعت سیئہ کہتے ہیں۔ اور یہی وہ بدعت کی قسم ہے جسے ضلالت قرار دیا گیا ہے۔ جبکہ دیوبندیوں کے نزدیک ہر بدعت "ضلالت" ہے (فتاوی رشیدیہ) آیئے محدث دہلوی کا مسلک دیکھتے ہیں۔ آپ لکھتے ہیں۔

جان تو کہ ہر نیا کام جو حضور اکرم ﷺ کے بعد پیدا ہوا وہ بدعت ہے اگر وہ نیا پیدا ہونے والا کام سنت کے اصول و قواعد پر قیاس کیا ہوا ہے تو اسے بدعت حسنہ کہتے ہیں۔ اور اگر وہ



کام سنت کے مخالف ہو تو اسے بدعت ضلالت کہتے ہیں۔ اور حدیث میں جو کل بدعۃ ضلالۃ کہا گیا ہے تو وہ اسی بدعت کے بارے میں ہے۔ اور بعض بدعتیں تو واجب ہوتی ہیں جیسے صرف و نحو کا سیکھنا سکھانا کیونکہ انہی کے ذریعے سے قرآن کے آیات اور احادیث کی معرفت حاصل ہوتی ہے۔ اور بعض بدعتیں مستحب و مستحسن ہوتی ہیں جیسے سرائے اور مدارس کی تعمیر اور بعض بدعتیں مکروہ جیسے مساجد نقش و نگار کرنا۔ اور بعض بدعتیں مباح ہوتی ہیں جیسے لذیذ کھانے اور لباس فاخرہ وغیرہ اور بعض بدعتیں حرام ہوتی ہیں۔ جیسے اہل سنت و جماعت کے خلاف مذاہب باطلہ (اشعۃ اللمعات صفحہ 125)

محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کا بدعت کو واجب، مستحسن، مستحب، مباح قرار دینا کیا دیوبندیوں کے باطل نظریہ کا پردہ چاک نہیں کر رہا؟

حضور ﷺ کی قبر منور کی زیارت اور سفر

شیخ عبد الحق محدث دہلوی فرماتے ہیں۔ "زیارت حضرت سید المرسلین ﷺ باجماع علماء دین قولاً و فعلاً از افضل سنن و اوکد مستحبات است" (جذب القلوب صفحہ 310)
یعنی "اس بات پر علماء دین کا قولی و عملی اجماع ہے کہ تمام سنتوں سے افضل اور سب سے موکد مستحب نبی پاک ﷺ کے روضہ کی زیارت کرنا ہے"

مزید فرماتے ہیں۔

"واما اختیار سفر از برائے زیارت قبر شریف و شدرحال بقصد دریافت ایں سعادت عظمی ہرگاہ کہ استحباب، فضیلت زیارت ثابت شد، مشروعیت سفر و استحباب رو نیز لازم آمد از جہت عموم دلائل و افادہ او رستوائے قرب و بعد رادراں" (ترجمہ) رہا قبر شریف کی زیارت کے لیے سفر اور اس سے شدرحال تو جب زیارت کا افضل و مستحب ہونا ثابت ہوگیا سفر کا جائز و مستحب ہونا بھی لازم آیا اس لیے کہ زیارت کے دلائل عام ہیں اور اس بات کا افادہ کر رہے ہیں کہ زیارت کے جواز و استحباب میں دور و نزدیک قرب و بعد سب برابر ہیں۔ (جذب القلوب صفحہ 317)

امت کا اجماع ہے کہ حضور کی قبر کی زیارت کرنا ثواب ہے اس کے برعکس دیوبندی حضرات کا مذہب دیکھئے کسی نبی یا ولی کی قبر کی زیارت کے لیے دور دور سے سفر کر



کے جانا شرک فی العبادت ہے۔

(تقویۃ الایمان صفحہ 12، صفحہ 45، از شاہ اسماعیل دہلوی)

کیا یہ دیو بندی مذہب شراب کی بوتل پر زم زم کے لیبل کا مصداق نہیں ہے؟

فیصلہ آپ کے ہاتھ میں ہے۔

اولیائے کرام زندہ ہوں یا مردہ تصرف و مدد کر سکتے ہیں

محدث دہلوی لکھتے ہیں۔ ''امام غزالی گفتہ، ہر کہ استمداد کردہ شود بوے در حیات استمداد کردہ مے شود بوے بعد از وفات و یکے از شائع عظام گفتہ دیدم چہار کس را از مشائخ تصرف می کنند در قبور خود مانند تصرف ہائے شاں در حیات خود یا بیشتر شیخ معروف و عبد القادر جیلانی رضی اللہ عنہما و دو کس دیگر را از اولیاء شمردہ و مقصود و حصر نیست آنچہ خود دیدہ یافتہ گفتہ است'' (اشعۃ اللمعات جلد اول صفحہ 715)

(ترجمہ) امام غزالی کا فرمان ہے کہ جس شخص سے زندگی میں مدد مانگی جائے اس سے بعد از وفات بھی مدد مانگی جائیگی۔ مشائخ میں سے ایک بزرگ کا فرمایا ہے: میں نے اولیاء میں سے چار آدمیوں کو دیکھا ہے کہ وہ اپنی قبروں میں اس طرح تصرف کرتے ہیں جیسے اپنی زندگی میں کیا کرتے تھے بلکہ اس سے بھی زیادہ شیخ معروف کرخی، غوث اعظم شیخ عبد القادر جیلانی اور دیگر دو ولیوں کو آپ نے گنا آپ کا چار کا عدد ذکر کرنا، اس سے حصر مقصود نہیں بلکہ انہوں نے جو کچھ دیکھا اور پایا وہ بتا دیا۔

آگے مزید لکھتے ہیں۔

سیدی احمد بن مرزوق کہ از اعاظم فقہاء و علماء و مشائخ دیار مغرب است گفت، روزے شیخ ابو العباس حضری از من پرسید۔ امداد حی قوی است یا امداد میت قوی است من گفتم می گویند کہ امداد حی قوی تر است و من می گویم کہ امداد میت قوی تر است پس شیخ گفت نعم زیرا کہ وے در بساط حق است و در حضرت اوست۔

(اشعۃ اللمعات صفحہ 716)

سیدی احمد بن مرزوق کہ جن کا شمار دیار مغرب کے بڑے اجل فقہاء و علماء اور مشائخ میں ہوتا ہے۔ فرماتے ہیں شیخ ابو العباس حضری نے ایک دن مجھ سے پوچھا کہ زندہ



کی امداد زیادہ قوی ہے یا مردہ کی؟ میں نے کہا کچھ لوگ کہتے ہیں کہ زندہ کی امداد زیادہ قوی ہے تاہم میں کہتا ہوں کہ وصال شدہ بزرگوں کی مدد زیادہ طاقتور ہوتی ہے۔ شیخ نے فرمایا ہاں اس لیے کہ وہ خدا کے دربار کے حاضر اور اُسکی بارگاہ کے موجود رہنے والے لوگ ہیں۔

آپ اسی مسئلہ کی بابت لمعات میں ارشاد فرماتے ہیں!

وانما اطنبنا الکلام فی ھذاالمقام رغماً لانف المنکرین فانہ قد حدث فی زماننا شرزمۃ ینکرون الاستمداد من الاولیاء ویقولون مایقولون ومالھم علیٰ ذالک من علم ان ھم الا یخرصون۔

"یعنی ہم نے اس جگہ پرطویل کلام اس لیے کیا ہے تاکہ منکروں کی ناک خاک آلود کی جائے۔ کیونکہ ہمارے زمانے میں چند ایسے لوگ پیدا ہو گئے ہیں جو اولیائے کرام سے مدد مانگنے کے منکر ہیں اور جو آتا ہے وہ اس بارے میں کہتے ہیں اور انہیں اس بارے میں کوئی علم نہیں ہے یہ سب یونہی انکل کڑار ہے ہیں۔

نیز اسی بابت مزید فرماتے ہیں!

"وآنچہ مردے محکی است از مشائخ اھل کشف در استمداد از ارواح کمل و استفادہ ازاں خارج از حصراست و مذکور است درکتب ورسائل ایشاں ومشہور است میان ایشاں حاجت نیست آں را ذکر کنیم وشاید کہ منکر متعصب سود نہ کندا اورا کلمات ایشاں عافانا اللہ من ذالک کلام درایں مقام بحد اطناب کشید بررغم منکران کہ درقرب ایں زماں فرقہ پیدا شدہ اند کہ منکر اند استمداد واستعانت را از اولیائے خدا ومتوجہاں بجناب ایشاں را مشرک بخدا وعبدہ اصنام می دانند ومی گویند آنچہ می گویند۔"

(اشعۃ اللمعات جلد 3 صفحہ 402)

ارواح کاملین سے مدد طلب کرنے اوران سے فائدہ طلب کرنے کے بارے میں اھل کشف بزرگوں سے روایت کیے ہوئے واقعات حد شمار سے باہر ہیں (یہ واقعات) ان کے رسائل اور کتابوں میں مذکور ہیں اور ان کے درمیان مشہور ہیں ہمیں اُن (طویل واقعات) کے ذکر کرنے کی ضرورت نہیں شاید متعصب منکر کے لیے ان کے کلمات بھی مفید نہ ہوں اللہ ہمیں ان سے بچا کر رکھے...... اس جگہ کلام بہت طویل ہوگیا ہے اور یہ طوالت منکروں کی ناک کو خاک آلود کرنے کے لیے ہے کیونکہ آج کل ایک نیا فرقہ پیدا ہوگیا ہے



جو اولیاء اللہ سے مدد مانگنے اور استعانت کرنے کا منکر ہے اور اولیاء کرام کی طرف متوجہ ہونے والوں کو مشرک اور بت پرست سمجھتا ہے اور جو منہ میں آتا ہے بکتا ہے۔"

استمداد و استعانت اولیاء و انبیاء کی بابت مسلک اہلسنت مسلک اعلیٰ حضرت وہی ہے جو محدث دہلوی نے ذکر کیا اب دوسری طرف دشمنان اولیاء و باغیانِ اسلام کا مسلک بھی دیکھا جائے۔

تجھ سے سوا مانگے جو غیروں سے مدد
فی الحقیقت ہے وہی مشرک اشد

(تذکیر الاخوان مع تقویۃ الایمان صفحہ 279)

اولیاء اللہ سے مدد طلب کرنا اس عقیدہ سے کہ اس پر مقرر ہوا ہے شرک جلی ہے

(فتاویٰ دیوبند پاکستا مجلد اول صفحہ 71)

انبیاء و اولیاء سے استعانت کرنا شرک ہے۔(فتاویٰ رشیدیہ صفحہ 142)

غیر اللہ سے استعانت کرنا شرک ہے (فتاویٰ دارالعلوم دیوبند صفحہ 113)

معجزہ اور کرامت نبی کے اختیار سے بھی ہوتے ہیں

محدث دہلوی لکھتے ہیں:

"حق یہ ہے کہ جو کچھ انبیاء علیہم السلام سے بطریق معجزہ کے صادر ہوتا ہے جائز ہے کہ ولی سے بطور کرامت کے صادر و ظاہر اور بے اختیار ہونے کی جو قید لگائی جاتی ہے (کہ نبی و ولی معجزہ و کرامت میں بے اختیار ہیں) صحیح نہیں ہے کیونکہ وہ اختیار سے بھی ہوتی ہے اور بے اختیار بھی۔"

(تکمیل الایمان148)

اھل سنت کا مسلک بھی یہی ہے کہ معجزہ اور کرامت نبی و ولی کے اختیار سے بھی صادر ہوسکتے ہیں جبکہ علمائے دیوبند کے نزدیک انبیاء و اولیاء کے لیے معجزہ و کرامت کو صادر کرنے کا کوئی اختیار نہیں ہوتا (اتمام البرھان، راہِ ہدایت از سرفراز صفدر گکھڑوی)

دور سے یا رسول اللہ کی ندا

محدث دھلوی اپنے مشہور قصیدہ میں لکھتے ہیں۔



خرابم در غم ہجر جمالت یارسول اللہ
جمال خود نمارحمے بجان زار شیدا کن
بہر صورت کہ باشد یارسول اللہ کرم فرما
بلطف خود سروسامان جمع بے سرو پا کن

(۱) یارسول اللہ! آپ کے غم و ہجر میں برباد ہوں۔ اپنا جمال دکھائیں اس جان زار عاشق پر ذرا رحم فرمائیں۔

(۲) جیسے بھی ہو یارسول اللہ! آپ ہمیں اپنے کرم سے نوازیں اپنی عنایت سے اس بے یارومددگار کو سروسامان بخشیں۔

محدث دہلویؒ کا حاضر و ناظر کا عقیدہ آپ ملاحظہ فرما چکے اور یہ بھی کہ "حضور سنتے ہیں تو اس عقیدہ کے بعد آپ کا یا رسول اللہ، پکارنا آپ کے عقیدے کا غماز ہے اور الحمدللہ یہی مسلک اعلیٰحضرت بریلوی ہے۔

اب توحید کے نام نہاد ٹھیکیدار دیوبندیوں کا اس بارے میں نظریہ ملاحظہ فرمائیں:
اگر یہ عقیدہ رکھ کر کہ حضور سنتے ہیں یارسول اللہ کہے تو کافر ہے۔
(فتاویٰ رشیدیہ صفحہ 172)

محدث دہلویؒ کا حاضر و ناظر کا عقیدہ آپ ملاحظہ فرما چکے اور یہ بھی کہ حضور سنتے ہیں۔ تو اس عقیدہ کے بعد آپ کا یارسول اللہ پکارنا آپ کے عقیدے کا غماز ہے اور الحمدللہ یہی مسلک اعلیٰ حضرت بریلوی ہے۔ اب توحید کے نام نہاد ٹھیکیدار دیوبندیوں کا اس بارے میں نظریہ ملاحظہ فرمائیں۔ اگر یہ عقیدہ رکھ کر کہ حضور سنتے ہیں یارسول اللہ کہے تو کافر ہے۔ (فتاویٰ رشیدیہ صفحہ 172)

یارسول اللہ نیت استعانت کیے تو مشرک ہے۔ (فتاویٰ دارالعلوم دیوبند جلد اول صفحہ 113)

لوگ اگلے بزرگوں کو دور دور سے پکارتے ہیں اور یہ عقیدہ رکھتے ہیں۔ کہ وہ سن لیتے ہیں تو یہ شرک ہے۔ (تقویۃ الایمان صفحہ 27)

حضور نور ہیں۔

محدث دہلوی فرماتے ہیں۔

وے ﷺ از فرق تا قدم ہمہ نور بود اگر نہ نقاب
بشریت پوشیدہ بودے ہیچ کس را مجال نظرو ادراک حسن وے ممکن نبودے
(مدارج نبوت)

(ترجمہ) ''نبی اکرم ﷺ سر سے لیکر پاؤں تک نور ہی نور تھے۔ اگر لباس بشری آپ نے نہ پہنا ہوتا تو کوئی شخص آپ کو دیکھ نہ سکتا اور کسی کے لیے آپ کے حسن و جمال کا معلوم کر لینا ممکن نہ ہوتا''۔ اور دوسری جگہ پر ارشاد فرماتے ہیں۔ ''و نبود مرآنحضرت را سایہ نہ در آفتاب، و نہ در قمر رواہ الحکیم الترمذی فی نوادر الاصول۔ وعجب است ازیں بزرگان کہ ذکر نہ کردند چراغ را و نورے کہ از اسمائے آنحضرت و نور را سایہ نمی باشد'' (مدارج انبوت)

''نبی پاک ﷺ کا سایہ نہ دھوپ میں ہوتا تھا اور نہ چاندنی میں۔ اس بات کو حکیم ترمذی رحمۃ اللہ نے نوادر الاصول میں روایت کیا ہے۔ اور تعجب ہے کہ ان بزرگوں نے چراغ کی روشنی میں سایہ نہ ہونے کا ذکر نہ کیا اور نور حضور کے اسمائے گرامی میں سے ایک نام ہے اور نور کا سایہ نہیں ہوتا۔''

الحمدللہ! اس بابت مسلک اعلحضرت روز روشن کس طرح عیاں ہے۔ کہ ہم نبی پاک کو نور بھی مانتے ہیں اور بشر بھی اور بشریت آپ کا کمال ہے۔ اور نورانیت و بشریت میں باہم تضاد نہیں کہ جو ایک جگہ جمع نہ ہوسکیں اس لیے ہم حضور کو نورانی بشر افضل البشر مانتے ہیں۔ اور محدث دہلوی بھی اپنا یہی نظریہ ذکر فرما رہے ہیں۔ کہ آپ کی نورانیت پر لباس بشریت کا پردہ تھا۔ ار آپ سراپا نور تھے۔ جبکہ دیوبندی حضرات اس بات پر مصر ہیں کہ:

نبی پاک کا ادب بڑے بھائی جتنا کرنا چاہیے۔ (تقویۃ الایمان 68)

جیسے ہر گاؤں کا چوہدری اور سردار اس معنی میں نبی اپنی امت کا سردار ہے۔ (تقویۃ الایمان 72) اور یاد رہے کہ کتاب تقویۃ الایمان کو رشید احمد گنگوہی صاحب نے اصلاح ایمان کی کتاب اور اس کے تمام مندرجات کو بمطابق کتاب و سنت قرار دیا ہے۔ اور اس کے مصنف شاہ اسماعیل دہلوی صاحب گنگوہی صاحب کے نزدیک اللہ کے ولی ہیں۔
(فتاوی رشیدیہ صفحہ 84)

(جاری ہے)



دیوبندی مجلہ ''راہ سنت'' اپنے ''امام ربانی''

مولوی رشید احمد گنگوہی کے فتویٰ کی زد میں

میثم عباس رضوی

دیوبندی مجلہ ''راہ سنت'' شمارہ نمبر ۲ کے اندرونی صفحہ پر لکھا ہے ''درج ذیل پتہ پر منی آرڈر یا درج ذیل اکاؤنٹ میں جمع کروائیں۔ دیوبندی مجلہ ''راہ سنت'' دیوبندی امام ربانی مولوی رشید احمد گنگوہی کے فتوؤں کے مطابق سودی قرار پاتا ہے۔ تفصیل ملاحظہ کریں۔

(۱)...... ''منی آرڈر درست نہیں جیسا ہنڈی درست نہیں دونوں میں معاملہ سود کا ہے''۔ (فتاویٰ رشیدیہ صفحہ ۴۳۰ باب الربا مطبوعہ سعید اینڈ سنز کراچی) ایک اور سوال کے جواب میں مولوی رشید احمد گنگوہی نے لکھا ہے ملاحظہ کیجئے۔

(۲)...... ''منی آرڈر اور ہنڈوی میں کچھ فرق نہیں دونوں کا ایک حکم ہے منی آرڈر کرنا سود میں داخل ہے''۔ (فتاویٰ رشیدیہ صفحہ ۴۳۱ باب الربا مطبوعہ سعید اینڈ سنز کراچی)

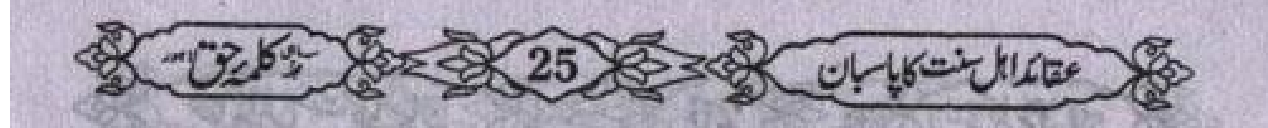
رشید احمد گنگوہی نے منی آرڈر کے بارے میں مزید لکھا ہے کہ

(۳)...... بذریعہ منی آرڈر روپیہ بھیجنا نادرست ہے اور داخل ربا (سود) ہے یہ جو محصول دیا جاتا ہے نادرست ہے۔ (فتاویٰ رشیدیہ صفحہ ۴۳۱ باب الربا مطبوعہ سعید اینڈ سنز کراچی)

ایک اور جگہ رشید احمد گنگوہی نے لکھا ہے۔

(۴)......روپیہ منی آرڈر میں بھیجنا درست نہیں ہے خواہ اس میں کچھ پیسے دیئے جائیں یا نہ دیے جائیں۔ (فتاویٰ رشیدیہ صفحہ ۴۳۴ باب الربا مطبوعہ سعید اینڈ سنز کراچی)

اب کیا فرماتے ہیں دیوبندی کہ مجلہ ''راہ سنت'' والے کہ وہ حرام کار ہیں یا گنگوہی کا فتویٰ غلط باطل ومردود ہے؟



دیوبندیوں کے امام ربانی مولوی رشید احمد گنگوہی کے شرمناک جھوٹ

شارح بخاری حضرت علامہ محمد شریف الحق امجدی رحمۃ اللہ علیہ

تذکرۃ الرشید حصہ اول ص:۹۲ پر گنگوہی صاحب کی جلالت علم کے ثبوت میں ان کے عاشق میرٹھی صاحب نے یہ قصہ بیان کیا ہے کہ ان کے ایک شاگرد حج کے لیے گئے۔ تو شیخ الدلائل حضرت مولانا احمد عبد الحق رحمۃ اللہ علیہ کے یہاں درس ترمذی میں شریک ہوتے تھے۔ قراءت خلف امام کے بحث کے اثنا گنگوہی صاحب کے نیاز مند نے گنگوہی صاحب کی اس نکتہ سنجی کا تذکرہ کیا کہ حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ایک حدیث موقوفاً صحیح مسلم میں مروی ہے کہ قراءت فاتحہ ہر رکعت میں ضروری ہے۔ الا ان یکون وراء الامام۔ مگر یہ کہ امام کے پیچھے ہو۔ اور حضرت مولانا رشید احمد صاحب کو میں نے سنا کہ فرماتے تھے کہ یہ حدیث ہر چند کہ موقوف جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ پر ہے۔ مگر مرفوع کے حکم میں ہیں کیونکہ احکام کے متعلق ہے اور صحابی اپنی طرف سے یہ استثنا نہیں کر سکتا۔ مولانا عبد الحق صاحب اس تقریر کو سن کر پھڑک اٹھے اور بڑے شوق کے ساتھ باصرار فرمایا کہ ہندوستان میں پہنچ کر جناب مولانا رشید احمد صاحب سے اس حدیث کا پتہ دریافت کر کے مجھے ضرور لکھنا کہ کس جگہ اور کس صفحہ پر ہے چنانچہ میں نے واپس ہو کر گنگوہ کی حاضری میں حضرت سے اس حدیث کا پتہ دریافت کیا اور بقید صفحہ اور سطر لکھ کر مولانا عبد الحق صاحب کو ۱۳۰۲ھ میں اطلاع دی۔

تبصرہ: گنگوہی صاحب اور ان کے یہ شاگرد اور ان کے عاشق میرٹھی سب آنجہانی ہو گئے۔ اب ہم کس سے پوچھیں کہ یہ حدیث مسلم میں کہاں ہے۔ ناظرین کو معلوم ہونا چاہئے کہ حضرت شیخ الدلائل اعظم علمائے مکہ میں سے تھے اور نارہ ضلع الہ آباد ان کی



جائے پیدائش ہے ہجرت کر کے مکہ معظمہ جا بسے تھے۔ یہ قصہ صرف ان کی شان گھٹانے کے لیے گڑھا گیا۔ ان کا جرم صرف یہ ہے کہ انہوں نے حسام الحرمین کی تصدیق فرمادی تھی مگر سنت الٰہی ابھی جاری ہے۔

چوں خداخواہد کہ پردہ کس درد
میلش اندر طعنہ پاکاں کند

مثل مشہور ہے چور بھاگتا جاتا ہے نشان قدم چھوڑتا جاتا ہے وہی حال یہاں ہوا یہ حدیث مسلم میں نہیں ترمذی جلد اول ہی میں ہے۔ حضرت شیخ الدلائل بقول اس کذاب کے ترمذی جلد اول کا درس دے رہے تھے تو ان سے یہ حدیث کیسے پوشیدہ رہ سکتی تھی۔ جب کہ یہ ترمذی کے صفحہ:۴۲ پر ہے وہ بھی قراءت خلف الامام ہی کے باب میں پھر اس حدیث کا صفحہ سطر پوچھنا کیا معنی؟ اور جو نکتہ آفرینی گنگوہی صاحب کی طرف منسوب ہے وہ اصول حدیث کا ایسا مشہور و معروف قاعدہ ہے کہ اہل سنت کے مدارس کے سب طلبہ جانتے ہیں پھر کس کی سمجھ میں آسکتا ہے کہ حضرت شیخ الدلائل کس بات پر پھڑ کے؟ یہ صرف حضرت شیخ الدلائل کی شان ارفع و اعلیٰ کو گھٹانے کے لیے گڑھا گیا ہے ورنہ ان کی جلالت علم کے سامنے گنگوہی صاحب جیسے لوگوں کو کیا حقیقت؟

رشید احمد گنگوہی کے پانچ جھوٹ:

اس ایک واقعے میں اتنے جھوٹ ایک ساتھ ہیں جھوٹ نمبر ا یہ حدیث مسلم میں ہے۔ جھوٹ نمبر ۲ اسے سن کر شیخ الدلائل پھڑک اٹھے جھوٹ نمبر ۳ اس کا پتہ پوچھا جھوٹ نمبر ۴ اور اس دیوبندی کو گنگوہی صاحب نے مسلم شریف کا صفحہ و سطر بتادیا جھوٹ نمبر ۵ پھر اس دیوبندی نے شیخ الدلائل کو اس کی اطلاع دی۔

دیکھتے کیوں ہو شکیب اتنی بلندی کی طرف
نہ اٹھایا کرو سر کو کہ یہ دستار گرے



سبز عمامہ کا جواز اور دیوبندی کذّاب

ترجمان مسلک اہل سنت ابوحذیفہ مولانا کاشف اقبال مدنی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہ ونصلی ونسلم علی رسولہ الکریم اما بعد

اللہ تعالیٰ نے بنی نوع انسان کی ہدایت ورہنمائی کے لیے انبیائے کرام علیہم السلام کو مبعوث فرمایا۔ تمام انبیائے کرام نے اسلام کے اس پیغام کو آگے بڑھانے کی سعی محمود فرمائی۔ حضور نبی کریم ﷺ نے اپنی حیات طیبہ ظاہری اسی مقدس فریضہ کی تکمیل میں گزاری۔ حضور خاتم الانبیاء ﷺ کے بعد کوئی نبی تو آنا نہ تھا۔ اس لیے آپ ﷺ کی ظاہری حیات طیبہ کے بعد اسی مقدس فریضہ کو تمام صحابہ کرام تابعین تبع تابعین سمیت تمام اولیائے کرام نے باحسن فریضہ سر انجام دیا ان نفوس قدسیہ نے اپنی مبارک زندگیوں کو دین متین کے لئے وقف کردیا۔ انہی بابرکت ہستیوں کی بدولت دنیا میں اسلام کا جھنڈا لہرا رہا ہے۔ انہی نفوس قدسیہ کے مبارک مشن کی آبیاری کے لیے اہل سنت وجماعت کی محبوب تنظیم دعوت اسلامی کوشاں ہے ان کی سعی محمود سے لاکھوں کی تعداد میں غیر مسلملوگوں نے اسلام قبول کی اور لاتعداد لوگ برائیوں سے تائب ہوکر احیائے سنت کے جذبہ سے سرشار ہوکر اسلام کی تبلیغ واشاعت میں مصروف ہوئے۔ ان کی فرنگی تہذیب سے نفرت اور حضور اکرم ﷺ کی سنتوں سے محبت ان کے اطوار سے ظاہر ہے۔ ان کا سینہ عشق مصطفےٰ ﷺ کا مدینہ ہے ان کے اخلاص نے لوگوں کے دل موہ لیے۔ مختصر عرصے میں اللہ تعالیٰ نے دعوت اسلامی کو مقبولیت عامہ عطا فرمادی۔ دوسری طرف دشمنان دین مختلف ادوار میں اسلام پر مختلف طریقوں سے حملہ آور ہوتے رہے اور اسلام میں اپنے مذموم عقائد و نظریات سے بیخ کنی کی سعی مذموم کی۔ پہلے ادوار میں معتزلہ جبریہ قدریہ وغیرہ فرقوں نے اسلام کو نقصان پہنچانے کی سعی مذموم کی مگر انگیز منحوس کے ایماء پر ان تمام باطل فرقوں کے عقائد باطلہ وہابیت دیوبندیت کی شکل میں پروکر اسلام کا حلیہ بگاڑنے کی کوشش کی گئی، اور ان بدبخت انگیز کے پٹھوؤں نے امت مسلمہ کے شیرازے کو بکھیر کر رکھ دیا۔ عشق رسالت لوگوں کے دلوں سے



نکالنے کے لیے مختلف حربے ان لوگوں نے استعمال کیے۔ ان میں ایک حربہ تبلیغی جماعت کی صورت میں بھی ہے کہ یہ تبلیغی جماعت والے منافقت کرتے اصلاح کا نام لے کر لوگوں کو وہابی دیوبندی بنانے لگے۔ اہل سنت کی مساجد میں جا کر منافقت کرتے رہیں کہ جی ہم اصلاح کے لیے نکلے ہیں ہمارا کسی فرقہ سے کوئی تعلق نہ ہے۔ حالانکہ ''فضائل اعمال'' خالص دیوبندیوں کی کتاب سے درس دینا ہی بات کو واضح کر رہا ہے۔ پھر تبلیغی جماعت کے بانی مولوی الیاس نے تو کھل کر بتا دیا کہ ''میرا تو دل چاہتا ہے کہ تعلیم حضرت تھانوی کی ہو اور طریقہ تبلیغ میرا ہو تو اس طرح ان کی تعلیم عام ہو جائے گی''۔ (ملفوظات شاہ محمد الیاس صفحہ ۵۰)

گویا یہ لوگ اسلام کی تبلیغ نہیں بلکہ اپنے تھانوی کی گستاخانہ و کفریہ عبارات کی تبلیغ کا مشن مذموم لئے چلے ہیں بظاہر اصلاح اور حقیقت میں دیوبندیت کی تبلیغ ان کا اصل مقصود ہے۔ یہی وجہ ہے عرصہ قبل رائے ونڈ اجتماع میں یا رسول اللہ ﷺ کا نعرہ لگانے والے محمد اقبال شہید کو دردناک ظلم و ستم کے ساتھ شہید کر دیا یہ ہے ان کی اصلاح اور اسلام کی تبلیغ۔

نام نہاد دیوبندی رسالہ ''راہ سنت'' والوں کو یہ بھی تکلیف ہے کہ تبلیغی جماعت کے مقابلہ میں دعوت اسلامی کی بنیاد رکھی گئی ہے اس میں محل اعتراض کیا ہے جب دیوبندیوں نے عظمت رسول پاک ﷺ کے خلاف اپنا منافقانہ حربہ تبلیغی جماعت کی صورت میں تیز کیا۔ تو اگر اسلام کے شیدائیوں نے دین اسلام کے ان دشمنوں کے مقابل دفاع اسلام کے جذبہ سے دعوت اسلامی کے پلیٹ فارم سے کام شروع کیا تو یہ ان کا حق ہے تاکہ مسلمان ان اسلام کے دشمنوں سے اپنے ایمان کو محفوظ کر سکیں دعوت اسلامی والے منافقت نہیں کرتے نہ ہی وہابیوں دیوبندیوں کی مسجدوں میں جا کر ڈرامہ کرتے ہیں یہ منافقت ان دیوبندیوں کو مبارک منافقت کے سب سے بڑے ایوارڈ کے حق دار عبداللہ ابی کے ساتھ یہی دیوبندی ہیں۔ دعوت اسلامی مقبولیت سے دیوبندیوں کے ہاں صف ماتم بچھ گئی۔ اب ان خدام دین اسلام کے خلاف مختلف سازشوں میں مصروف ہیں اور لایعنی اعتراضات کا سلسلہ بھی ان کی بوکھلاہٹ کا منہ بولتا ثبوت ہے۔

راقم الحروف فقیر مدنی صرف ایک مثال پر اکتفا کرنا چاہتا ہے اسی نام نہاد رسالہ ''راہ سنت'' شمارہ نمبر ۲ میں صفحہ ۳۱ پر سگ اولیاء کہلوانے پر مذاق اڑاتا ہے اور کہتا ہے کہ ''عطار



صاحب کے گاؤں کا نام بھی کتیانہ ہے اس لیے الفت کلب رضا کا ذکر فرما رہے ہیں'' مگر ساتھ یہ بھی کہتا ہے ''اگرچہ سگ مدینہ کہلانے میں ہمارا اختلاف نہیں''۔ جب اس عاجزی کے جملے میں تمہارا اختلاف نہیں ہے تو پھر اس کا مذاق اڑانا کس بنیاد پر ہے؟ اصل میں یہ لوگ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ کی شان اقدس میں بکواس کے عادی ہیں اس لیے بکواس کرنا ان کا وطیرہ ہے۔ خواہ موقع ہو نہ ہو جیسا کہ ان کے حکیم الامت تھانوی نے بھی یہی ان کو درس دیا ہے کہ ''میں اس قدر ریکی (بکواسی) ہوں کہ ہر وقت بولتا ہی رہتا ہوں'' (افاضات الیومیہ جلد ا صفحہ ۴۳)

قارئین کرام ان خبیث اللسان بدفطرت لوگوں کی یہ بوکھلاہٹ نہیں ہے تو کیا ہے پھر اسی رسالہ میں سبز عمامہ پر لایعنی اعتراضات کر کے اپنے نامہ اعمال کو مزید سیاہ کیا ہے۔ ہم سب سے پہلے سبز رنگ کا اللہ تعالیٰ جل جدہٗ اور اس کے محبوب کریم ﷺ کی بارگاہ میں محبوب ہونا بیان کریں گے پھر سبز عمامہ کے جواز پر دلائل کریں گے پھر خود دیوبندی اکابر سے اس کا جواز نقل کریں گے ان شاء اللہ تعالیٰ۔ جس سے قارئین کرام پر ان بدبخت معترضین کی خباثت خوب واضح ہو جائے گی۔ نام نہاد ''راہ سنت'' میں دیوبندیوں نے دعوت اسلامی والوں کو چیلنج کیا کہ کوئی ضعیف روایت ہی دکھا دیں تو ہم سر تسلیم خم کریں گے ہم انکے جواب میں دلائل سے حضور اکرم ﷺ اور آپ ﷺ کے صحابہ کرام اور تابعین عظام سے سبز عمامے کا ثبوت پیش کر رہے ہیں پھر دیوبندیوں سے اس کا ثبوت بھی پیش کر دیا ہے اس کو دیوبندی معترض پڑھے اور شرم سے ڈوب مرے۔

اہل جنت کا لباس سبز ہوگا

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

يُحَلَّوْنَ فِيهَا مِنْ أَسَاوِرَ مِنْ ذَهَبٍ وَّيَلْبَسُوْنَ ثِيَابًا خُضْرًا مِّنْ سُنْدُسٍ وَّإِسْتَبْرَقٍ۔

''وہ اس (جنت میں) میں سونے کے کنگن پہنائے جائیں گے اور سبز کپڑے کے ...... اور ...... کے پہنیں گے''۔ (۱۵/ ۷ سورۃ الکہف آیت نمبر ۳۱)

امام قرطبی علیہ الرحمۃ اس آیت کریمہ کی تفسیر میں رقم طراز ہیں کہ:

وخص الاخضر بالذکر لانه الموافق للبصر۔



"اور سبز رنگ کا خصوصی طور پر اس لیے ذکر فرمایا ہے کہ وہ بینائی کے زیادہ موافق ہے"۔ (الجامع الاحکام القرآن جلد ۱۰ صفحہ ۳۴۴)

حضرت شیخ محقق علی الاطلاق شیخ عبدالحق محدث دہلوی علیہ الرحمۃ لکھتے ہیں کہ سبز رنگ کی طرف نظر کرنا بینائی کو زیادہ کرتا ہے۔ (ضیاء القلوب صفحہ ۲)

امام اسماعیل حقی علیہ الرحمۃ اس آیت کریمہ کی تفسیر میں لکھتے ہیں کہ اہل جنت کپڑوں کا رنگ اس لیے سبز ہوگا کہ سبز رنگوں میں زیادہ حسین تر اور تازگی میں بکثرت اور اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں زیادہ محبوب ہے۔ (تفسیر روح البیان جلد ۵ صفحہ ۲۴۳)

محدث جلیل ملا علی قاری علیہ الرحمۃ رقم طراز ہیں کہ "سبز رنگ کے کپڑے اہل جنت کے لباس سے ہیں اور اس کے لیے یہی شرف کافی ہے"۔

(جمع الوسائل جلد ۱ صفحہ ۱۴۴۔ مرقاۃ المفاتیح جلد ۴ صفحہ ۳۱۵)

دوسرے مقام پر ارشاد باری تعالیٰ ہے:

عٰلِیَهُمْ ثِیَابُ سُنْدُسٍ خُضْرٌ وَّ اِسْتَبْرَقٌ۔

"ان کے بدن پر ہیں کریب کے سبز کپڑے اور قناویز کے"۔

(پارہ ۲۹ سورۃ الدھر آیت ۲۱)

امام ابن کثیر لکھتے ہیں کہ سبز رنگ کے کپڑے اہل جنت کا لباس ہوں گے۔

(تفسیر ابن کثیر جلد ۶ صفحہ ۳۶۵)

وہابیہ دیوبندیہ کے محقق سید امیر علی نے بھی یہی لکھا ہے۔

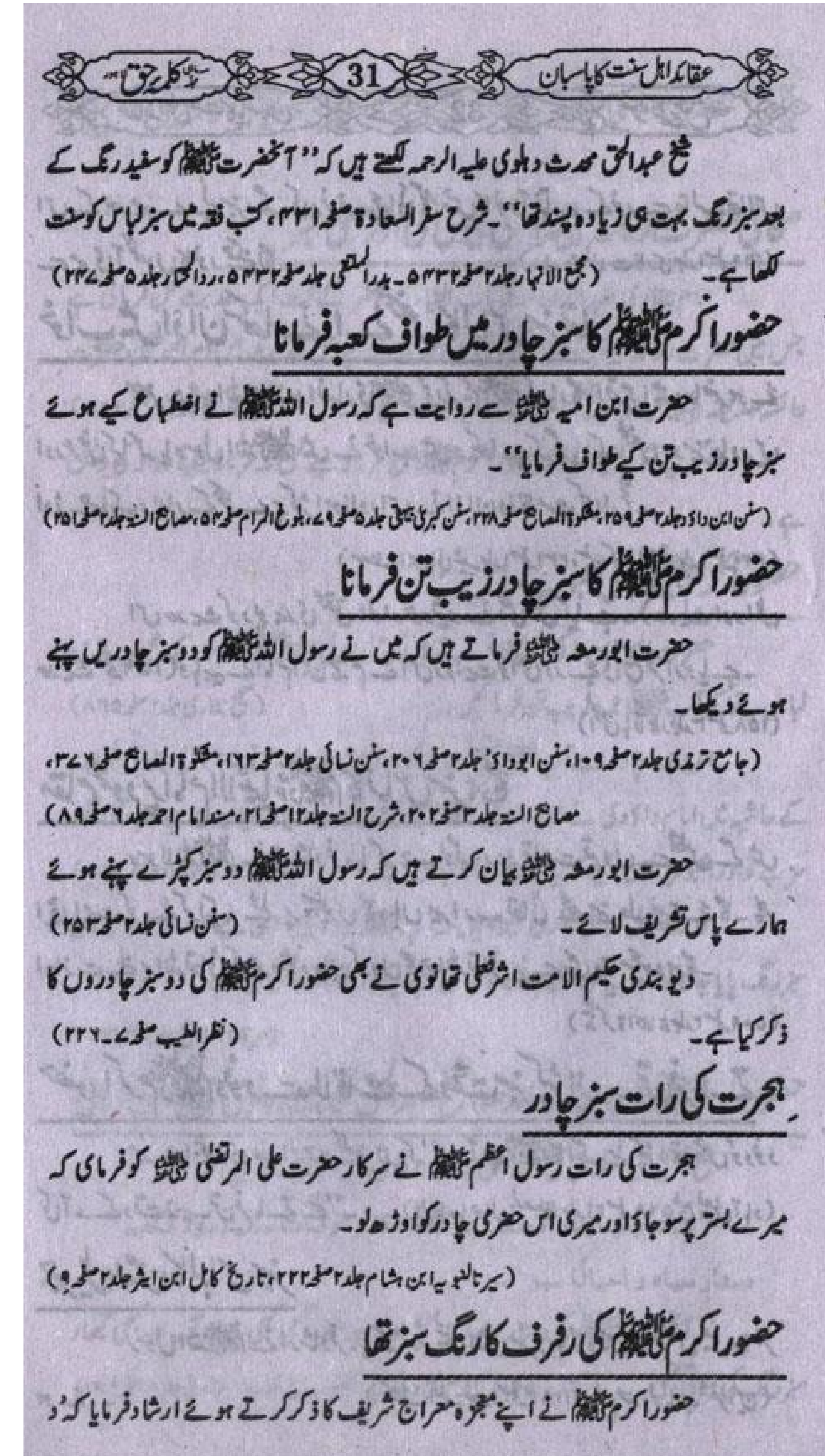
(تفسیر مواہب الرحمٰن جلد ۹ صفحہ ۶۔۳۳۵)

حضور اکرم ﷺ کا پسندیدہ رنگ سبز

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ "رسول اللہ ﷺ کو سبز رنگ بہت ہی زیادہ پسند تھا"۔ (تفسیر مظہری جلد ۲ صفحہ ۳۳۰، مرقاۃ المفاتیح جلد ۴ صفحہ ۳۱۵)

حجۃ الاسلام امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں کہ آپ ﷺ کو سبز کپڑے پسند تھے۔

(احیاء العلوم جلد ۲ صفحہ ۳۳۵)



شیخ عبدالحق محدث دہلوی علیہ الرحمہ لکھتے ہیں کہ ''آنحضرت ﷺ کو سفید رنگ کے بعد سبز رنگ بہت ہی زیادہ پسند تھا''۔ شرح سفر السعادۃ صفحہ ۴۳۱، کتب فقہ میں سبز لباس کو سنت لکھا ہے۔ (مجمع الانہار جلد ۲ صفحہ ۵۴۳۲۔ بدر المنتقی جلد صفحہ ۵۴۳۲، رد المحتار جلد ۵ صفحہ ۲۴۷)

حضور اکرم ﷺ کا سبز چادر میں طواف کعبہ فرمانا

حضرت ابن امیہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے اضطباع کیے ہوئے سبز چادر زیب تن کیے طواف فرمایا''۔

(سنن ابن داؤد جلد ۲ صفحہ ۲۵۹، مشکوۃ المصابیح صفحہ ۲۲۸، سنن کبریٰ بیہقی جلد ۵ صفحہ ۷۹، بلوغ المرام صفحہ ۵۲، مصابیح السنہ جلد ۲ صفحہ ۲۵۱)

حضور اکرم ﷺ کا سبز چادر زیب تن فرمانا

حضرت ابو رمثہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو دو سبز چادریں پہنے ہوئے دیکھا۔

(جامع ترمذی جلد ۲ صفحہ ۱۰۹، سنن ابوداؤ' جلد ۲ صفحہ ۲۰۶، سنن نسائی جلد ۲ صفحہ ۱۶۳، مشکوۃ المصابیح صفحہ ۳۷۶، مصابیح السنہ جلد ۳ صفحہ ۲۰۲، شرح السنہ جلد ۱۲ صفحہ ۲۱، مسند امام احمد جلد ۶ صفحہ ۸۹)

حضرت ابو رمثہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ دو سبز کپڑے پہنے ہوئے ہمارے پاس تشریف لائے۔ (سنن نسائی جلد ۲ صفحہ ۲۵۳)

دیوبندی حکیم الامت اشرف علی تھانوی نے بھی حضور اکرم ﷺ کی دو سبز چادروں کا ذکر کیا ہے۔ (نشر الطیب صفحہ ۲۲۶۔۷)

ہجرت کی رات سبز چادر

ہجرت کی رات رسول اعظم ﷺ نے سرکار حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کو فرمای کہ میرے بستر پر سو جاؤ اور میری اس حضری چادر کو اوڑھ لو۔

(سیرۃ النبویہ ابن ہشام جلد ۲ صفحہ ۲۲۲، تاریخ کامل ابن اثیر جلد ۲ صفحہ ۹)

حضور اکرم ﷺ کی رفرف کا رنگ سبز تھا

حضور اکرم ﷺ نے اپنے معجزہ معراج شریف کا ذکر کرتے ہوئے ارشاد فرمایا کہ ''د

اس کے بعد میرے لیے سبز رنگ کی رفرف بچھائی گئی جس کا نور آفتاب کے نور سے غالب تھا اس سے میری آنکھوں کا نور چمکنے لگا۔ (مدارج النبوت فارسی جلد ا صفحہ ۱۶۹)

خواب میں اذان سکھانے والے شخص کا لباس سبز تھا

حضرت عبداللہ بن زید انصاری رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ کی بارگاہ اقدس میں حاضر ہوئے اور عرض کیا کہ یا رسول اللہ ﷺ میں نے خواب میں دیکھا ہے کہ گویا ایک شخص دو سبز چادریں اوڑھے ایک دیوار کے ٹکڑے پر کھڑا ہوا اور اس نے اذان واقامت کہی الخ۔

(مصنف ابن ابی شیبہ جلد ا صفحہ ۲۳۱، سنن کبری بیہقی جلد ا صفحہ ۴۲۰)

اس حدیث کو دیوبندی محقق انوار خورشید نے بھی نقل کیا ہے۔ (حدیث اور اہل حدیث صفحہ ۲۵۹) وہابیہ کے امام ابن حزم نے اس روایت کو اعلیٰ درجے کی صحیح قرار دیا ہے۔

(المحلی بالآثار جلد ۳ صفحہ ۱۵۸)

مقام محمود پر امام الانبیاء ﷺ کا لباس سبز ہوگا

رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جب لوگ روز قیامت قبروں سے نکلیں گے میں اپنی امت کو لے کر ایک ٹیلے پر پہنچوں گا وہاں میرا رب تعالیٰ مجھے سبز حلہ پہنائے گا۔ پھر اجازت ملنے پر اللہ تعالیٰ کی حمد وثناء بیان کروں گا جو اللہ تعالیٰ چاہے یہی مقام محمود ہوگا۔

(تذکرۃ الحفاظ جلد ۲ صفحہ ۵۰۹)

حضور اکرم ﷺ وفود سے ملاقات کے وقت سبز کپڑا زیب تن فرماتے

محدث ابن جوزی علیہ الرحمۃ لکھتے ہیں کہ ”اور آپ ﷺ کا ایک سبز کپڑا تھا جس کو وفود کی آمد کے وقت زیب تن فرماتے تھے“۔ (الوفاء باحوال المصطفٰے جلد ۲ صفحہ ۵۶۸ طبع فیصل آباد)

جبریل امین کا لباس سبز

رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ ”جبرئیل امین میری بارگاہ میں سبز لباس میں حاضر ہوئے“۔ (کشف الغمہ جلد ا صفحہ ۱۱۸ از امام عبدالوہاب شعرانی)



صحابی حضرت رفاعہ رضی اللہ عنہ کی بیوی کی اوڑھنی سبز

امام بخاری علیہ الرحمۃ نے باب الثیاب الخضر کے تحت ایک حدیث نقل فرمائی ہے جس میں حضرت رفاعہ رضی اللہ عنہ اور ان کی بیوی کا واقعہ درج ہے اس حدیث میں ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ اس عورت پر سبز اوڑھنی تھی۔ (صحیح بخاری جلد دوم صفحہ ۸۶۶)

اگر یہ رنگ منع ہوتا کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم منع فرما دیتے منع نہ فرمانا یقیناً جواز کی دلیل ہے۔

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی محبوب لباس

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ "رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے نزدیک محبوب ترین لباس یہ تھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم حبرہ زیب تن فرمائیں۔ (صحیح بخاری جلد ۲ صفحہ ۸۶۵)

اس حبرہ چادر سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو کفن دیا گیا۔ (بخاری جلد ۲ صفحہ ۸۶۵) بخاری شریف کے حاشیہ میں امام داؤدی نے حبرہ کا رنگ اور اس کی وجہ محبوبیت یوں بیان کی ہے حبرہ کا رنگ سبز تھا اور محبوب اس لیے کہ یہ اہل جنت کا لباس ہے۔ (حاشیہ بخاری جلد دوم صفحہ ۸۶۵)

محدث جلیل ملا علی قاری لکھتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو وہ کپڑا اس لیے پسند تھا کہ اس میں سبز رنگ پایا جاتا تھا اور یہ بھی اہل جنت کا لباس ہے یہ محبوب ہونے کی وجہ ہے۔

(مرقاۃ المفاتیح جلد ۸ صفحہ ۲۳۳)

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا سبز عمامہ باندھنا شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کی زبانی

شیخ محقق علی الاطلاق شیخ عبدالحق محدث دہلوی علیہ الرحمۃ کہتے ہیں کہ

"دستار مبارک آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اکثر اوقات سفید بود گاہے دستار سیاہ و احیاناً سبز"۔

"آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی دستار مبارک اکثر اوقات سفید کبھی کبھی سیاہ رنگ اور کبھی کبھار سبز رنگ کی ہوتی تھی"۔ (کشف الالتباس صفحہ ۳ طبع دہلی ضیاء القلوب مع خلاصۃ الفتاوی جلد ۳ صفحہ ۱۵۳)

شیخ عبدالحق محدث دہلوی دیوبندی اکابر کی نظر میں

دیوبندی حکیم الامت اشرفعلی تھانوی کہتا ہے کہ:

''چونکہ شیخ عبدالحق رحمۃ اللہ علیہ بڑے محدث ہیں اس لیے انہوں نے یہ جو یہ دس قسمیں شفاعت کی لکھی ہیں کسی حدیث سے معلوم کر کے لکھیں ہوں گی گو ہم کو وہ حدیث نہیں ملی مگر چونکہ شیخ کی نظر حدیث میں بہت وسیع ہے اس لیے ان کا یہ قول قابل قبول ہے''۔ (اشرف الجواب صفحہ ۵۱۱ طبع ملتان)

مزید کہتے ہیں کہ

''بعض اولیاء اللہ ایسے بھی گزرے ہیں کہ خواب میں یا حالت غیبت میں روزمرہ کو دربار نبوی صلی اللہ علیہ وسلم میں حاضری کی بدولت نصیب ہوتی تھی ایسے حضرات صاحب حضوری کہلاتے ہیں انہیں میں سے ایک حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی ہیں کہ یہ بھی اس دولت سے مشرف تھے اور صاحب حضوری تھے''۔

(الافاضات الیومیہ جلد ۲ صفحہ ۱۰۸)

وہابیہ کے امام العصر محمد ابراہیم میر سیالکوٹی لکھتے ہیں کہ مجھ عاجز کو آپ (شیخ عبدالحق محدث دہلوی) کے علم وفضل اور خدمت علم حدیث اور صاحب کمالات ظاہری و باطنی ہونے کی وجہ حسن عقیدت ہے آپ کی کئی ایک تصانیف میرے پاس موجود ہیں جن میں سے بہت سے علمی فوائد حاصل کرتا رہتا ہوں۔ (تاریخ اہلحدیث صفحہ ۲۷۴)

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سبز عمامہ باندھنے پر دیوبندی اکابر سے تائید

دیوبندی محقق و شارح ترمذی محمد سعید پالن پوری کے افادات پر مرتب کتاب تحفۃ الالمعی شرح سنن ترمذی میں مرقوم ہے کہ

''پگڑی کسی بھی رنگ کی باندھنا جائز ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے سیاہ پگڑی بھی باندھی ہے ہری (سبز) بھی اور سفید بھی، پس لال پگڑی تو مناسب نہیں باقی جس رنگ کی چاہے باندھ سکتا ہے''۔ (تحفۃ الالمعی شرح سنن ترمذی جلد ۵ صفحہ ۷۰ طبع کراچی)

دیوبندی مذہب کے شیخ الاسلام جسٹس مفتی تقی عثمانی صاحب رقم طراز ہیں کہ



حضور اقدس ﷺ سے سفید عمامہ پہننا بھی ثابت ہے اور سیاہ عمامہ پہننا بھی ثابت ہے اور بعض روایات میں سبز عمامہ پہننا بھی ثابت ہے۔ (اصلاحی جماعت جلد ۵ صفحہ ۳۰۷ طبع کراچی)

اصلاحی خطبات کے جدید ایڈیشن میں سبز عمامہ کے اثبات کی عبارت کو دیوبندیوں نے نکال کر تحریف و بددیانتی کا ثبوت دیا ہے۔

ہوشیار اے سنی مسلمان ہوشیار

دیوبندی مبلغ طارق جمیل کہتے ہیں کہ:

''آپ (ﷺ) کا رنگ سفید تھا جس میں سرخی ملی ہوئی تھی پگڑی کون سی باندھتے تھے؟ سفید، سیاہ اور سبز تینوں پگڑیاں باندھتے تھے''۔

(خطبات جمیل جلد ۲ صفحہ ۱۰۳ طبع گوجرانوالہ)

غزوہ حنین میں فرشتوں کا سبز عمامے باندھے نزول فرمانا

حضرت سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں:

''کانت سیماء الملائکة یوم بدر عمائم بیض قد ارسلوها الی ظهورهم و یوم حنین عمائم خضر''۔

(دلائل النبوت لابی نعیم جلد ۲ صفحہ ۴۷۴، تفسیر خازن جلد ۲ صفحہ ۱۸۲، تفسیر معالم التنزیل جلد ۳ صفحہ ۱۵، تفسیر الوسیط طنطاوی (زیر آیت انفال)، سیرت حلبیہ جلد ۲ صفحہ ۱۷۶، مجمع الزوائد جلد ۶ صفحہ ۸۳)

حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی علیہ الرحمۃ لکھتے ہیں کہ:

''جبریل علیہ السلام پانچ سو فرشتوں کے ساتھ اور میکائیل علیہ السلام پانچ سو فرشتوں کے ساتھ انسانی شکل و صورت میں ابلق گھوڑوں پر سوار اترے اس وقت ان کے جسموں پر سفید لباس اور ان کے سروں پر سفید عمامے اور روز حنین سبز عمامے تھے''۔ (مدارج النبوت فارسی جلد ۲ صفحہ ۹۳)

دیوبندیوں کے معروف محقق محمد یوسف کاندھلوی لکھتے ہیں کہ:

''حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ فرشتوں نے لباس یوم بدر میں سفید عمامے تھے جن کے شملوں کو اپنی حیثیت پر چھوڑ رکھا تھا اور یوم حنین میں سبز عمامے تھے''۔

(حیات الصحابہ جلد ۳ صفحہ ۵۹۸ دہلی)

امام واقدی نے بھی فتوح الشام میں ایک موقع پر سبز عمامے کے ساتھ حضرت الٰہی بن کر فرشتوں کا آنا بیان کیا ہے۔ (فتوح الشام جلد ۱ صفحہ ۱۹۱)

مہاجرین اولین صحابہ کرام کا سبز عامہ بھی باندھنا

امام ابوبکر بن ابی شیبہ روایت کرتے ہیں کہ

''حدثنا ابو بکر قال سلیمان بن حرب قال حدثنا جریر بن حازم عن یعلی بن حکیم عن سلیمان بن ابی عبداللہ قال ادرکت المهاجرین الاولین یعتمون بعمائم کرابیس سود و بیض و حمر وخضر''۔

''سلیمان بن ابی عبداللہ فرماتے ہیں کہ میں نے مہاجرین اولین (صحابہ کرام) کو سوتی کپڑے کے سیاہ اور سفید اور سرخ اور سبز عمامے باندھتے پایا''۔

(مصنف ابن ابی شیبہ جلد ۶ صفحہ ۴۸ طبع ملتان)

سند کی توثیق

اب ہم اس روایت کے راویوں کی توثیق وتعدیل پیش کریں گے۔

امام ابوبکر بن ابی شیبہ

اس روایت کے پہلے راوی امام ابوبکر بن ابی شیبہ ہیں کہ ثقہ ہیں اور امام بخاری اور امام مسلم کے استاد ہیں۔ صحیح بخاری میں ان سے تیس اور صحیح مسلم میں ان سے ایک ہزار پانچ سو چالیس احادیث مروی ہیں۔ (تہذیب التہذیب جلد ۶ صفحہ ۴)۔ تذکرۃ الحفاظ جلد ۲ صفحہ ۱۱۸ امام ابن حجر عسقلانی نے ان کو ثقہ اور حافظ لکھا ہے۔ تقریب التہذیب صفحہ ۲۱۲، امام ابن کثیر نے ان کے متعلق کہ وہ احد الاعلام من آئمۃ الاسلام تھے ان کی المصنف جیسی کتب نہ کسی نے پہلے لکھی اور نہ بعد میں لکھی گئی۔ (البدایہ والنہایہ جلد ۱۰ صفحہ ۳۱۵)

مصنف ابن ابی شیبہ کے متعلق دیوبندی محقق محمد علی صدیقی لکھتے ہیں کہ مصنف ابن ابی شیبہ کی خصوصیت میں سے ہے کہ اس میں احادیث نبوی ﷺ کے پہلو بہ پہلو صحابہ وتابعین کے اقوال



وفتاویٰ کا ذکر ہے ان کا سب سے بڑا فائدہ یہ ہے کہ ہر حدیث کے متعلق یہ بھی معلوم ہو جاتا ہے۔ کہ اس کو سلف امت میں تلقی بالقبول کا درجہ ملا ہے یا نہیں اور دور صحابہ میں تابعین میں اس پر عمل تھا کہ نہیں اور یہ اس کتاب کی وہ خاص افادی حیثیت ہے کہ جس میں وہ اپنا ثانی نہیں رکھتی اور یہی وجہ ہے کہ یہ کتاب فقہاء و محدثین میں برابر متداول چلی آ رہی ہے۔

(امام اعظم اور علم حدیث صفحہ ۳۴۲ طبع سیالکوٹ)

جریر بن حازم

اس روایات کے تیسرے راوی جریر بن حازم بصرہ کے رہائش بلند پایہ حافظ الحدیث اور عظیم المرتبت عالم ہیں امام احمد نے فرمایا جریر حدیث کے عالم اور متبع سنت تھے ثقہ میں تذکرۃ الحفاظ، تقریب التہذیب صفحہ ۵۴ امام ابن معین نے ان کو ثقہ قرار دیا امام عجلی نے بھی ثقہ قرار دیا امام نسائی نے کہا نے ان کی روایت میں کوئی حرج نہیں امام ابو حاتم نے ان کے بارے میں صدوق صالح کہا امام بزار اور ابن سعد نے ثقہ کہا۔ (تہذیب التہذیب جلد ۲ صفحہ ۷۲، ۷۰)

یعلی بن حکیم

اس روایات کے چوتھے راوی یعلی بن حکیم ثقفی مکی ہیں حافظ امام ابن حجر عسقلانی نے ان کو ثقہ لکھا ہے۔ (تقریب التہذیب ۳۸۷) امام احمد بن امام بن معین امام ابو زرعہ امام نسائی نے ان کو ثقہ قرار دیا ہے۔ امام ابو حاتم نے کہا کہ اس میں کوئی حرج نہیں۔ امام یعقوب نے کہا کہ مستقیم الحدیث تھے ابن خراش نے کہا صدوق تھے ابن حبان نے ان کو ثقات میں شمار کیا ہے۔

(تہذیب التہذیب جلد ۱۱ صفحہ ۴۰۱)

سلیمان بن ابی عبداللہ

اس روایت کے پانچویں راوی سلیمان ابن ابی عبداللہ مشہور تابعی ہیں انہوں نے مہاجرین صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا زمانہ پایا ہے یہ حضرت سعد بن ابی وقاص اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ کہ اکمال فی اسماء الرجال از صاحب مشکوٰۃ صفحہ ۹۹ ز امام ابن حجر عسقلانی نے ان کو مقبول لکھا ہے۔ تقریب التہذیب صفحہ ۱۳۴ امام ابن حبان نے ان کو ثقات



میں شمار کیا ہے امام بخاری اور ابو حاتم نے کہا کہ انہوں نے مہاجرین صحابہ کرام کا زمانہ پایا ہے۔ (تہذیب التہذیب جلد ۳ صفحہ ۲۰۵)

معلوم ہوا کہ یہ روایات سند کے اعتبار سے بھی صحیح ہے تو ثابت ہو گیا کہ سبز عمامہ خود حضور اکرم ﷺ اور آپ ﷺ کے مہاجرین اولین صحابہ کرام جن میں خلفائے راشدین افضل البشر بعد الانبیاء بالتحقیق حضرت ابو بکر صدیق، حضرت عمر فاروق، حضرت عثمان غنی، حضرت علی المرتضی رضی اللہ عنہم بھی شامل ہیں سے سبز عمامہ باندھنا ثابت ہے ان کی عظمت وشان پر ایک آیت کریمہ اور سرور عالیمان ﷺ کے ارشاد عالی ملاحظہ فرمائیں۔

مہاجرین اولین صحابہ کرام کی عظمت وشان بارگاہ خداوندی میں

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

''وَالسّٰبِقُوْنَ الْاَوَّلُوْنَ مِنَ الْمُهٰجِرِیْنَ وَالْاَنْصَارِ وَالَّذِیْنَ اتَّبَعُوْهُمْ بِاِحْسَانٍ رَّضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمْ وَرَضُوْا عَنْهُ وَاَعَدَّ لَهُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِیْ تَحْتَهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِیْنَ فِیْهَاۤ اَبَدًا ؕ ذٰلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِیْمُ ۝

(پارہ ۱۱ سورۃ التوبہ آیت ۱۰۰)

''اور سب میں اگلے پہلے مہاجر وانصار اور جو بھلائی کے ساتھ ان کے پیرو ہوئے اللہ ان سے راضی اور وہ اللہ سے راضی اور ان کے لیے تیار کر رکھے ہیں باغ جن کے نیچے نہریں ہیں ہمیشہ ہمیشہ ان میں رہیں یہی بڑی کامیابی ہے''۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ بے شک رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ میرے صحابہ کرام کی مثال ستاروں کی سی ہے جن میں راستے کی تلاش کی جاتی ہے پس تم میرے صحابہ کرام میں سے جس کے قول کو پکڑو گے ہدایت پا جاؤ گے''۔

(مسند عبد بن حمید جلد ۱ صفحہ ۲۵۰)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا میرا جو صحابی جس علاقے میں فوت ہوگا تو وہ قیامت کے دن ان لوگوں کے لئے قائد اور نور ہوگا۔

(جامع ترمذی جلد ۲ صفحہ ۲۲۵، مشکوٰۃ المصابیح صفحہ ۵۵۴، کنز العمال جلد ۱۱ صفحہ ۲۳۱، مصابیح السنہ جلد ۴ صفحہ ۲۳۶، شرح السنہ جلد ۱۴ صفحہ ۷۳، جمع الجوامع جلد ۱ صفحہ ۱۲۷، الریاض النضرۃ جلد ۱ صفحہ ۸،۱۷)



حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ اس مسلمان کو جہنم کی آگ ہرگز نہیں چھوئے گی جس نے مجھے دیکھا یا مجھے دیکھنے والے کو دیکھے۔

(جامع ترمذی جلد ۲ صفحہ ۲۲۵، مشکوٰۃ المصابیح صفحہ ۵۵۴، مصابیح السنۃ جلد ۳ صفحہ ۱۳۶، کنز العمال جلد ۱۱ صفحہ ۲۳۲)

جب خود امام الانبیاء ﷺ اور آپ ﷺ کے صحابہ کرام سے سبز عمامہ ثابت ہو گیا تو اس کی مخالفت میں بکواس بازی کرنے والے گویا نبی کریم ﷺ اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے بارے بکواس کر رہے ہیں ان کو بدعتی قرار دے رہے ہیں سنت پر عمل کرنے والوں کے لیے خود بشارت ارشاد فرمائی گئی ہے حضور اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا بے شک اللہ تعالیٰ بندے کو سنت پر عمل کرنے پر جنت میں داخل کرے گا۔ (کتاب الشفاء جلد ۲ صفحہ ۱۰ طبع ملتان)

مزید ارشاد فرمایا کہ جس نے امت کے فتنے کے وقت میری سنت پر عمل کیا اس کو اللہ تعالیٰ سو شہیدوں کا ثواب عطا فرمائے گا۔

(مشکوٰۃ المصابیح صفحہ ۳۰، کتاب الشفاء جلد ۲ صفحہ ۱۰، المعجم الاوسط للطبرانی جلد ۵ صفحہ ۳۱۵، حلیۃ الاولیاء جلد ۸ صفحہ ۲۱۷، مسند الفردوس جلد ۳ صفحہ ۱۹۸، مفتاح الجنۃ جلد ۱ صفحہ ۱۳، مصابیح السنۃ جلد ۱ صفحہ ۱۶۳)

اس سے معلوم ہوا کہ دعوت اسلامی والے سبز عمامہ پہن کر اس فتنۂ عظیمہ کے وقت سو شہیدوں کا ثواب حاصل کر رہے ہیں اور ان پر طعن و تشنیع کرنے والے رسول اعظم ﷺ کی سنت کی تحقیر کر رہے ہیں۔

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے پوتے حضرت قاسم رضی اللہ عنہ کا سبز عمامہ باندھنا

دیوبندی محقق و مورخ معین الدین ندوی لکھتے ہیں کہ:

"عمامہ آپ کا سفید ہوتا تھا زعفرانی رنگ زیادہ پسند خاطر تھا۔ کبھی کبھی سبز بھی استعمال کرتے تھے"۔ (تابعین صفحہ ۳۶۵)

حضرت قاسم بن محمد بن ابوبکر رضی اللہ عنہ کا تعارف

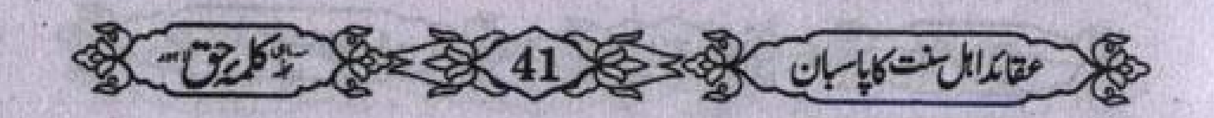
جلیل القدر تابعی قاسم بن محمد کی کنیت ابو عبدالرحمٰن اہل مدینہ کے مشہور عالم فقیہہ ہیں انہوں نے اپنی پھوپھی حضرت ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ، حضرت عبداللہ بن عباس، حضرت معاویہ، حضرت ابن عمر، حضرت فاطمہ بنت قیس رضی اللہ عنہم اور صحابہ کرام کی ایک جماعت سے علم و حدیث کا حصول کیا اپنے والد

کے بعد حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی گود میں پرورش پائی انہیں سے فقہ وحدیث کی تحصیل۔ یحییٰ بن سعید فرماتے ہیں کہ مدینہ منورہ میں کوئی عالم ایسا نہیں جسے ہم قاسم پر برتری دے سکیں، ابوالزناد فرماتے ہیں میں نے قاسم سے زیادہ بڑا کوئی عالم کوئی فقیہہ نہیں دیکھا نہ ہی علم حدیث کا ان سے بڑا کوئی عالم ہمیں معلوم ہے ابن مدین نے کہا کہ ان سے دوسو احادیث مروی ہیں ابن سعد نے کہا کہ گرامی قدر امام فقیہہ قابل اعتماد عالم متقی محدث تھے۔ حضرت عمر بن عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا اگر مجھے اختیار ہوتو میں اپنے بعد قاسم کو خلیفہ بنا دوں۔ (تذکرۃ الحفاظ جلد۱) (جاری ہے)

باطل کی شکست

مورخہ 16 فروری 2009 کو راولپنڈی میں مناظر اسلام علامہ حنیف قریشی صاحب کا مشہور وہابی مناظر مولوی طالب الرحمٰن سے گستاخ کون؟ کے موضوع پر مناظرہ ہوا جس میں مولوی طالب الرحمٰن وہابی کو عبرتناک شکست ہوئی اور کئی دیوبندی وہابی حضرات نے گستاخانہ عقائد سے توبہ کی۔ اس مناظرہ میں وہابی مناظر طالب الرحمٰن نے اپنے دو اکابر مولوی عبدالحئی بڈھانوی اور سید احمد رائے بریلی کو کافر کہا یوں اللہ تعالیٰ نے اہلسنت و جماعت کو فتح عظیم عطا کی مناظرہ کی ویڈیو CD اہلسنت کی CD شاپس سے مل سکتی ہیں۔

ضروری نوٹ: مناظرہ کی CD اہلسنت کی CD شاپس سے ہی حاصل کریں کیوں کہ وہابیوں نے اپنی CD میں سے وہ حصہ نکال دیا ہے جس میں وہابی مناظر طالب الرحمٰن نے عبدالحئی بڈھانوی اور سید احمد رائے بریلی کو کافر قرار دیا ہے۔



مسئلہ بدعت پر دیو بندیوں، وہابیوں سے 25 لاجواب سوالات

تحقیق حق

از: حضرت فقیہ عصر مولانا شاہ نصیر الدین قادری برکاتی رحمۃ اللہ علیہ محدث بریلی

تسہیل: میثم عباس رضوی

الحمدلله الذی هدانا لهذا وما کنالنهتدی لو لا ان هدانا الله و صلی الله تعالیٰ خیر خلقه محمد و اله و اصحابه اجمعین

اما بعد فقیر حقیر عبد المصطفےٰ نصیر الدین قادری برکاتی کہتا ہے کہ لفظ بدعت جو کتابوں میں لکھا ہوتا ہے ایسا واضح ہے کہ جس نے فقہائے کرام کی کتابوں کا مطالعہ کیا ہوگا وہ ضرور اس لفظ کے صحیح مفہوم سے واقف ہوگا لیکن اس پر فتن زمانہ میں دو لفظ (ا) بدعت (۲) شرک ایسے ہر کسی کی زبان پہ جاری ہیں کہ اسکی مثال پہلے نہیں دیکھی ان وہابیوں، دیوبندیوں کو اسکا صحیح مطلب معلوم نہیں یا پھر یہ جان بوجھ کر بدعت اور شرک کا غلط معنی بتاتے ہیں اسکی وجہ یہ ہے کہ جو مطلب ان دولفظوں (بدعت اور شرک) کا اس زمانے میں وہابیوں، دیوبندیوں نے لیا ہے وہ بالکل اس مطلب کے خلاف ہے جو فقہائے کرام وغیرہم نے اپنی کتابوں میں لکھا ہے۔ آپ دیکھیں کہ اسلام کو تیرہ سو چون (1354) سال کا عرصہ ہوا ہے تمام صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین اور انکے بعد غوث قطب ابدال ہمیشہ یہ حضرات یہی فرماتے رہے کہ اللہ عزوجل کے ذکر کے بعد حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ذکر کا مرتبہ ہے اور رسول اللہ کی تعظیم اور آپکی محبت تمام امت پر واجب اور مدار ایمان ہے لیکن تیرہ سو چون (1354) سال کے بعد دیوبندی وہابی فرقوں نے بدعت اور شرک کا بہت عجیب اور نرالا مطلب نکالا ہے یہ مطلب نہ ان کانوں نے کبھی سنا تھا اور نہ ان آنکھوں نے دیکھا تھا آپ دیکھیں کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ذکر کا مرتبہ اللہ کے ذکر کے بعد ہے لیکن دیوبندی وہابی اسے بدعت کہتے ہیں وہ بھی محض دو وجہ سے ایک وجہ تو یہ ہے کہ جب کسی سنی بھائی نے اپنے ہاں



میلاد کروایا (جس کو دوسرے معنوں میں ذکرِ رسول ﷺ بھی کہتے ہیں) اور میلاد میں روشنی کی اس روشنی کی وجہ سے دیوبندیوں وہابیوں نے اس پر فضول خرچی ہونے کا حکم صادر کر دیا اور اگر ربیع الاول کے مہینے میں کیا تو اس کو تخصیص یعنی اس مہینے میں خاص کرنے کی وجہ سے بدعت کہا یہ دو وجوہات ہیں جنکی وجہ سے ذکرِ رسول کو حرام قرار دیا گیا رہا مسئلہ قیام میلاد کا جو کہ اصل میں تعظیم رسول ہے اس کو شرک قرار دے دیا لیکن اللہ تعالیٰ اپنے حبیب مکرم ﷺ کی عزت و ناموس کی حفاظت کرنے والا ہے اسی لیے اللہ تعالیٰ نے حضور اکرم ﷺ کی عزت و ناموس کی حفاظت کے لیے ایک ہستی قبلہ عالم اعلیٰ حضرت عظیم البرکت مولانا احمد رضا خان فاضل بریلوی رضی اللہ عنہ کو مامور فرمایا متاخرین میں ایسی ہستی دیکھنے میں نہیں آئی آپ چونکہ عاشق خدا و عزوجل مصطفیٰ ﷺ تھے دیوبندیوں، وہابیوں کی گستاخانہ تحریروں کو دیکھ کر چپ نہ رہ سکے اس لیے آپ نے ہر باطل مذہب کا رد کیا لیکن دیوبندیوں کا وہابیوں کا رد ایسا لاجواب کیا کہ اعلیٰ حضرت کی زندگی میں کسی کو اس کا جواب لکھنے کی جرات نہ ہوئی آپکے وصال کے بعد دیوبندیوں، وہابیوں نے سوچا کہ اب کوئی جواب دینے والا نہیں اور اہل سنت و جماعت پر اعتراضات شروع کر دیے جب حد سے زیادہ اعتراضات ہو گئے تو اس فقیر نے اس بات کا ارادہ کیا کہ جو شخص یا فرقہ حضور پر نور فخر موجودات سلطانِ دوسرا سرور کائنات ﷺ کی شان مبارک میں گستاخی کرے گا جب تک میری زندگی باقی ہے اس کے رد میں انشاء اللہ میرا قلم چلتا رہے گا اور ہر وہ مسئلہ جس میں ہمارے اور دیوبندیوں، وہابیوں کے درمیان اختلاف ہے۔ اسکو نہایت وضاحت سے لکھ کر مسلمانوں کے سامنے پیش کروں گا کہ جسکو دنیا دیکھے گی کہ کون حق پر ہے انشاء اللہ الغرض چند سوالات ہر اس شخص کو سامنے یہ فقیر پیش کرتا ہوں جو کہ دیوبندی وہابی خیالات رکھتا ہو اُمید ہے تسلی بخش جواب دیا جائیگا۔

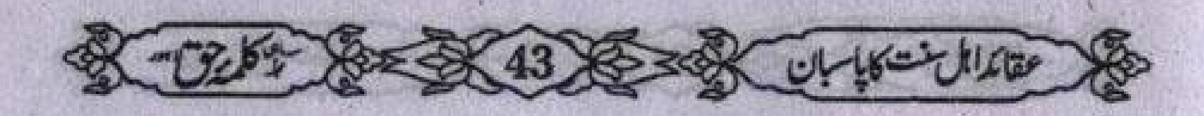
سوال نمبر ا: بدعت کس کو کہتے ہیں؟

سوال نمبر ۲: کیا بدعت کی ایک ہی قسم ہے یا فقہا کے نزدیک اس کی چند قسمیں ہیں؟

سوال نمبر ۳: کیا بدعت سیۂ کا کرنا ہی حرام ہے یا ہر بدعت کا یہی حکم ہے؟

سوال نمبر ۴: کیا ہر وہ کام جس پر بدعت کا اطلاق ہوگا وہ حرام ہوگا یا نہیں؟

سوال نمبر ۵: حدیث مبارکہ میں من سن سنة حسنة الخ (مشکوٰۃ شریف) کا کیا



مطلب ہے؟

سوال نمبر۶: حدیث مبارکہ کل محدث بدعتہ و کل بدعتہ ضلالۃ اور سوال نمبر ۵ کی ذکر کردہ حدیث میں کیا فرق ہے؟ اس احداث (نئے کام) سے کونسا احداث مراد ہے؟

ہر احداث (نیا کام) مراد ہے یا کوئی خاص احداث (نیا کام)؟

سوال نمبر۷: کیا ہر وہ کام جو حضور اکرم ﷺ کے زمانہ اقدس میں نہ ہو آپکے زمانہ اقدس کے بعد نکالا جائے وہ کل محدث کے تحت میں داخل ہوگا یا نہیں؟ اگر نہیں تو کیوں؟

سوال نمبر۸: کیا حضور اکرم ﷺ کے زمانہ مبارکہ میں ختم حدیث شریف کے بعد طلباء کو پگڑیاں پہنائی جاتی تھیں جیسے کہ آپکے مدارس میں طلبا کو ختم حدیث شریف کے بعد پگڑیاں بندھوائی جاتی ہیں یا نہیں؟

سوال نمبر۹: کیا زمانہ مبارکہ حضور اکرم ﷺ میں ختم حدیث کے بعد جبہ مبارک بھی دیا جاتا تھا؟ جیسا کہ آپ کے مدارس میں رواج ہے۔

سوال نمبر۱۰: کیا زمانہ اقدس میں حدیث شریف کے ختم ہونے پر سالانہ امتحان لیا جاتا تھا؟ جیسا کہ آپ کے مدارس میں نہایت اہتمام سے لیا جاتا ہے؟

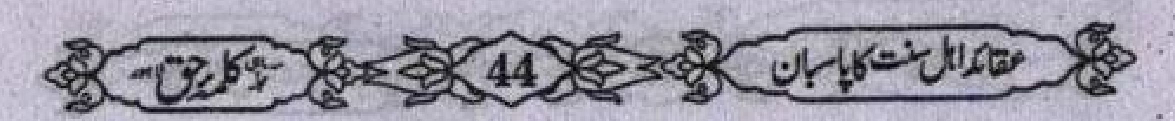
سوال نمبر۱۱: اپنے مدرسہ میں 7 دن پڑھا کہ آٹھویں دن جمعہ کی چھٹی دینا کیا یہ طریقہ زمانہ اقدس حضور اکرم ﷺ میں بھی تھا؟

سوال نمبر۱۲: ختم حدیث شریف کے بعد آپ کے مدارس میں جو اسناد تقسیم کی جاتی ہیں کیا یہ طریقہ حضور اکرم ﷺ کے زمانہ مبارک میں تھا یا نہیں؟

سوال نمبر۱۳: ہر سال شعبان کے مہینہ میں جلسہ کرنا اور علما کو جمع کرنا یہ طریقہ جلسے وغیرہ کا خاص سرکار مدینہ درود شریف کے زمانہ مبارک میں تھا یا نہیں؟

سوال نمبر۱۴: نکاح کے لیے خاص دن مقرر کرنا، تاریخ مقرر کرنا، اور خطوط بھیج کر لوگوں کو بلانا کیا یہ طریقہ زمانہ نبوی درود شریف میں تھا یا نہیں؟ اور ایسی سنت جس میں بدعت شامل ہو جائے اسکا کیا حکم ہے؟

سوال نمبر۱۵: علماء کے آنے پر بڑے بڑے اخبارات اور اشتہارات شائع کرنا اور



ان میں "حد سے زیادہ بڑھا کر" علماء کے القاب لکھنا کیا یہ باتیں ان پابندیوں اور اہتمام سے زمانہ نبوی میں تھیں یا نہیں؟ اگر تھیں تو ثبوت دیجیے کیونکہ آپ صاحبان کا دعویٰ ہے کہ ہم وہی کام کرتے ہیں جو زمانہ مبارک میں ہوا ہو اور ہم بغیر سنت کے قدم نہیں اٹھاتے اگر یہ باتیں زمانہ اقدس میں نہ تھیں اور بعد میں نکالی گئی ہیں تو فرمایئے کہ یہ طریقے آپ کے اس استدلال کل محدث بدعت کے تحت میں داخل ہوئے یا نہیں؟ اس دعوے سے یہ بات ثابت ہے کہ آپ کے یہ جتنے کام جو اوپر بیان ہو چکے ہیں کل محدث بدعۃ کے تحت میں داخل ہیں اسکے باوجود ان کو کرنا جنکی اصل کسی زمانہ میں بھی موجود نہیں تھی بدعت ضلالۃ ہے یا نہیں اور اگر ان کاموں کا حدیث شریف میں المستثنیٰ ہو تو وہ فرما دیجیے اور اگر بعض داخل اور بعض خارج ہیں تو پھر اہل سنت و جماعت کے ہر کام پر آپ کا اس حدیث شریف کو پیش کر دینا درست ہے یا نہیں۔

سوال نمبر ۱۶: آپ (دیوبندی وہابی) کہتے ہیں کہ جو کام زمانہ نبوی میں جیسے تھا ویسے ہی کرنا چاہیے اسکو نئے اور مخصوص طریقے سے کرنا ناجائز ہے چنانچہ میلاد شریف اسکے باوجود کہ اس کی اصل زمانہ اقدس میں موجود تھی مگر مخصوص نہ تھی آپ نے اسکے باوجود کہ اللہ کے ذکر کے بعد ذکر رسول کا درجہ ہے بہت کم امور کی وجہ سے اس کو ناجائز کر دیا جن امور کی وجہ سے اسے ناجائز کیا وہ یہ ہیں۔ (۱) وقت مخصوص کرنا (۲) فرش وغیرہ بچھانا (۳) ہار اور پھول لا کر مجلس میں رکھنا (۴) محفل میلاد میں روشنی کرنا (۵) لڑکوں کا نعتیں پڑھنا (۶) یہ وہ کام ہیں جنکی وجہ سے محفل میلاد کو حرام کہا گیا حتیٰ کہ یہاں تک بے ادبی کی کہ اس کو کنھیا (ہندو) کے جنم دن منانے کی طرح کہا حالانکہ (دیوبندی، وہابی) اس سے زیادہ کاموں کو مخصوص کر کے انجام دیتے ہیں مثال کے طور پر آپ دیکھیں کہ علم زمانہ نبوی ﷺ سید پڑھنے یا پڑھانے کا کوئی خاص طریقہ مقرر نہیں تھا لیکن دیوبندیوں نے اس علم کو اتنی قیدیوں میں مقید کیا کہ چار دیواریاں پکی بنوانا جس میں لاکھوں روپیہ خرچ ہوتا ہے جو بالکل سراسر فضول خرچی ہے اسکے اندر چند کمرے بنوانا اس میں قالین وغیرہ بچھانا پھر چند مولویوں کو چند جمع کر کے اس میں پڑھانے کے لیے مقرر کرنا پھر اسکو کسی زمانے کے مخصوص کرنا صبح مثلاً ۱۰ بجے سے لے کر ۲ بجے سے شام تک پڑھانا۔ غرض یہ ساری باتیں آپ نے اس علم کیساتھ مخصوص کی ہیں یہ زمانہ حضور اقدس میں انہیں پابندیوں اور اہتمام کے ساتھ تھیں یا

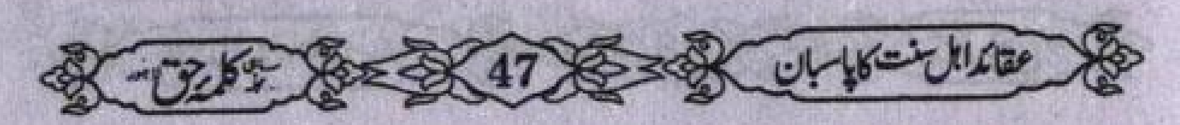


نہیں؟ لہٰذا یہ پابندیاں اور اہتمام آپکے نزدیک بدعت ہوئیں یا نہیں؟ ظاہر ہے کہ یہ پابندیاں آپکے قاعدے کے مطابق سخت بدعت ہوئیں اور بدعت کرنا آپکے نزدیک حرام ہے یا نہیں؟ تو فرمایئے کہ آپ کے مدارس بدعت ہوئے یا نہیں؟ اگر یہ پابندیاں اور اہتمام آپکے مدارس میں جائز ہیں تو میلاد شریف ان امور کی وجہ سے کیوں ناجائز اور حرام ہے؟ ان دونوں میں فرق اور وجہ ترجیح تفصیل سے بیان کریں۔

سوال نمبر ۱۷: جب کوئی آپ پر اعتراض کرتا ہے تو اسکے جواب میں آپکا آخری جواب یہ ہوتا ہے کہ ہم ان باتوں کو عادتاً کرتے ہیں اور تم میلاد شریف عبادتاً کرتے ہو لہٰذا ہمارے کام جائز اور تمہارے ناجائز ہیں لہٰذا اپکے اس جواب سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ یہ جواب محض مسلمانوں کو دکھانے کے لیے گڑھا گیا ہے کہ مسلمانوں پر یہ بات ثابت نہ ہو کہ دیوبندی وہابی لاجواب ہو گئے ہیں تمہارے اس جواب پر چند اعتراضات لازم آتے ہیں پہلا تو یہ کہ اس جواب سے معلوم ہوتا ہے کہ آپ کے نزدیک جو کام عادتاً کیا جائے اگرچہ وہ شریعت میں منع ہو تب بھی اسکا کرنا جائز ہے لہٰذا اگر کوئی شخص زُنار (یعنی وہ دھاگا جو ہندو گلے اور بغل کے درمیان ڈالے رہتے ہیں) پہنے اور آپ سے فتویٰ طلب کرے کہ میں ان چیزوں کو عادتاً کرتا ہوں میرے لیے جائز ہے یا نہیں؟ تو آپ اس کو جائز کہیں گے؟ اگر آپ کے نزدیک یہ کام بصورت فتویٰ جائز ہو سکتے ہیں تب تو پھر ایک اور نئی شریعت بنانی پڑے گی اور پہلے علماء کے تمام فتاویٰ جات آپ کو دریا میں پھینکنے پڑیں گے چنانچہ آپ نے ایک نئی شریعت اور نیا دین تعظیم رسول اکرم ﷺ کے خلاف کھینچ تان کر نکال ہی لیا کیونکہ جن کی تعظیم تمام انبیا اور رُسل اور ملائکہ حتیٰ کہ تمام کائنات نے کی تھی ان کی تعظیم تو آپ کے نزدیک فضول کام ہے اور جو کام شریعت میں منع ہو پھر اسکو عادتاً کرنا کیسے جائز ہے؟ اس واسطے کہ جیسی پکڑ عبادت میں ہے ویسی ہی عادت میں بھی ہے دوسری بات یہ کہ حدیث کل محدث بدعة (ہر نیا کام بدعت ہے) کا مطلب عام ہے اس میں تمام نئے کام (خواہ وہ عادتاً ہوں یا عبادتاً) شامل ہیں حدیث پاک جو کہ واضح ہو اس میں اپنی رائے سے پابندی لگانا باطل ہے تیسری بات یہ کہ اگر آپ کہیں کہ اسکے برعکس عبادت اور عادت میں یہ فرق ہے کہ عبادت میں ثواب ہوتا ہے جبکہ اسکے برعکس عادت میں ثواب نہیں ہوتا تو مجھے بتایئے کہ اگر کوئی آدمی اپنے بچوں کے کانوں میں کوئی زیور پہنا دے اور کہے کہ میں عادتاً اسکو

پہنا تا ہوں تو کیا اسکا یہ کام آپکے نزدیک جائز ہوگا؟ چوتھی بات یہ کہ اگر آپ کی مراد عادت اور عبادت سے یہ ہے کہ ان کاموں کو ہم رسما کرتے ہیں تو جواب دیجیے کہ آپکے بیان سے کیا رسموں کا کرنا یا ان کی پیروی کرنا جائز ہے یا ناجائز؟ حالانکہ آپ کی کتابوں میں رسموں کا کرنا اور انکی پیروی کرنا بالکل ناجائز اور حرام ہے پھر یہاں کیوں ان رسموں کا کرنا یا ان کی پیروی جائز ہوئی؟ اگر آپ اسکا جواب یوں دوں کہ ہمارے یہاں رسوم جاہلیت کا کرنا اور انکی پیروی کرنی منع ہے بزرگوں کی رسم کی پیروی کرنا ہمارے یہاں منع نہیں ان کاموں میں ہم رسم بزرگان کی پیروی کرتے ہیں۔ حالانکہ کسی کام میں پابندی اور اہتمام بدعت ہے اسکے باوجود رسم صالحین پابندیوں اور اہتمام کے باوجود درست ہے تو بتایئے کہ میلاد شریف (جو کہ اصل میں ذکر رسول ﷺ ہے اس سے زائد کون سا کار خیر ہے اور کونسی رسم صالحین ہوسکتی ہے جس پر تمام حرمین شریفین کے علماء اور تمام امت متفق ہے) کو کیوں حرام کردیا؟ آپ کے نزدیک تلک ہندو کی برسی میں شامل ہونا (جو کہ اللہ و رسول اور دین اسلام کا بدترین دشمن تھا) اور ہندوؤں کے لیڈروں کی دہلی کی جامع مسجد کے ممبروں پر چڑھ کر تعریفیں کرنا جائز ہے اور میلاد رسول آپکے نزدیک ایک فضول کام ہے (نعوذباللہ) یہ فقیر کہتا ہے کہ جو مولوی صاحبان دین فروش ہیں ایسے علماء کا مسلمانوں کو خطاب سننا اور انکی پیروی کرنی حرام ہے ایسے ہی ہر اس عالم کا ذکر ہے جو کسی کافر سے ملے۔

سوال نمبر ۱۸: آپ (دیوبندی و وہابی) کہتے ہیں کہ یہ کام عادتاً جائز اور عبادتاً ناجائز ہیں کسی خاص مہینے یا تاریخوں میں کوئی کام کرنا بدعت ہے چنانچہ میلاد شریف کو آپ نے صرف ربیع الاول کے مہینے میں کرنے کی وجہ سے ناجائز قرار دیا اور جس شخص نے اس میں اپنی ذاتی کمائی کے چند روپے خرچ کیے اس پر آپ نے فضول خرچی کا حکم دے دیا لہذا یہ دوسری وجہ ہے اسکے حرام ہونے کی حالانکہ ہم دیکھتے ہیں کہ دیوبندی اس سے زیادہ پابندی اور اہتمام سے فضول خرچی کرتے ہیں مگر وہ تمام کام یا تو مستحب تصور کرتے ہیں یا فعل مسنون جن کو پابندی سے کرلے کئی سال گذر گئے یہ فقیر انکو آپ کے سامنے پیش کرتا ہے ملاحظہ ہے شعبان کے مہینے ؒ جلسہ کرنا اور طلباء کے لیے جو چندہ مانگا جاتا ہے اس چندے سے بڑے بڑے اشتہارات چھپوانا جس میں ہزاروں روپیہ فضول خرچ ہوتا ہے ان پیسوں سے جلسہ میں کرایہ کی کرسیاں لاکر ڈالنا بڑے بڑے شامیانے لگانا لوگوں کو دکھانے کے لیے



اعلیٰ فرش بچھانا بجلی کی روشنی کرانا اب آپ ہی بتائیں کہ یہ پابندیاں اور اہتمام ہیں یا نہیں؟ اور یہ سب فضول خرچی ہیں یا نہیں؟ اور یہ بدعات ہیں یا نہیں؟ اب ملاحظہ کریں کہ وہ چندہ جو طلبا کا حق ہے اس سے علماء کو سفر کے لیے پیسے دینا اور علماء کا اس خرچ کو لینا جائز ہے یا نہیں؟ نیز یہ بھی بتائیں کہ مانگا کسی اور کام کے لیے جائے اور خرچ کہیں کیا جائے کیا یہ خدا کی مخلوق کے سامنے جھوٹ بول کر لینا ہے یا نہیں؟ بتایئے کہ دیوبندیوں وہابیوں کے جلسوں میں ایسے ناجائز کام جمع ہیں مگر، ہمیشہ ان کو نہایت اہتمام سے کیا جاتا ہے ان کے جلسوں میں سب پابندیاں اور اہتمام مستحب ہیں لیکن میلاد شریف میں ایک پابندی بھی آپ کے نزدیک اسقدر حرام ہے کہ اسکی مثال کم ہی ملتی ہے اپنے جلسوں اور محافل میلاد میں وجہ فرق بتایئے۔

سوال نمبر۱۹: حدیث شریف پڑھا ذکر رسول ہے یا نہیں؟ اگر آپ کے نزدیک یہ بھی ذکر رسول ہے تو بتایئے کہ اسکے لیے اہتمام کرنا فرش بچھانا جگہ صاف کرانا خاص کر کے مخصوص کرنا (جنکو دار الحدیث کہتے ہیں) حرام ہے یا نہیں؟ اگر یہ اہتمامات اس ذکر رسول میں کرنا حرام نہیں تو فرمایئے کہ میلاد شریف آپ کے نزدیک اہتمام سے کرنا کیوں حرام ہوا وجہ فرق بتایئے۔

سوال نمبر۲۰: حدیث شریف پڑھانا ذکر رسول ﷺ ہے یا نہیں اسکو آپ صاحبان عبادتاً کرتے ہیں یا عادتاً؟ اگر آپ نے اسکو عادتاً کیا اور اس سے آپ کو ثواب مطلوب نہیں تھا تب بھی بتایئے اور اگر آپ نے اس فعل کو ثواب کی نیت سے کیا تو معلوم ہوا کہ آپ بھی ذکر رسول ﷺ بغرض ثواب کرتے ہیں تب تو یہ عبادت میں شامل ہوا پوچھنا یہ ہے کہ اگر کسی نے میلاد شریف بغرض ثواب کیا تو وہ کیوں عبادت میں شامل ہو کر حرام ہو گیا؟ اور حدیث شریف بھی ذکر رسول ﷺ ہے یہ بطور عبادت کیوں جائز کر لیا گیا ہے؟

سوال نمبر۲۱: آپ (دیوبندی، وہابی) صاحبان سے جب یہ سوال کیا جاتا ہے کہ مدارس میں خرچ کیوں کرتے ہو یہ فضول خرچی نہیں ہے؟ تو آپ اسکا جواب دیتے ہیں کہ یہ دین کا کام ہے اس لیے نیک کام میں خرچ کرتے ہیں ثواب سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ ذکر رسول ﷺ آپکے نزدیک دنیا کا کام ہے اور فضول کام ہے؟ کہ جس میں ایک پیسہ بھی خرچ کرنا فضول خرچی ہے اس کام کو کیا الفاظ دیئے جائیں۔

سوال نمبر۲۲: سوئم کھلواتے اور چالیسویں کے کھانے کے بارے میں کیا حکم ہے؟



کیا آپ جیسے علماء کو جو "صاحب بدعت" ہیں اسکا کھانا جائز ہے؟ اور غربا کو اسکا کھانا حرام ہے؟ یہ سوال یوں پیدا ہوا کہ اس فقیر نے بچشم خود سوئم اور چالیسویں کا کھانا (انکو) کھاتے دیکھا ہے جس کا کھانا اغنیاء کو بالکل حرام ہے تفصیلی جواب دیں۔

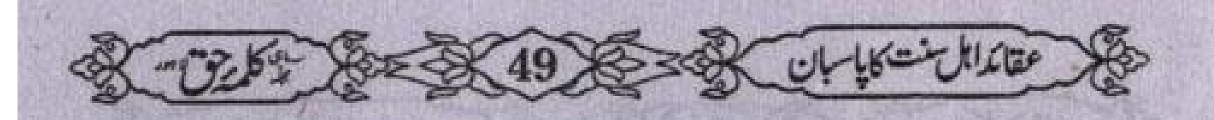
سوال نمبر ۲۳: کیا تعویذ گنڈوں کے بہانے سے لوگوں سے روپیہ لینا جائز ہے یا نہیں؟

سوال نمبر ۲۴: جب انبیاء علیہم السلام کو باری تعالٰی مخلوقات پر بھیجتا ہے تو اس وقت حق تعالٰی کی طرف سے انبیاء علیہم السلام کو کوئی صلاحیت اور قابلیت ایسی عطا فرمائی جاتی ہے جس سے وہ علوم اور حقائق بغیر فرشتوں کے دریافت کر سکتے ہیں یا نہیں؟ یا انبیاء علیہم السلام فرشتوں کے رحم پر چھوڑے جاتے ہیں کہ اگر فرشتے ان کے کان میں کچھ کہہ دیں تب تو ان کو خبر ہو جاتی ہے اور بغیر فرشتوں کے بالکل بے خبر اور ہر علم سے مبرا ہوتے ہیں جیسا کہ آپ کے عقائد سے بالکل واضح ہے۔

سوال نمبر ۲۵: خاص کر شعبان کے مہینے میں جلسے معہ اہتمام اور پگڑیاں وغیرہ بندھوانا یہ تمام افعال آپ صاحبان کے فعل مباح ہیں یا مستحب یا واجب؟ اگر مستحب یا واجب ہیں تو دلیل دیجیے اور اگر فعل مباح ہیں تو ان افعال کو ہر سال التزام سے کرنا سنت یا واجب ہونے کا شبہ ڈالتا ہے یا نہیں؟ لہٰذا ان کا چھوڑنا لازم ہے یا نہیں امید ہے کہ 25 سوالوں کا جواب تفصیل سے تحریر فرمائیگے۔

مشہور وہابی مولوی ابوبکر غزنوی کی وہابیوں کو نصیحت

موحد ہونے کا یہ مطلب نہیں ہے کہ آدمی بے مہار ہو جائے اور رسیاں تڑا بیٹھے، بے ادب اور گستاخ ہو جائے اہل اللہ کی شان میں گستاخیاں کرے محسنوں کا گریباں پھاڑے اور سمجھے کہ میں توحید کے تقاضے پورے کر رہا ہوں۔
(جماعت اہلحدیث سے خطاب صفحہ۱۲ مطبوعہ انجمن تقویۃ الاسلام 4 شیش محل روڈ لاہور)



قسط: اول

دیوبندی خود بدلتے نہیں "کتابوں" کو بدل دیتے ہیں

میثم عباس رضوی، لاہور

حمد و صلوٰۃ کے بعد عرض ہے کہ حق کا سامنا کرنا دیوبندیوں کے بس کی بات نہیں اس لیے کہ جب دیوبندی چاروں شانے چت ہو جاتے ہیں تو قرآن و حدیث و کتب اسلاف بلکہ اپنے ہی اکابر تک کی کتابوں میں بھی تحریف کر دیتے ہیں تاکہ یہ اپنے جھوٹے مذہب کو عوام کی نظر میں سچا کر دکھائیں لیکن اللہ تعالیٰ بڑا بے نیاز ہے کہ اس ذات کریم نے ان دجالوں کے دجل و فریب کو ہم اہلسنت پر ظاہر کیا لہٰذا اس ذات کریم کی مدد سے میں نے دیوبندیوں کی تحریفات اور دیگر دجل و فریب عوام و خواص پر ظاہر کرنے کا ارادہ کیا ہے تاکہ بے خبری میں کوئی شخص ان کے ہتھے چڑھ کر ایمان سے ہاتھ نہ دھو بیٹھے۔ اللہ تعالیٰ میرے اس ارادے کو پایہ تکمیل تک پہنچائے۔

آمین بجاہ النبی الامین ﷺ

دیوبندی تحریف نمبر ا

دیوبندی شیخ الہند مولوی محمود الحسن دیوبندی صدر المدرسین دیوبند بھی قرآن میں الحاق ہونے کے قائل ہیں۔ مولوی مذکور نے لکھا ہے کہ "کلام اللہ و حدیث میں بعض آیات و جملے فرقہ ضالہ نے الحاق کیے ہیں چنانچہ سب پر ظاہر ہے" اس عبارت کا عکس ملاحظہ کریں۔

بلکہ کلام اللہ و حدیث میں بعض آیات و جملے فرقۂ ضالہ نے الحاق کئے ہیں، چنانچہ سب پر ظاہر ہے۔

(ایضاح الادلہ صفحہ 357 مطبوعہ قدیمی کتب خانہ کراچی)

یعنی قرآن پاک محفوظ نہیں ہے بلکہ اس میں الحاقات ہیں اللہ تعالیٰ ایسے گندے عقیدہ سے بچائے آمین۔

دیوبندی تحریف نمبر۲

دیوبندی حکیم الامت مولوی اشرف علی تھانوی نے حدیث پاک تحریف کا جرم کیا ہے اسکی تفصیل یہ ہے کہ ایک دعا جو نبی پاک ﷺ نے اپنے صحابی کو پڑھنے کا حکم فرمایا اس دعا میں نبی پاک ﷺ کو یا محمد کے الفاظ سے پکارا گیا تھا اس لیے اشرف علی تھانوی سے برداشت نہ ہوا اور اپنے بغض باطن کا مظاہرہ کرتے ہوئے اس میں سے یا محمد انی التوجه بك الی ربی کے الفاظ نکال دیئے (جن کا ترجمہ ہے اے محمد میں آپ کے طفیل اپنے رب کی طرف متوجہ ہوتا ہوں) حدیث پاک میں تحریف کر کے دیوبندی حکیم الامت نے رسول دشمنی کا ثبوت دیا ہے اس حدیث کو تبلیغی جماعت کے شیخ الحدیث مولوی زکریا کاندھلوی دیوبندی نے بھی نقل کیا ہے لیکن مولوی زکریا صاحب یامحمد انی اتوجه بك الی ربی کے الفاظ نکال نہیں سکے پہلے مولوی زکریا صاحب کی کتاب فضائل حج سے اس دعا کا مکمل عکس ملاحظہ کریں۔

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ وَاَتَوَجَّهُ اِلَيْكَ
بِنَبِيِّكَ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ نَبِيِّ الرَّحْمَةِ يَا مُحَمَّدُ
اِنِّیْ اَتَوَجَّهُ بِكَ اِلٰى رَبِّیْ
فِیْ حَاجَتِیْ لِتُقْضٰى لِیْ
اَللّٰهُمَّ فَشَفِّعْهُ فِیَّ۔

(فضائل حج صفحہ 175 مطبوعہ کتب خانہ فیضی لاہور)

آیئے اب دیوبندی حکیم الامت اشرف علی تھانوی کی کتاب مناجات مقبول سے اسکا عکس ملاحظہ کریں جس میں دیوبندی حکیم الامت نے یہودیانہ تحریف کی ہے۔

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْاَلُكَ وَاَتَوَجَّهُ اِلَيْكَ بِنَبِيِّكَ مُحَمَّدٍ نَبِيِّ
یا اللہ میں مانگتا ہوں آپ سے اور متوجہ ہوتا ہوں آپ کی طرف بذریعہ آپ کے نبی محمد ﷺ
الرَّحْمَةِ فِیْ حَاجَتِیْ هٰذِهٖ لِتُقْضٰى لِیْ فَشَفِّعْهُ فِیَّ
کے جو رحمت کے نبی ہیں اپنی اس حاجت میں تاکہ پوری ہو جائے پس قبول کیجئے شفاعت ان کی میرے حق میں

(مناجات مقبول صفحہ 186 مطبوعہ اقبال بک کارنر مین مارکیٹ گلبرگ II لاہور)

دیوبندی تحریف نمبر ۳

تبلیغی جماعت کے شیخ الحدیث مولوی زکریا کاندھلوی دیوبندی نے بھی ایک حدیث پاک نقل کی ہے جس میں جناب رسول اللہ ﷺ سے بغض کا مظاہرہ کرتے ہوئے اس میں سے رسول کا لفظ نکال دیا آپ اندازہ کر سکتے ہیں کہ اگر دیوبندیوں کا بس چلے تو یہ قرآن پاک اور کلمہ وغیرہ سے بھی رسول اللہ کا ذکر نکال دیں تا کہ ان کی شیطانی توحید پر کوئی اثر نہ ہو۔ لعنت ہے ایسی شیطانی توحید پر۔

ذیل میں اس حدیث پاک کی فوٹو کاپی لگائی جارہی ہے ملاحظہ کیجئے۔

حدیث میں ہے کہ حضورِ اقدس صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کی خدمت میں ایک عورت حاضر ہوئیں۔ ان کے ساتھ ان کی بیٹی تھیں جن کے ہاتھ میں دو وزنی کنگن سونے کے تھے۔ حضورؐ نے فرمایا کہ ان کی زکوٰۃ ادا کرتی ہو، انہوں نے عرض کیا کہ نہیں حضورؐ نے فرمایا کہ تمہیں اس بات سے خوشی ہے کہ حق تعالیٰ شانہٗ ان کے بدلہ میں آگ کے دو کنگن تمہیں قیامت میں پہنا دیں۔ اُنہوں نے یہ سُنتے ہی دونوں کنگن حضورؐ کی خدمت میں پیش کر دیئے کہ یہ اللہ کے واسطے دیتی ہوں۔ (ترغیب)

(فضائل صدقات صفحہ 340 مطبوعہ کتب خانہ فیضی لاہور)

مولوی ذکریا دیوبندی کی نقل کردہ مندرجہ بالا حدیث پاک کے آخری الفاظ ہیں کہ اللہ کے واسطے دیتی ہوں جبکہ حدیث پاک کے اصل متن میں اللہ کے ساتھ رسول کا لفظ بھی ہے لیکن خبیث دیوبندی نے بغضِ رسول کی وجہ سے............رسول............کا لفظ شامل نہیں کیا۔

اب اس حدیث پاک کا عکس اصل کتاب ترغیب وترھیب سے ملاحظہ کریں۔

٢٦ -- رُوِيَ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّ امْرَأَةً أَتَتِ النَّبِيَّ ﷺ، وَمَعَهَا ابْنَةٌ لَهَا، وَفِي يَدِ ابْنَتِهَا مَسَكَتَانِ غَلِيظَتَانِ مِنْ ذَهَبٍ، فَقَالَ لَهَا: «أَتُعْطِينَ زَكَاةَ هٰذَا؟» قَالَتْ: لاَ. قَالَ: «أَيَسُرُّكِ أَنْ يُسَوِّرَكِ اللّٰهُ بِهِمَا يَوْمَ الْقِيَامَةِ سِوَارَيْنِ مِنْ نَارٍ؟» قَالَ: فَخَلَعَتْهُمَا فَأَلْقَتْهُمَا إِلَى النَّبِيِّ ﷺ وَقَالَتْ: هُمَا لِلّٰهِ وَلِرَسُولِهِ[1]. رواه أحمد وأبو داود، واللفظ له والترمذي والدارقطني، ولفظ الترمذي والدارقطني نحوه:

(ترغیب و ترھیب جز اول صفحہ 311 مطبوعہ مکتبہ روضۃ القرآن اقراء ہوٹل عقب قصہ خوانی پشاور)

آپ نے ملاحظہ کیا کہ حدیث پاک میں للّٰہ ولرسولہ کے الفاظ ہیں لیکن کیا کیجئے دیوبندیوں کے بغضِ باطن کا کہ جس نے انہیں اللہ کے نام کے ساتھ رسول کا لفظ شامل نہیں کرنے دیا۔

دیوبندی تحریف نمبر۴

دیوبندی حکیم الامت مولوی اشرف علی تھانوی کے مشہور خلیفہ مفتی محمد حسن بانی جامعہ اشرفیہ لاہور کے مرنے کے بعد ایک دیوبندی عالم نے تعزیتی خط لکھا اس خط کو مفتی حسن دیوبندی کی حالات زندگی پر مشتمل کتاب "تذکرہ حسن" میں شامل کیا گیا خط میں مفتی محمد حسن دیوبندی کو "رحمۃ للعالمین" کہا گیا ہے ذیل میں اصل کتاب تذکرہ حسن سے اسکا عکس ملاحظہ کریں۔

السلام علیکم۔ آج نماز جمعہ کے موقع پر خبر جانکاہ سن کر دل حزیں پر بیحد چوٹ لگی کہ حضرت قبلہ رحمۃ للعالمین دنیا سے سفر آخرت فرما گئے

("تذکرہ حسن" صفحہ 206 مطبوعہ 1381 ہجری مصنف مولوی وکیل احمد مصدقہ دیوبندی مخدوم العلماء مولوی خیر محمد ملتان) آپ نے ملاحظہ کیا کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی صفت رحمۃ للعالمین کو مفتی حسن دیوبندی پر فٹ کیا گیا ہے یہ کتاب "تذکرہ حسن" اب نایاب ہے لیکن اس کا کافی حصہ "احسن السوانح" مطبوعہ جامعہ اشرفیہ لاہور نامی کتاب میں شامل کیا گیا ہے احسن السوانح میں یہ خط بھی شامل ہے جس میں مفتی محمد حسن کو "رحمۃ للعالمین" کہا گیا تھا لیکن اس خط میں سے لفظ "رحمۃ للعالمین" نکال دیا گیا ہے احسن السوانحکے تحریف شدہ حصہ کی فوٹو کاپی ملاحظہ کریں۔

آج نماز جمعہ کے موقع پر یہ خبر جانکاہ سن کر دل حزیں پر بے حد چوٹ لگی کہ حضرت قبلہؒ دنیا سے سفر آخرت فرما گئے

(احسن السوانح صفحہ 832 مطبوعہ جامعہ اشرفیہ لاہور)

دیوبندی تحریف نمبر۵

تبلیغی جماعت کے شیخ الحدیث مولوی زکریا کاندھلوی دیوبندی نے فضائل اعمال



میں شامل ایک باب فضائل نماز کے آخری صفحہ پر بے توجہی کی حالت میں قرأت قرآن کو ہذیان اور بکواس سے تشبیہ دی۔

نماز کا معظم حصہ ذکر ہے، قرارت قرآن ہے۔ یہ چیزیں اگر غفلت کی حالت میں ہوں تو مناجات یا کلام نہیں ہیں ایسی ہی ہیں جیسے بخار کی حالت میں ہذیان اور بکواس ہوتی ہے

(فضائل اعمال صفحہ 287 مطبوعہ قدیمی کتب خانہ مقابل آرام باغ کراچی)

جبکہ یہی فضائل اعمال دیوبندیوں نے لاہور سے شائع کی تو اس میں سے بکواس کا لفظ اڑا دیا لیجئے فضائل اعمال کے تحریف شدہ ایڈیشن کا عکس ملاحظہ کریں۔

نماز کا معظم حصہ ذکر ہے، قرارت قرآن ہے۔ یہ چیزیں اگر غفلت کی حالت میں ہوں تو مناجات یا کلام نہیں ہیں ایسی ہی ہیں جیسے کہ بخار کی حالت میں ہذیان ہوتی ہے

(فضائل اعمال صفحہ 383 مطبوعہ کتب خانہ فیضی لاہور)

دیوبندی تحریف نمبر ۶

(۶) دیوبندی نام نہاد "غوث اعظم" مولوی رشید احمد گنگوہی نے اپنی کتاب امداد السلوک میں نبی پاک ﷺ کے سایہ نہ ہونے کو تواتر ثابت سے لکھا ہے اس عبارت کا عکس ملاحظہ کریں۔

اور حق تعالیٰ نے حضور علیہ السلام کو نور فرمایا اور تواتر سے ثابت ہے کہ حضور علیہ السلام کے سایہ نہ تھا اور ظاہر ہے بجز نور کے تمام جسم سایہ رکھتے ہیں۔

(امداد السلوک صفحہ 203 مطبوعہ دار التحقیق والاشاعت، لاہور)

نوٹ: تواتر کی تعریف مولوی فضل اللہ حسام الدین شامزئی دیوبندی کے الفاظ میں ملاحظہ کریں مولوی صاحب نے لکھا ہے کہ "جسکو ایسا عدد کثیر روایت کرے کہ انکا جھوٹ پر جمع ہونا عقلاً محال ہو" اسکے ایک سطر بعد لکھا ہے کہ "عقل اس بات کو محال سمجھے کہ ان راویوں نے اس خبر کے گھڑنے پر اتفاق کیا ہے۔(تفہیم الراوی فی شرح تقریب النووی صفحہ 368 مطبوعہ مکتبہ جامعہ فریدیہ اسلام آباد) تواتر کی وضاحت کے بعد معلوم ہوا کہ سایہ نہ ہونا اتنے بزرگوں سے ثابت ہے جسکا انکار نہیں ہوسکتا۔ مولوی رشید احمد گنگوہی دیوبندی کے قلم سے نبی پاک ﷺ کی ایک خصوصیت (یعنی سایہ نہ ہونا) ثابت ہوگئی جو کہ

دیوبندیوں کے لیے موت کے مترادف ہے اس لیے دیوبندیوں نے اس عبارت میں شامل لفظ تواتر کو شہرت سے بدل دیا اس تحریف شدہ عبارت کا عکس ملاحظہ کریں۔

اور حق تعالےٰ نے آپؐ کو نور فرمایا اور شہرت سے ثابت ہے کہ آنحضرتؐ کے سایہ نہ تھا

(امداد السلوک صفحہ 203 مطبوعہ ادارہ اسلامیات انارکلی، لاہور)

دیوبندیوں نے لفظ تواتر کو شہرت کے ساتھ تبدیل کیا اسکی کیا وجہ ہے؟ آیئے شہرت کی تعریف دیوبندی مولوی ڈاکٹر خالد محمود مانچسٹروی کے الفاظ میں ملاحظہ کیجئے دیوبندی مولوی صاحب نے شہرت کی تعریف میں لکھا ہے کہ "جسکے راوی ابتداء سند سے لے کر آخر سند تک دو یا دو سے زیادہ ہوں لیکن تواتر کو نہ پہنچے ہوں" اسکے دو سطر بعد مولوی خالد محمود دیوبندی نے شہرت کے بارے میں لکھا ہے کہ "اسے قطع و یقین کا وہ درجہ حاصل نہیں ہوتا کہ اسکے منکر کو کافر کہا جاسکے قطع و یقین صرف حدیث متواتر میں ہوتا ہے" (آثار الحدیث جلد دوم صفحہ 136,135 مصنف ڈاکٹر خالد محمود دیوبندی) قارئین آپ نے ملاحظہ کیا کہ دیوبندیوں نے مولوی رشید احمد گنگوہی دیوبندی کی عبارت میں سے تواتر کو شہرت کے ساتھ اسی لیے بدلا کہ یہ سرکار دو عالم ﷺ کی اس خصوصیت کو یہ کہہ کر مسترد کردیں کہ یہ تواتر سے ثابت نہیں اس لیے ہم پر حجت نہیں۔

دیوبندی تحریف نمبر ۷

اعلیٰحضرت مولانا احمد رضا خان فاضل بریلوی نے دلائل شرعیہ کی روشنی میں ہندوستان کو دارالاسلام قرار دیا تو دیوبندیوں نے اعلیٰحضرت عظیم البرکت پر یہ الزام لگایا کہ انہوں نے انگریز کی حمایت میں فتویٰ دیا اس لیے ہندوستان کو دارالسلام قرار دیا ہے دوسری طرف مولوی رشید احمد گنگوہی سے ہندوستان کے دارالاسلام ہونے کے متعلق سوال ہوا تو مولوی رشید احمد گنگوہی نے جواب دیا کہ اکثر علماء ہندوستان کو دارالاسلام کہتے ہیں فتاویٰ رشیدیہ میں درج سوال اور جواب دونوں کا عکس نیچے ملاحظہ کریں فتاویٰ رشیدیہ کا عکس ملاحظہ کریں۔

سوال ہندوستان دارالحرب ہے یا دارالاسلام مدلل ارقام فرماویں الجواب دارالحرب ہونا ہندوستان کا مختلف علماء حال میں ہے اکثر دارالاسلام کہتے ہیں ۔ بعض دارالحرب کہتے ہیں۔ بندہ اس میں فیصلہ



نہیں کرتا۔ فقط واللہ اعلم رشید احمد عفی عنہ

(فتاویٰ رشیدیہ صفحہ 8 مطبوعہ میر محمد کتب خانہ کراچی)

مولوی رشید احمد گنگوہی کے اس جواب سے (کہ ہندوستان کے اکثر علماء ہندوستان کو دارالاسلام کہتے ہیں) دیوبندیوں کے الزام کی عمارت بے بنیاد ہو کر دھڑام سے گر جاتی ہے اس لیے دیوبندیوں نے اپنے امام ربانی مولوی رشید احمد گنگوہی کے فتوے کو اعلیحضرت کی دشمنی میں فتاویٰ رشیدیہ سے نکال دیا فتاویٰ رشیدیہ کے مندرجہ ذیل ایڈیشنوں میں سے دیوبندیوں نے مندرجہ بالا اقتباس جسکی فوٹو کاپی اوپر لگائی ہے کو نکال دیا ہے۔

(۱) فتاویٰ رشیدیہ مطبوعہ محمد سعید اینڈ سنز تاجران کتب قرآن محل مقابل مولوی مسافر خانہ کراچی۔

(۲) فتاویٰ رشیدیہ مطبوعہ محمد علی کارخانہ اسلامی کتب دوکان نمبر 2 اردو بازار کراچی

(۳) فتاویٰ رشیدیہ مطبوعہ ادارہ اسلامیات انارکلی لاہور

(نوٹ) ادارہ اسلامیات کی شائع شدہ تالیفات رشیدیہ میں فتاویٰ رشیدیہ شامل ہے

اوپر ذکر کیے گئے تینوں ایڈیشنوں میں سے دیوبندیوں نے دارالاسلام والا حصہ نکال کر اپنے یہودیانہ مزاج کا ثبوت دیا ہے۔

دیوبندی تحریف نمبر ۸

دیوبندی حکیم الامت مولوی اشرف علی تھانوی کے خلیفہ عنایت علی شاہ لدھیانوی نے اپنی کتاب "باغ جنت" میں دو جگہ نبی پاک ﷺ کو بہروپیا کہا ہے نعوذ باللہ اسکا عکس ملاحظہ کریں۔

(۱)

بشر نورِ رب العلیٰ بن کے آیا | نئے رنگ میں جا بجا بن کے آیا
کہیں انبیاء بن کے شکلیں دکھائیں | کہیں صورتِ اولیاء بن کے آیا
کہیں شکلِ موسیٰ کہیں شکلِ عیسیٰ | کہیں یوسفِ مہ لقا بن کے آیا
بڑے کھیل کھیلے بڑے روپ بدلے | زمانہ میں بھروپیا بن کے آیا

بنے انبیاء اولیاء سب براتی | جب دولہا حبیبِ خدا بن کے آیا
کہیں غریبوں بیکسوں میں شانیں دکھائیں
کہیں شہنشاہِ ہر دوسرا بن کے آیا

(باغ جنت صفحہ 294) مطبوعہ الفیصل تاجران کتب، لاہور

(۲)

بشر نورِ ربّ العلیٰ بن کے آیا
کہیں انبیاء بن کے شکلیں دکھائیں
کبھی شکل موسیٰ کبھی شکل عیسیٰ
بڑے کھیل کھیلے بہت روپ بدلے

نئے رنگ میں جا بجا بن کے آیا
کہیں صورتِ اولیاء بن کے آیا
کبھی یوسفِ مہ لقا بن کے آیا
زمانہ میں بہروپیا بن کے آیا

بنے انبیاء اولیاء سب براتی
جب دولہا حبیبِ خدا بن کے آیا

(باغ جنت صفحہ ۳۲۴) مطبوعہ الفیصل تاجران کتب، لاہور

اس کتاب کے نئے ایڈیشن میں ایک جگہ سے دیوبندیوں نے وہ شعر نکال دیا ہے جس میں نبی پاک ﷺ کو بہروپیا کہا گیا ہے۔ اس کا عکس ملاحظہ کیجئے۔

بشر نور رب العلیٰ بن کے آیا
کہیں انبیاء بن کے شکلیں دکھائیں
کہیں شکل موسیٰ کہیں شکل عیسیٰ
بنے انبیاء اولیاء سب براتی
کہیں غریبوں بیکسوں میں شانیں دکھائیں

نئے رنگ میں جا بجا بن کے آیا
کہیں صورت اولیاء بن کے آیا
کہیں یوسف مہ لقا بن کے آیا
جب دولہا حبیب خدا بن کے آیا
کہیں شہنشاہ ہر دوسرا بن کے آیا

(باغ جنت صفحہ ۳۱۱) مطبوعہ الفیصل تاجران کتب، لاہور

دیوبندی دوسری جگہ سے بہروپیا کا لفظ نہ نکال سکے ہو سکتا ہے یہ مضمون پڑھ کے اگلے ایڈیشن سے نکال دیں۔

دیوبندی تحریف نمبر۹

شاہ ولی دہلوی نے اپنی کتاب الدر الثمین میں میلاد شریف سے متعلق اپنے والد

شاہ ولی اللہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ الدر الثمین فی مبشرات النبی الامی
میں جو اپنے والد ماجد حضرت شاہ عبد الرحیم صاحب علیہ الرحمۃ سے نقل
فرماتے ہیں اخبرنی سیدی والدی قال کنت اصنع فی ایام المولد طعاما صلۃ بالنبی صلی اللہ
علیہ وسلم فلم یفتح فی سنۃ من السنین شئی اصنع بہ طعاما فلم اجد الا حمصا مقلیا
فقسمتہ بین الناس فرایتہ صلی اللہ علیہ وسلم بین یدیہ ھذہ الحمص متبھجا بشاشا فقط

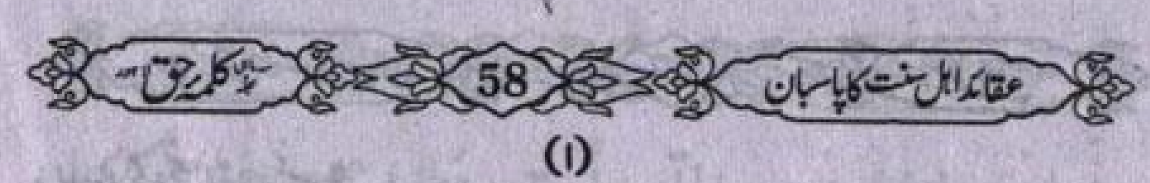
گرامی کا ایک واقعہ نقل کیا ہے یہ واقعہ فتاویٰ رشیدیہ میں بحوالہ الدر الثمین مذکور ہے فتاویٰ رشیدیہ میں مذکور واقعہ کا عکس ملاحظہ کریں۔

(فتاویٰ رشیدیہ صفحہ 106 مطبوعہ محمد سعید اینڈ سنز تاجران کتب قرآن محل مقابل مولوی مسافر خانہ کراچی)

فتاویٰ رشیدیہ مطبوعہ محمد سعید اینڈ سنز تاجران کتب قرآن محل مقابل مولوی مسافر خانہ کراچی اس مندرجہ بالا عبارت کا ترجمہ ملاحظہ کیجئے۔

''میں ہمیشہ ہر سال نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے میلاد کے موقعہ پر کھانے کا اہتمام کرتا تھا لیکن ایک سال میں کھانے کا انتظام نہ کرسکا ہاں کچھ بھنے ہوئے چنے لے کر میلاد کی خوشی میں لوگوں میں تقسیم کردیئے رات کو میں نے خواب میں دیکھا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم بڑی خوشی کی حالت میں تشریف فرما ہیں اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے وہی چنے رکھے ہوئے ہیں۔''

چونکہ یہ واقعہ دیوبندی مذہب کے بالکل خلاف ہے اس لیے دیوبندیوں سے اور تو کچھ نہ ہوسکا لیکن ''کھسیانی بلی کھمبا نوچے'' کے مصداق انہوں نے الدر الثمین میں تحریف کردی تا کہ یہ میلاد شریف کے جواز کے لیے دلیل نہ بن سکے دیوبندیوں نے الدر الثمین میں اپنی ''نسلی'' فنکاری (یعنی یہودیت) کا مظاہرہ کرتے ہوئے مندرجہ بالا واقعہ میں سے ''فی ایام المولد'' یعنی ''میلاد کے موقع پر'' کے الفاظ نکال دیئے۔ دونوں کے عکسی نقول ملاحظہ ہوں۔



(۱)

أخبرني سيدي الوالد قال : كنت

أصنع طعاما صلة بالنبي صلى الله عليه وسلم فلم يفتح لي سنة

من السنين شيء أصنع به طعاما فلم أجد إلا حمصا مقليا فقسمته

بين الناس ، فرأيته صلى الله عليه وسلم وبين يديه هذه الحُمص

متبهجا بشاشا

(الدر الثمین صفحہ 162 مطبوعہ مکتبہ الشیخ 445/3 بہادر آباد کراچی)

(۲)

اخبرنی سیدی الوالد قال کنت اصنع به

طعاما صلة بالنبی صلی اللہ علیہ وسلم فلم یفتح لی سنة من السنین شئی اصنع به

طعاما فلم اجد الاحمصا مقلیا فقسمته بین الناس فرأیته صلی اللہ علیہ وسلم وبین

یدیه هذه الحمص متبهجا بشاشا۔

(الدر الثمین صفحہ 61 مطبوعہ میر محمد کتب خانہ آرام باغ، کراچی)

حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کی میلاد دشمنی کے حوالے سے فتنہ نجدیت و دیوبندیت کی مثال آپ نے ملاحظہ کی ان کا مقصد ہے کہ میلاد شریف کو ناجائز ثابت کرنا ہے چاہے ان کو کتابوں میں تحریف ہی کرنی پڑے

دیوبندی تحریف نمبر۱۰

علماء دیوبند کے ”مفتی اعظم“، جسٹس تقی عثمانی کے خطبات بنام ”اصلاحی خطبات“ پندرہ جلدوں میں کراچی اور دیوبند سے شائع ہوئے اصلاحی خطبات کی جلد نمبر ۵ میں ایک وعظ ”لباس کے شرعی اصول“ کے نام سے شامل ہے جس میں تقی عثمانی نے عمامہ شریف کے



رنگوں کے متعلق کہا کہ سفید سیاہ اور سبز رنگوں کے عمامے نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم سے پہننے ثابت ہیں اسکا عکس ملاحظہ کریں۔

حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم فتح مکہ کے دن جب مکہ مکرمہ میں داخل ہوئے تو اس وقت آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے سر پر سیاہ رنگ کا عمامہ تھا ـــــ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم سے سفید عمامہ پہننا بھی ثابت ہے، اور سیاہ عمامہ پہننا بھی ثابت ہے۔ اور بعض روایات میں سبز عمامہ پہننا بھی ثابت ہے، تو حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے مختلف رنگوں کے عمامے پہنے ہیں۔

(اصلاحی خطبات صفحہ 285 مطبوعہ مکتبہ مدنیہ ابو المعالی دیوبند)

تقی عثمانی صاحب کے بیان سے ثابت ہوا کہ نبی پاک ﷺ کا سبز عمامہ شریف پہننا بھی روایات سے ثابت ہے لہذا یہ بھی سنت ہوا دیوبندی چونکہ سنت سبز عمامہ کے خلاف ہیں لہذا دیوبندیوں نے یہودیوں کے نقش قدم پر چلتے ہوئے دیوبندی "مفتی اعظم" تقی عثمانی کے خطبات میں تحریف کرتے ہوئے سبز عمامہ شریف کا ذکر نکال دیا ذیل میں اس تحریف شدہ ایڈیشن کا عکس بھی ملاحظہ کریں۔

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم فتح مکہ کے دن جب مکہ مکرمہ میں داخل ہوئے تو اس وقت آپ ﷺ کے سر پر سیاہ رنگ کا عمامہ تھا۔ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم سے سیاہ عمامہ پہننا ثابت ہے اور بعض روایات سے سفید عمامہ پہننے کا بھی اشارہ ملتا ہے۔

(اصلاحی خطبات صفحہ 314 مطبوعہ میمن اسلامک پبلشرز کراچی)

(جاری ہے)



دیوبندی حکیم الامت مولوی اشرف علی تھانوی چشتی، نام نہاد دیوبندی مولوی حماد نقشبندی اور دیگر

......صاحبِ سلسلہ دیوبندی یہودیوں کی طرح ہیں......

اسماعیل دہلوی کا فتویٰ

میثم عباس رضوی

دو ماہی مجلہ ''راہ سنت'' کے مدیر کا نام ''محمد حماد نقشبندی'' ہے اور اسی رسالے کے ایک رائٹر کا نام ''ابوایوب قادری'' ہے۔ دیوبندیوں کے ممدوح اسماعیل دہلوی قتیل نے دیوبندی حکیم الامت مولوی اشرفعلی تھانوی چشتی حماد نقشبندی (دیوبندی)، ابوایوب قادری (دیوبندی) اور ان تمام دیوبندیوں کو جو قادری چشتی نقشبندی کہلاتے ہیں۔ یہودیوں کی طرح قرار دیا ہے۔

اسماعیل دہلوی کا فتویٰ ملاحظہ کریں'' دین میں نئی نئی رسم اور نئے نئے عقیدے اور طریقے نہ نکالو اور پھوٹ نہ ڈالو کہ کوئی معتزلی ہوئے کوئی خارجی بنے اور کوئی رافضی اور کوئی ناصبی اور کوئی جبری اور کوئی قدری اور قدری اور کوئی مرجئی کہلائے اور کوئی سر پہ بال رکھ کر اور چار ابرو کا صفایا کر کے فقیری جتائے پھر ان میں کوئی قادری کوئی نقشبندی کوئی چشتی بنے۔ حکم یہی ہے کہ سب مل کر قرآن اور حدیث پر عمل کرو اور سنت کے طریقے کے موافق مسلمان رہو اور یہود ونصاریٰ کی طرح کئی فرقے مت ہو جاؤ''۔ (تذکیر الاخوان صفحہ ۱۲، ۱۳ مطبوعہ اقبال اکیڈمی ایبک روڈ انارکلی لاہور) اسماعیل دہلوی کے نزدیک مندرجہ بالا دیوبندی یہودیوں کی طرح ہیں اب دریافت طلب بات یہ ہے کہ مدیر ''راہ سنت'' اور دیگر دیوبندی اپنے نام کی اصلاح کریں گے یا اسماعیل دہلوی کے بارے میں کوئی حکم شرعی بیان کریں؟

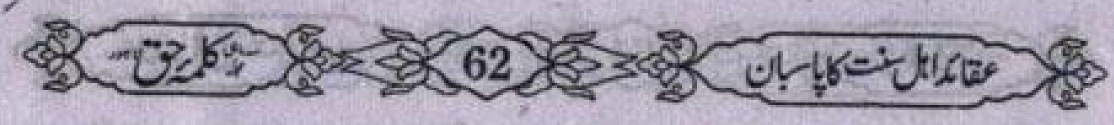


نام نہاد مولوی طاہر ضیاء وہابی کے

سات جھوٹ اور ان کی حقیقت

مولانا محمد ارشد قادری کاموں کے

دسمبر 2009 کے شمارہ ماہنامہ ندا الاحسان میں ایک پر فریب مضمون نظر سے گزرا جس کا عنوان تھا ''میں اہلحدیث کیسے ہوا'' جسکا خلاصہ یہ ہے کہ میں نے دینی تعلیم جامعہ حنیفہ رضویہ سراج العلوم گوجرانوالہ میں الحاج ابوداؤد محمد صادق وغیرہ سے حاصل کی اور دورہ حدیث جامعہ رضویہ فیصل آباد مولانا غلام رسول سعیدی صاحب کے پاس پڑھا دورہ تفسیر القرآن راولپنڈی میں سید حسین الدین شاہ کے پاس پڑھا میرا سلسلہ بیعت امیر شریعت خواجہ حمید الدین سیالوی سے رہا اور فن مناظرہ مولانا عبد التواب صدیقی صاحب سے سیکھا اور اہل سنت کی جماعت مسجد اللہ اکبر غنی پارک فیصل آباد روڈ سرگودھا میں 2000 سے 2008 تک بطور خطیب رہا۔ جماعت اہل سنت میں بطور ناظم اعلیٰ پنجاب کی سطح پر کام کیا۔ عالمی تنظیم اہل سنت میں کام کیا۔ جمعیت علماء پاکستان میں پنجاب کی سطح پر کام کیا پھر اللہ نے شرح صدر فرمایا میں اہلحدیث ہوا اور اس کا سبب اعلیٰ حضرت کی عبارت بنی کہ انبیاء کرام کی قبور میں ان کی ازواج مطہرات کو پیش کیا جاتا ہے۔ اور وہ ان سے شب باشی فرماتے ہیں۔ اس عبارت میں سراسر انبیاء کرام کی گستاخی ہے۔احمد رضا جن وہابیوں کو کافر سمجھتے رہے ان سے ایسی کوئی گستاخی ثابت نہیں بلکہ مولانا احمد رضا نے ایک پوری کتاب وہابیت کے کفر پر لکھ دی اور اس کتاب کا نام خادم الحرمین ہے۔ وہابی اگر گستاخ ہیں تو مذکورہ عبارت کی وجہ سے احمد رضا کیسے مسلمان ہیں۔ اس عبارت کو لے کر دو سال تک یعنی 2008 تک درج ذیل علماء کے پاس گیا شیخ الحدیث علامہ اشرف سیالوی، علامہ سعید اسد، علامہ فیض احمد اویسی، مفتی ظریف القادری، مفتی حاکم علی رضوی، پیر نصیر الدین گولڑوی، خواجہ حمید الدین سیالوی، پیر کبیر علی شاہ آف موہڑہ شریف اور ان کے علاوہ متعدد علما کے پاس گیا لیکن مرض بڑھتا گیا جوں جوں دوا کی آخر کار علامہ سعید اسد کی اس اسٹیٹمنٹ کے بعد کہ تحقیق علما کا کام ہے۔ یہ جائز نہیں کہ ہم اتنے بڑے مجدد کی تحریر پر شک کریں۔ میں نے پروفیسر طالب



الرحمٰن شاہ آف راولپنڈی کے ہاتھ پر توبہ کی اور مسلک اہل حدیث کو قبول کر لیا

تبصرہ

یہ وہ باتیں ہیں طاہر ضیا صاحب جن کی وجہ سے غیر مقلد اہل حدیث ہوا۔ اب ہم اس مذکورہ تحریر کا جائزہ لیتے ہیں۔ اور پھر صاحب عقل کو انصاف کی دعوت دیتے ہیں۔ کہ ہم نے ایک دن اللہ کی عدالت میں حاضر ہونا ہے اور جھوٹے پر خدا کا لعنت اور سچے پر خدا کی رحمت ہوگی۔ اگر کوئی بزعم خود عالم دین کہلانے والا کذب بیانی سے کام لے تو اسے شرم سے ڈوب مرنا چاہیے۔ کاش غیر مقلدین حضرات طاہر ضیا کی زندگی سے واقف ہوتے تو وہ ان کو اپنی جماعت میں قبول نہ کرتے۔ ذیل میں طاہر ضیا وہابی کے جھوٹ ملاحظہ کریں۔

طاہر ضیا کا پہلا جھوٹ

طاہر ضیاء کا کہنا ہے کہ انہوں نے راولپنڈی میں سید حسین الدین شاہ صاحب سے دورہ تفسیر القرآن پڑھا ہے۔

اس کے بارے میں بندہ نے جب سید حسین الدین شاہ صاحب سے رابطہ کیا تو انہوں نے فرمایا کہ میں نے کبھی راولپنڈی میں دورہ تفسیر القرآن نہیں پڑھایا۔

طاہر ضیا نے کہا ہے کہ دورہ تفسیر القرآن راھوالی اور راولپنڈی میں سید حسین الدین شاہ کے پاس پڑھا ہے۔ چونکہ بندہ طاہر ضیا کو اچھی طرح جانتا ہے اگر طاہر ضیا صاحب مضارع کی گردان سنادیں تو مان لوں گا کہ یہ پڑھے ہیں اگر نہ سنا سکیں تو لعنۃ اللہ علی الکاذبین پڑھ کر سینے پر دم کریں۔

طاہر ضیاء کا دوسرا جھوٹ

طاہر ضیا نے کہا کہ دورہ حدیث شریف فیصل آباد جامعہ رضویہ میں مولانا غلام رسول سعیدی کے پاس پڑھا۔ جس جاہل کو اتنا بھی علم نہیں کہ علامہ غلام رسول سعیدی (شارح مسلم) فیصل آباد نہیں دارالعلوم کراچی میں ہوتے ہیں۔ اس سے بڑا کاذب کون ہوسکتا ہے۔

طاہر ضیا کا تیسرا جھوٹ

طاہر ضیاء صاحب نے فن مناظرہ علامہ علامہ عبد التواب صدیقی صاحب سے



سیکھا راقم الحروف کے علامہ عبد التواب صدیقی صاحب سے پرانے اور قریبی تعلقات ہیں۔ میں نے جب آپ سے طاہر ضیا کی بات کی تو آپ نے فرمایا مناظرہ سیکھنا سکھانا تو دور کی بات ہے میں اس شخص کو شکل سے بھی نہیں جانتا۔ طاہر ضیاء وہابی صاحب کیا ایسے جھوٹ بول کر اپنے مذہب کی سچائی ثابت کی جاتی ہے؟؟

سلسلہ ارادت کے بارے ضیا چشتی صاحب فرماتے ہیں کہ میں امیر شریعت خواجہ حمید الدین کا مرید تھا۔ گزارش یہ ہے کہ آپ مرید تو تھے لیکن آپ نے فہد جوئیہ والا واقعہ نہیں لکھا کہ میں نے اس بچے کے ساتھ کیا ظلم و زیادتی کی اور کیوں بیعت (ٹوٹی) (العاقل تکفی الاشارہ) عقل مند کے لیے اشارہ کافی ہے۔ طاہر ضیاء صاحب اگر اب بھی جھوٹ سے باز نہ آئے تو آپ کے سارے پول کھول دوں گا۔

غیر مقلدین کے مجلّہ ندا الاحسان کے مطابق طاہر ضیا صاحب براہ راست اہل سنت سے 23 سال کے بعد غیر مقلد ہوئے ہیں۔ اور اب بندہ کے سامنے مولانا غلام اللہ خان کا ماہنامہ تعلیم القرآن دسمبر 2008ء کا شمارہ ہے۔ جو راولپنڈی سے دیوبندی شائع کرتے ہیں۔ اس کے صفحہ 45 پر طاہر ضیا چشتی صاحب کا دیوبندی مماتی ہونے کا اعلان شائع ہوا ہے۔ سرخی یہ ہے کہ بریلویت سے دیوبندیت تک کا سفر اس میں لکھا ہے کہ میں (طاہر ضیا) نے محمد حسین نیلوی کے بیٹے احمد حسن نیلوی کے ہاتھ پر دیوبندیت کو حق تصور کرتے ہوئے قبول کیا۔ اب میں اس شخص سے دریافت کرتا ہوں۔ کہ یہ فراڈ اور دھوکہ آپ نے ندا الاحسان میں کیوں نہیں لکھا۔ (جاری ہے)

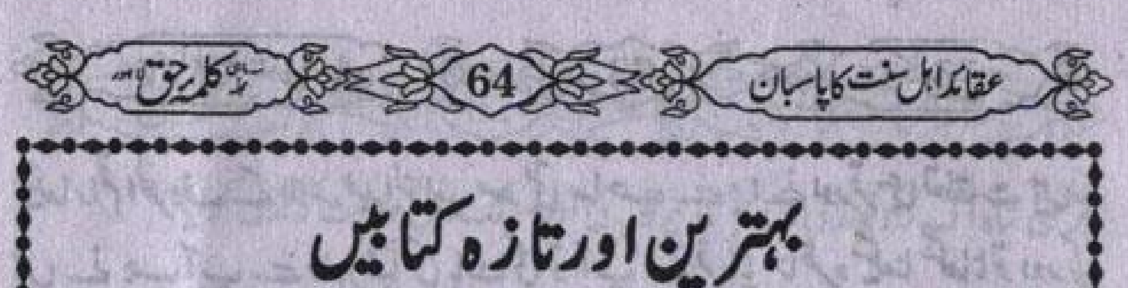
روزنامہ جنگ لاہور میگزین ۲۷ فروری ۱۹۸۷ء بروز جمعہ ص: ۲۲

عبد الغفار شیخوپورہ

س۔۔۔ ۱۲ ربیع الاول حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی پیدائش کا اور وفات کا دن ہے، ایک طرف تو خوشی ہے اور دوسری طرف غمی ہے کیا اس دن جشن عید منانا بہتر ہے یا کہ غمی اور افسوس کرنا بہتر ہے؟

ج۔۔۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم انتقال کے بعد بھی زندہ ہیں بلکہ پہلی حیات سے انتقال کے بعد کی حیات زیادہ قوی ہے، اس لئے غمی کا سوال پیدا نہیں ہوتا یہی اہل سنت والجماعت کا عقیدہ ہے۔۔۔

اگر معترضین بضد ہیں کہ وفات ۱۲ ربیع الاول ہی کو ہوئی تو ان کے لئے مولوی عبد الرحمٰن دیوبندی مفتی جامعہ اشرفیہ لاہور لکھتے ہیں کہ غم منانے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔"



بہترین اور تازہ کتابیں

تبصرہ کے لیے دو کتابیں ارسال فرمائیں

تبصرہ نگار...... ملک محبوب الرسول قادری

نام کتاب .... ندائے یارسول اللہ

مصنف .... ابوالبشیر مولانا محمد صالح نقشبندی مجددی

صفحات .... ۴۹۶ قیمت .... -/۳۰۰روپے

زیر نظر کتاب میں فاضل مصنف نے نہایت عرق ریزی اور عمیق نظر سے چار دینی و شرعی مسائل پر نہایت فاضلانہ اور روح پرور انداز سے روشنی ڈالی ہے اس مناسبت سے کتاب کے چار حصے بنائے گئے ہیں۔ پہلا حصہ ندائے یارسول اللہ، دوسرا حصہ زیارت قبور، تیسرا حصہ حیات الانبیاء والاولیاء اور چوتھا حصہ الاستمداد والتوسل ہے بدقسمتی سے ان مسلمہ مسائل کو بعض عاقبت نااندیشوں نے اختلافی شکل دینے کی ناپاک جسارت کا ارتکاب کیا تو یادگار اسلاف حضرت مولانا ابوالبشیر محمد صالح نقشبندی مجددی نے قلم و قرطاس کو ہتھیار بنا کر شیطان کا تعاقب شروع کر دیا اور ماشاء اللہ خوب تعاقب کیا۔ مبارک باد ہے قادری رضوی کتب خانہ کے چوہدری محمد خلیل اور ان کے رفقاء کے لئے کہ انہوں نے اس عظیم علمی خزینے کو شایان شان انداز سے بڑے سائز میں شائع کر دیا ہے۔ یہ کتاب اہل سنت کے ہر ذی شعور گھرانے میں موجود ہونا چاہیئے۔

نام کتاب .... الشفاء بتعریف حقوق المصطفیٰ ﷺ

مصنف .... حضرت قاضی عیاض المالکی (م:۵۴۴ھ)

ترجمہ .... مولانا مفتی سید غلام معین الدین نعیمی رحمۃ اللہ علیہ

صفحات .... ۴۹۶ قیمت .... -/۳۰۰روپے

سیرت طیبہ کے موضوع پر اس منفرد اور نہایت جامع کتاب کی اہمیت وافادیت کے لئے اس کے فاضل مصنف و مترجم کا نام ہی کافی ہے اور ناشر نے اس خالص روحانی و ایمانی کتاب کی اشاعت سے اپنے علمی ذوق اور ایمانی کیفیت کا ثبوت دیا ہے۔ اس کتاب کی موجودگی مکان و دکان میں دیگر برکات و رہنمائی کے علاوہ جادو ٹونے سے حفاظت کی بھی گارنٹی ہے۔ اس کتاب کا مطالعہ جہاں حضور اقدس ﷺ کی محبت کا خزانہ عطا کرتا ہے وہاں اعتقادی حوالے سے قاری کو بے پناہ پختگی نصیب ہو جاتی ہے۔

.... ملنے کا پتہ ....

قادری رضوی کتب خانہ گنج بخش روڈ لاہور 042-37213575, 0333-4383766